Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

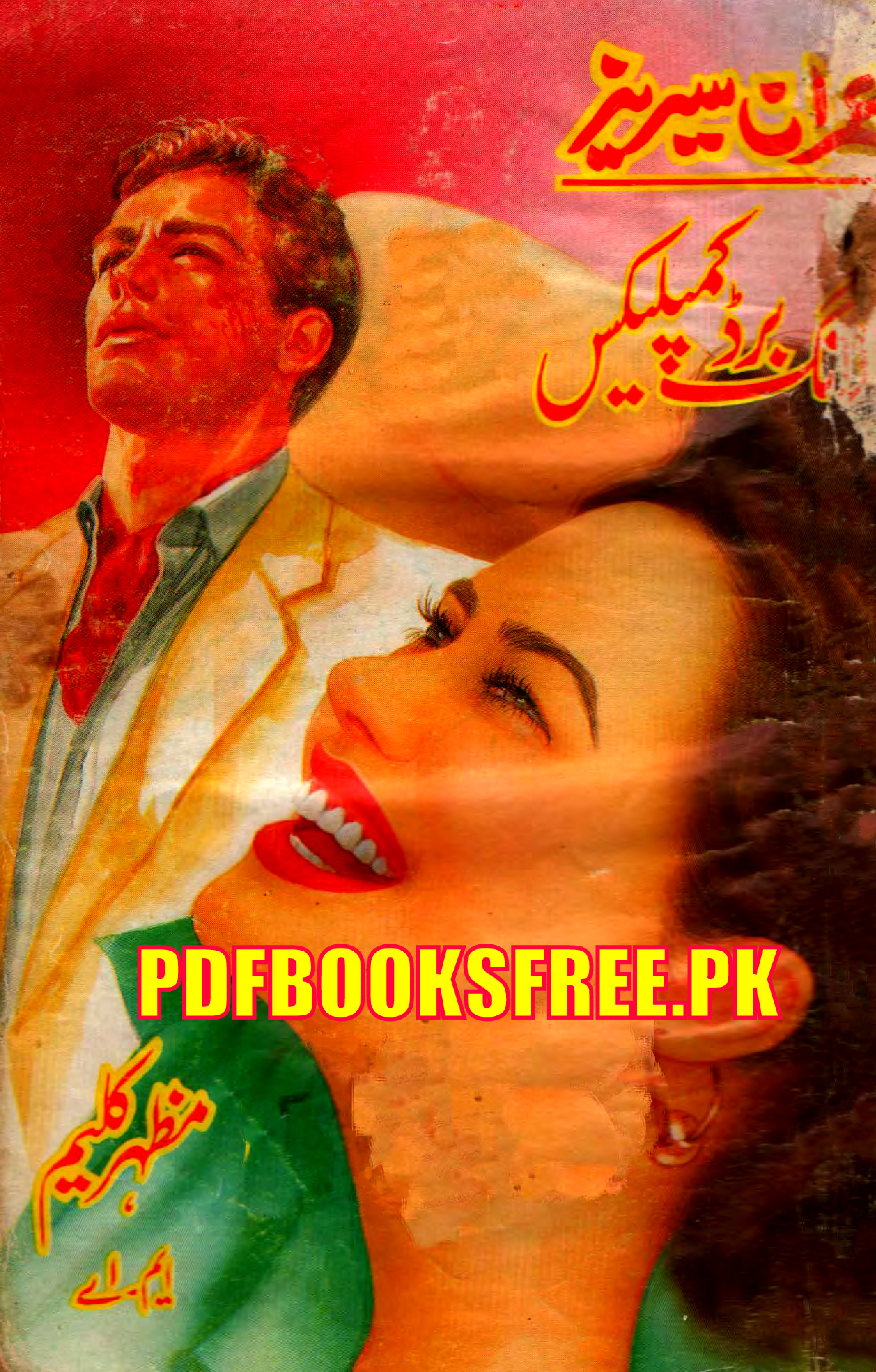

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طور پر بھی لکھی جا سکتی تھیں۔ بہرحال آپ کے خط' تنقید اور مشوروں کا بیحد شکریہ۔ آپ نے جو خط لکھا ہے سر آنکھوں پر لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران سب کو ملک و قوم کی سلامتی کے خلاف ہونے والی انتہائی خوفناک سازشوں سے نبرد آزما ہوتا دیکھنے کی بجائے عام قتل اور چوری کی وارداتوں کی تفتیش کرتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ انہیں ذمہ دار' ذہین اور اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر کام کرتا دیکھنے کی بجائے کھلنڈرے اور شوخ نوجوان کا ایک گروپ دیکھنا چاہتے ہیں جو احمقانہ حرکتیں کرتے رہیں' کھیلتے رہیں' ہنستے رہیں' ہنساتے رہیں' لڑکیوں سے رومانس کرتے رہیں اور بس۔ لیکن آپ خود سوچیں اگر معاملات یہیں تک ہی محدود ہو جائیں تو پھر ملک و قوم کی سلامتی اور تحفظ کی ذمہ داری کے فرائض کون ادا کرے گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس فارغ ہوں تو وہ کسی چھوٹی سی واردات پر کام کرتے ہوئے سب کچھ کریں جو آپ چاہتے ہیں لیکن پھر آپ کو یہ گلہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس ناول میں بس مزاح اور کھلنڈرا پن ہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔ لیکن مختصر۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔اے

کرنل ڈیوڈ کی حالت اس وقت زخمی سانپ جیسی ہو رہی تھی اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ خود ہی اپنے دانتوں سے اپنی گردن ادھیڑ ڈالے کیونکہ آرم سٹرانگ ہاؤس میں ریڈ کرنے کے بعد اسے وہاں سے سوائے بے ہوش ڈومیری اور اس کے ساتھیوں اور اس بدمعاش گلبرٹ اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے علاوہ اور کچھ نہ ملا تھا عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے اور تب سے اب تک لائن اور اس کی پولیس اور میجر براؤن اور اس کا ایکشن گروپ پورے اطلس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہے تھے لیکن وہ اس طرح غائب ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ڈومیری بھی لائن کے پولیس آفس سے فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئی تھی اور اب اس کا بھی کہیں پتہ نہ چل رہا تھا کرنل ڈیوڈ کو اب غصہ اس بات پر آرہا تھا کہ اس نامراد ڈومیری نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر پکڑ لیا تھا تو انہیں گولیاں کیوں نہیں ماریں۔ اس ڈومیری نے اسے بتایا تھا کہ وہ عمران سے پوچھ گچھ کر رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے کہ اچانک کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کے جسموں کے گرد موجود راڈز خود بخود غائب ہو گئے اور انہوں نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا اس کے بعد اسے ہوش نہ رہا کرنل ڈیوڈ نے ڈومیری کو اس لئے قید میں رکھنے کا حکم دیا تھا کہ وہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ اسرائیل کے صدر کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا تاکہ صدر کو معلوم ہو سکے کہ کرنل ڈیوڈ کے مقابلے میں یہ کارمن لڑکی کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن اب نہ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل رہا تھا اور نہ ہی اس ڈومیری کا۔ یہی وجہ تھی کہ کرنل ڈیوڈ کا پارہ چڑھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"تمہارا گدھے کی طرح لٹکا ہوا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم ناکام رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"یس باس۔ فی الحال تو ان میں سے کسی کا بھی پتہ نہیں چل سکا لیکن ہم نے مکمل طور پر اطلس کی ناکہ بندی کر رکھی ہے ایک چڑیا بھی چیکنگ کے بغیر اطلس سے باہر نہیں جا سکتی اور پورے اطلس کی تلاشی لی جا رہی ہے اس لئے جناب۔ وہ لوگ چاہے زمین میں ہی کیوں نہ چھپ جائیں انہیں بہرحال ہمارے سامنے آنا ہی ہو گا"۔ میجر براؤن

نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"یہ چھوٹا سا قصبہ ہے اور یہ لوگ یہاں اجنبی ہیں اس کے باوجود وہ ہاتھ نہیں آ رہے۔ یہ لائمن آخر کیا کر رہا ہے یہ کیسا پولیس چیف ہے جسے یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ لوگ کہاں کہاں پناہ حاصل کر سکتے ہیں۔ میری اس سے بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو میجر براؤن نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پولیس ہیڈ آفس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میجر براؤن بول رہا ہوں جی پی فائیو کا میجر براؤن۔ پولیس چیف لائمن سے بات کراؤ۔ جلدی"۔۔۔۔ میجر براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لائمن بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی لیکن لہجہ مودبانہ تھا۔

"کرنل ڈیوڈ سے بات کرو لائمن"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور رسیور کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ تم کیسے احمق پولیس چیف ہو کہ ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ نہیں لگا سکے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور لے کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سر پورے اطلس کی تلاشی لی جا رہی ہے گھر گھر تلاشی لی جا رہی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ پورے اطلس کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے جناب"۔ لائٹن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یو نانسنس۔ اس طرح تو ایک ہفتہ لگ جائے گا تم یہ بتاؤ کہ یہاں فلسطینیوں کے ایسے کون سے لوگ ہیں یا گروہ ہیں جہاں یہ لوگ پناہ لے سکتے ہیں پہلے ان کے متعلق بتاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب یہاں کی آبادی کا تین چوتھائی تو فلسطینی ہی ہیں۔ یہاں فلسطینیوں کے دو بڑے سردار ہیں ایک تو سردار عتبہ تھے جن کے ڈیرے سے ڈومیری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کیا تھا سردار عتبہ کی لاش مل چکی ہے اس کے علاوہ وہ دوسرے سردار یوسف ہیں ان کے گھر کی تلاشی لی جا چکی ہے اور ڈیرے کی بھی۔ آرم سٹرانگ ہاؤس انہی کی ملکیتی عمارت ہے جسے گلبرٹ نے کرایہ پر لے رکھا تھا ان کے چار زرعی فارمز اور ایک بڑا باغ ہے ان سب کی بھی تفصیلی تلاشی لی جا چکی ہے اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے بے شمار سردار ہیں سب کی تلاشی لی جا رہی ہے"۔ لائٹن نے جواب دیا۔

"یہ آرم سٹرانگ ہاؤس سردار یوسف کی ملکیت تھا اس کا مطلب ہے کہ ارد گرد کا علاقہ بھی اس سردار یوسف کی ہی ملکیت ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ سردار یوسف یہاں کا بہت بڑا سردار ہے"۔ لائٹن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ سردار یوسف"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"وہ تو جناب تل ابیب گیا ہوا ہے کل رات سے گیا ہوا ہے"۔۔۔۔ لائٹن نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی مینجر۔ کوئی آدمی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ اس کا چیف مینجر ہاشم کاشانی یہاں موجود ہے۔ اسی نے بتایا ہے سر کہ سردار یوسف رات سے تل ابیب گئے ہوئے ہیں"۔ لائٹن نے جواب دیا۔

"کیا تم نے تصدیق کر لی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ہاشم کاشانی یہاں کا بڑا آدمی ہے جناب۔ اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے جناب"۔۔۔۔ لائٹن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ بغیر تصدیق کئے تم ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس ہاشم کاشانی کے ساتھ یہاں میرے پاس پہنچو۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں فوراً پہنچو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ سردار یوسف مجھے مشکوک لگ رہا ہے۔ یہ آرم سٹرانگ ہاؤس اس کی ملکیت ہے اور عمران اور اس کے ساتھی یہیں سے غائب ہوئے ہیں اور ارد گرد کا سارا علاقہ بھی اس کی ملکیت ہے یقیناً یہ لوگ کسی فلسطینی گروپ سے متعلق ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کا اندازہ درست ہے سر"۔۔۔۔۔ میجر براؤن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میرا اندازہ تو درست ہے لیکن تم نے اب تک کیا بھاڑ جھونکا ہے۔ بولو۔ کیا کیا ہے تم نے۔ کیا تم نے تصدیق کی ہے اس سردار یوسف کے بارے میں۔ بولو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ الٹا اسی پر چڑھ دوڑا۔

"مجھے تو لائن نے بتایا ہی نہیں جناب۔ ورنہ میں ضرور تصدیق کرتا"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"تو پھر جاؤ اور اپنے گروپ کو لے جاؤ۔ اس آرم سٹرانگ ہاؤس کے گرد یوسف کا جتنا بھی علاقہ ہے وہاں موجود اس کے آدمیوں سے معلومات حاصل کرو۔ ان کے حلقوں میں انگلیاں ڈال کر اصل بات اگلواؤ۔ جاؤ"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔ لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے اسے آواز دے کر روک دیا۔

"سنو۔ ایسے جا کر ایک ایک آدمی کو پکڑ کر مارنا پیٹنا نہ شروع کر دینا۔ ورنہ یہاں کے فلسطینی عوام ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے وہاں کے کسی ذمہ دار آدمی کو پکڑو اور اس سے معلومات حاصل کرو اور مجھے فوراً رپورٹ دو۔ فوراً۔ سمجھ گئے ہو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

"نانسنس کام کرتے نہیں اور کہتے ہیں کہ بس گھر بیٹھے بیٹھے سارا کیس حل ہو جائے۔ کام چور۔ احمق"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کم ان"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور بھاری جسم کا پولیس چیف لائن اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر پولیس چیف کی یونیفارم بھی موجود تھی اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر عرب تھا جو فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھوں کی وجہ سے خاصا ذہین نظر آرہا تھا۔ دونوں نے اندر داخل ہو کر بڑے مودبانہ لہجے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا۔

"جناب۔ یہ سردار یوسف کے چیف مینجر جناب ہاشم کاشانی ہیں"۔ لائن نے ادھیڑ عمر عرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جناب میں تو آپ کا خادم ہوں جناب۔ جیسے ہی پولیس چیف نے مجھے بتایا کہ آپ نے مجھے طلب فرمایا ہے تو میں اپنی خوش قسمتی پر حیران رہ گیا کہ جناب نے مجھ جیسے آدمی کو شرف ملاقات بخشا ہے۔ حکم جناب۔ ہم تو آپ کے خادم ہیں جناب"۔۔۔۔۔ ہاشم کاشانی نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"سردار یوسف کہاں ہے"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"وہ تو جناب کل رات تل ابیب گئے ہیں"۔۔۔۔۔ ہاشم نے جواب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیا۔

"جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ یہاں موجود ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ کیوں تم نے جھوٹ بولا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میری یہ جرات کہاں جناب کہ میں آپ کے سامنے جھوٹ بول سکوں۔ وہ تل ابیب میں ہی ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں فون پر ان سے آپ کی بات کرا دوں"۔۔۔۔ ہاشم نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تل ابیب میں کہاں ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"سیکرٹری آف سٹیٹ جناب ہاشمین صاحب نے تمام سرداروں کی میٹنگ کال کی ہے اس وقت وہ میٹنگ میں ہوں گے جناب"۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے جاؤ۔ لیکن سوچ لو۔ اگر وہاں سے کوئی کلیو مل گیا تو پھر تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ جاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ہاشم نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

"تم بھی جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے لائن سے کہا اور پھر خود ڈھیلے سے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نجانے یہ کم بخت کوئی جادو جانتے ہیں یا کوئی منتر پڑھتے ہیں کہ اس طرح غائب ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میجر براؤن بول رہا ہوں باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے جناب وہ یہاں آرم سٹرانگ ہاؤس کے قریب ایک خفیہ اڈے میں موجود ہیں جناب۔ میں ہیری کو بھیج رہا ہوں جناب۔ آپ فوراً اس کے ساتھ یہاں آ جائیں تاکہ ان کے خلاف بھرپور آپریشن کیا جا سکے"۔۔۔۔ میجر براؤن کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

"کیسے۔ کیسے معلوم ہوا۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہ ایک زیر زمین خفیہ اڈے میں ہیں جناب۔ سردار یوسف کے اڈے پر۔ آپ آ جائیں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اس بار انہیں کسی صورت بھی نہیں بچنا چاہئے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا تھوڑی دیر بعد وہ میجر براؤن کے اسسٹنٹ ہیری کے ساتھ جیپ میں بیٹھا تیزی سے اطلس کے نواحی علاقے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کیسے معلوم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس اڈے میں ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ میجر صاحب نے وہاں ایک آدمی کو مشکوک سمجھ کر پکڑا اور پھر تھوڑے سے تشدد کے بعد اس نے بتایا کہ اس نے سرداد یوسف کو اڈے کی طرف جاتے خود دیکھا ہے اس پر جب مزید تشدد ہوا تو اس نے بتایا کہ کھیتوں کے درمیان ایک خفیہ اڈہ موجود ہے"۔ ہیری نے جواب دیا۔

"کیا اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس اڈے میں جاتے دیکھا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اس نے سردار یوسف کو جاتے دیکھا ہے جبکہ سردار یوسف کا مینجر ہاشم کہہ رہا ہے کہ وہ کل رات سے تل ابیب گئے ہوئے ہیں۔ اس سے میجر براؤن صاحب سمجھ گئے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اس اڈے میں ہی ہوں گے اور چھپے ہوئے ہوں گے۔ اس لئے سردار یوسف وہاں گیا ہے"۔۔۔۔ ہیری نے جواب دیا۔

"میں اس ہاشم کی ہڈیاں چبا جاؤں گا۔ اس نے کتنی ڈھٹائی سے میرے سامنے جھوٹ بولا ہے یہ مقامی لوگ ہوتے ہی ڈھیٹ ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جیپ کھیتوں کے درمیان جا کر رک گئی وہاں میجر براؤن کے ساتھ ساتھ اس کے گروپ کے چھ آدمی اور چار پولیس کے مسلح سپاہی نظر آ رہے تھے۔ لائن بھی وہاں موجود تھا۔

"کہاں ہے وہ اڈہ۔ کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جیپ سے اترتے ہی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی بتا رہا ہے کہ اس درختوں کے جھنڈ میں ہے لیکن وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے میں نے ساری تلاشی لی ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات بھی یہاں آکر رکے ہیں اور ادھر گئے ہیں۔ یہ اڈہ واقعی یہیں ہے۔ یہ آدمی درست کہہ رہا ہے یہاں میزائل فائر کرو اور یہ سارا علاقہ تباہ کر دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور کرنل ڈیوڈ لائن کے ساتھی کافی فاصلے پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ پھر میجر براؤن کے حکم پر اس درختوں کے جھنڈ اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر میزائلوں کی بارش کر دی گئی۔ انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ میزائلوں نے درختوں کے جھنڈ کے پرخچے اڑا دیئے۔ چند لمحوں بعد زمین میں گڑھے پڑ گئے اور ان گڑھوں میں سے سامان جھلکنے لگا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ واقعی اڈہ ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور میجر براؤن نے میزائلوں کی فائرنگ رکوا دی اور پھر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ سب اس بڑے گڑھے کے گرد اکٹھے ہو گئے جس کے اندر عام سامان کے ٹکڑے نظر آرہے تھے۔

"اسے کھودو۔ اندر لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود ہوں گی" ——— کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر براؤن کے حکم پر سپاہی اور اس کے گروپ کے آدمی دور کھڑی جیپوں کی طرف بڑھ گئے جن میں بیلچے موجود تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد پورے اڈے کو کھول لیا گیا لیکن اڈے سے صرف ایک آدمی کی لاش ملی جو ملبے میں دب کر ہلاک ہو گیا تھا اس کے علاوہ اور کوئی لاش نہ تھی۔

"یہ کون ہے۔ بتاؤ" ——— کرنل ڈیوڈ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس نے اس اڈے کے متعلق بتایا تھا۔

"یہ عزیز کی لاش ہے جناب۔ یہ سردار یوسف کے باغ کا چوکیدار ہے جناب" ——— اس آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ اس اڈے میں سردار یوسف اور پاکیشیائی بھی ہیں لیکن یہاں تو کوئی نہیں۔ کہاں ہیں وہ۔ بولو۔ جواب دو" ——— کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"جناب میں نے تو انہیں اڈے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا جناب۔ اس کے بعد کا تو مجھے علم نہیں ہے جناب" ——— اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یو نانسنس سچ بولو۔ سچ بتاؤ کہاں ہیں وہ لوگ۔ بولو"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ بتا رہا ہوں جناب۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"۔ اس آدمی نے بھی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ جرات کہ اس طرح جواب دو مجھے۔ کرنل ڈیوڈ کو حقیر کیڑے" ——— کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے سروس ریوالور نکالا اور پے در پے دھماکوں کے ساتھ ہی اس آدمی کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا اور وہ آدمی صرف ایک بار ہی چیخ سکا پھر اسے چیخنے کی مہلت ہی نہ ملی اور نیچے گر کر صرف ایک بار تڑپ کر ہی ہلاک ہو گیا۔

"ہونہہ۔ حقیر کیڑا۔ مجھ سے بکواس کر رہا تھا نانسنس۔ اب تم بولو میجر براؤن۔ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ یہاں تو صرف ایک چوہے کی لاش ملی ہے بولو کہاں ہیں وہ" ——— کرنل ڈیوڈ اب میجر براؤن پر الٹ پڑا۔

"جناب۔ ٹائروں کے نشانات بتا رہے ہیں کہ ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ لوگ نکل گئے ہیں" ——— میجر براؤن نے شاید اپنی جان چھڑانے کے لئے کہا لیکن کرنل ڈیوڈ اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات واقعی بتا رہے ہیں لیکن کہاں گئے۔ پولیس چیف تم نے تو اطلس کی ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ بولو کہاں ہیں یہ لوگ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"جناب میں معلوم کرتا ہوں جناب"۔۔۔۔ پولیس چیف نے کہا۔

"یہ نشانات جناب' ٹرانسٹ جیپ کے ہیں اور یہ خصوصی بند باڈی کی جیپ سردار یوسف کی ملکیت ہے"۔۔۔۔ ایک سپاہی نے ڈرتے ڈرتے کہا تو میجر براؤن' پولیس چیف لائن اور کرنل ڈیوڈ تینوں ہی اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کون سی جیپ۔ کونسی۔ کیا نام لیا ہے تم نے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر پوچھا۔

"جناب۔ یہ بڑے بڑے ٹائروں کے نشانات ہیں اور یہ صرف بند باڈی کی ویگن نما جیپ کے ہی ہیں جناب جو سردار یوسف کی ملکیت ہے۔ میری کمائی ورکشاپ بھی ہے جناب۔ یہ جیپ وہیں مرمت ہوتی ہے اور میں بھی ڈیوٹی کے بعد اس ورکشاپ میں کام کرتا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے جناب"۔۔۔۔ سپاہی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا نمبر ہے اس کا۔ کیا رنگ ہے اور کون سا ماڈل ہے اس کا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ نمبر تو میں نے کبھی دیکھا نہیں۔ البتہ سیاہ رنگ کی بند باڈی کی جیپ ہے اور پرانا ماڈل ہے جناب"۔۔۔۔ سپاہی نے جواب دیا۔

"لائن۔ فوراً چیکنگ کراؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس جیپ کو ٹریس کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پولیس چیف لائن سے کہا۔

"یس سر۔ اب یہ بچ کر نہ جا سکے گی"۔۔۔۔ لائن نے کہا اور

تیزی سے اپنی پولیس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"اور سنو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ لائن نے مڑ کر آتے ہوئے کہا۔

"اس ہاشم کو پکڑ کر میرے پاس بھیجو۔ اب میں دیکھوں گا کہ اس کی ہڈیوں میں کتنی طاقت ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ لائن نے کہا اور کرنل ڈیوڈ کے اشارے پر وہ تیزی سے واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ بھی تھوڑی دیر بعد واپس اپنی اس عمارت میں پہنچ گیا جسے اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ ابھی وہ دفتر میں پہنچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کون بول رہا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا اس کے ذہن میں فوراً ہی خیال آیا کہ اس نے یہ آواز کہیں سنی ہوئی ہے۔

"کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا واقعی تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ کیا واقعی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اسی لمحے کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا وہ پہچان گیا تھا کہ یہ آواز ڈومیری کی ہے اس ڈومیری کی جو پولیس ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو گئی تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تم۔ ڈومیری تم۔ کہاں سے بول رہی ہو کہاں غائب ہو گئی ہو تم میری یہاں موجودگی پر حیران کیوں ہو رہی ہو۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں صدر صاحب سے بات کروں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اگر تم یہاں موجود ہو تو پھر تمہارے ہیلی کاپٹر میں کون تل ابیب جا رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی تو عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہیلی کاپٹر میں تل ابیب جا رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ میں سمجھ گئی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈومیری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا پاگل ہو گئی ہے۔ میرے ہیلی کاپٹر میں۔ کیا مطلب۔ میرے ہیلی کاپٹرز تو یہاں موجود ہیں۔ نانسنس۔ احمق عورت"۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میجر براؤن بول رہا ہوں جناب۔ وہ جیپ تو پورے اطلس میں کہیں نہیں ملی جناب۔ لیکن ایک اور حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے جناب۔ ایئرفورس کے اڈے سے پولیس ہیڈ کوارٹر کال آئی ہے کہ جی پی فائیو کی واپسی کے بعد ان کا گن شپ ہیلی کاپٹر واپس کر دیا جائے۔

میں نے خود یہ کال اٹنڈ کی ہے اور میں نے انہیں بتایا کہ میں میجر براؤن بول رہا ہوں اور کرنل صاحب بھی یہیں موجود ہیں اور جی پی فائیو بھی تو انہوں نے بتایا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر تل ابیب چلا گیا ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کس نے اطلاع دی ہے۔ اوہ۔ کہیں یہ کوئی سازش نہ ہو ابھی اس ڈومیری کی بھی کال آئی تھی اس نے بھی یہی کہا ہے کہ ہم تو یہاں موجود ہیں تم پھر ہمارے ہیلی کاپٹر پر کون تل ابیب گیا ہے۔ اوہ۔ وری سیڈ۔ اڈے کے کمانڈر کا کیا نمبر ہے۔ جلدی بولو۔ میں خود بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے میجر براؤن نے نمبر بتائے تو کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایئر فورس بیس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ کمانڈر سے بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کمانڈر پارتھی بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر پارتھی تمہارے ایئر فورس بیس سے پولیس ہیڈ کوارٹر کال کی گئی ہے کہ جی پی فائیو واپس چلی گئی ہے اس لئے گن شپ ہیلی کاپٹر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

واپس کر دیا جائے کیا بات ہے۔ کس نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ جی پی فائیو واپس چلی گئی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ہمارے چیکنگ آپریٹر نے جی پی فائیو کے ایک ہیلی کاپٹر کو سوکانی قصبے سے اڑ کر تل ابیب کی طرف جاتے ہوئے خود دیکھا ہے جناب اس لئے ہم نے کال کی تھی لیکن جب ہمیں بتایا گیا کہ ابھی جی پی فائیو موجود ہے تو ہم خاموش ہو گئے کہ شاید صرف ہیلی کاپٹر ہی واپس گیا ہو گا"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے جواب دیا۔

"کس وقت گیا ہے یہ ہیلی کاپٹر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی بیس پچیس منٹ پہلے اسے چیک کیا گیا ہے"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے جواب دیا۔

"راستے میں آپ کے کتنے چیکنگ سپاٹس ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ایئر فورس کے چار چیکنگ سپاٹس ہیں لیکن جناب جی پی فائیو کو تو کسی نے بھی چیک نہیں کرنا"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے جواب دیا۔

"سب سے آخری سپاٹ کا فون نمبر بتاؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر میں معلوم کر کے بتاتا ہوں"۔۔۔۔ کمانڈر نے کہا۔

"جلدی کرو معلوم"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کمانڈر کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے اسے رابطہ نمبر اور چیکنگ سپاٹ کا فون نمبر بتا دیا گیا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے اور کیا وہاں ایسی گنیں موجود ہیں جو ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر سکیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ وہاں جنگی طیاروں کو ہٹ کرنے والا میزائل سسٹم بھی موجود ہے وہاں کا انچارج سب کمانڈر ٹرمس ہے"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے کہا۔

"تم فوراً سب کمانڈر کو کال کر کے کہو کہ وہ میری ساری بات پر لفظ بلفظ عمل کرے۔ فوراً کال کرو۔ میں اسے دو منٹ بعد کال کروں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا اور پھر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظریں جما دیں اس کے پورے جسم میں بے چین لہریں دوڑ رہی تھیں۔

"نانسنس۔ یہ گھڑی کی سوئیوں کو کیا ہو گیا ہے یہ تو حرکت ہی نہیں کر رہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر جب واقعی دو منٹ گزر گئے تو اس نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا اور کمانڈر پارتھی کا بتایا ہوا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے چیکنگ سپاٹ کا نمبر ڈائل کر دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یس۔ ایئر چیکنگ سپاٹ تھرٹی ون۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سب کمانڈر ٹرمس سے بات کراؤ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو" ——— کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں سب کمانڈر ٹرمس بول رہا ہوں جناب" ——— چند لمحوں بعد ایک اور مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سب کمانڈر ٹرمس۔ جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر اطلس سے تل ابیب جاتے ہوئے تمہارے سپاٹ پر پہنچا ہے کہ نہیں۔ تم نے اسے چیک کیا ہے کہ نہیں" ——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تو چیک نہیں ہوا جناب" ——— ٹرمس نے جواب دیا۔

"تو پھر میرا حکم سنو۔ یہ ہیلی کاپٹر جعلی ہے اس پر دشمن ایجنٹ سفر کر رہے ہیں جیسے ہی یہ ہیلی کاپٹر تمہاری رینج میں پہنچے اسے فوراً فضا میں ہی میزائل مار کر تباہ کر دو۔ سن لیا ہے تم نے میرا حکم" ——— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر کو ہم کیسے تباہ کر سکتے ہیں سر۔ اس کے لئے تو ایئر مارشل صاحب سے خصوصی احکامات لینے ہوں گے جناب"۔ سب کمانڈر ٹرمس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں چیف آف جی پی فائیو خود کہہ رہا ہوں۔ میں خود کہہ رہا ہوں

نانسنس۔ احمق آدمی۔ جب میں کہہ رہا ہوں تو تمہیں کیا اعتراض ہے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ نقلی ہیلی کاپٹر ہے اور اس میں دشمن ایجنٹ ہیں اور تم آگے سے بکواس کئے جا رہے ہو" ——— کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے پاگل ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر" ——— سب کمانڈر ٹرمس نے کرنل ڈیوڈ کے اس طرح چیخنے پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے حکم کی تعمیل میں کوتاہی کی تو تمہارے ساتھ تمہارے سارے عملے کو گولیوں سے اڑا دوں گا سمجھے۔ اور سنو۔ وہ پہنچنے ہی والا ہو گا اس لئے اسے ہٹ کرتے ہی مجھے کال کر کے رپورٹ دو میرا فون نمبر نوٹ کر لو" ——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اسے وہ نمبر بتا دیا جو فون پر لکھا ہوا تھا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور پٹخا اور ایک بار پھر کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"یہ کیسے ہو گیا میجر براؤن۔ یہ کیسے ہو گیا۔ جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر ان لوگوں کے پاس کیسے پہنچ گیا" ——— کرنل ڈیوڈ نے میجر براؤن کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"میں تو خود حیران ہوں جناب" ——— میجر براؤن نے جواب دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"پھر تم حیران ہوتے رہو نانسنس۔ احمق آدمی۔ کس احمق نے تمہیں جی پی فائیو میں بھرتی کیا ہے۔ کیا میرا محکمہ اب احمقوں کے لئے ہی رہ گیا ہے جسے دیکھو وہی احمق منہ اٹھائے جی پی فائیو میں دوڑتا چلا آرہا ہے۔ ہونہہ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصے کی حالت میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے ٹہلنا شروع کر دیا پھر اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے جب اسے آدھا گھنٹہ گزر گیا تو اس کا پارہ کچھ ڈگری اور اوپر چڑھ گیا۔

"یہ احمق سب کمانڈر۔ اسے کیا ہو گیا ہے ابھی تک اس نے کال کیوں نہیں کی۔ کیا مصیبت ہے۔ کیا پورے اسرائیل میں احمق بھرے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایئر چیکنگ سپاٹ تھرٹی ون"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز آنے لگی۔

"بند کرو بکواس۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ ایئر فورس کا چیکنگ سپاٹ ہے کہاں ہے وہ سب کمانڈر ٹرمس اس سے بات کراؤ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے دوسری طرف سے بولنے والے کی بات درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ہیلو سر۔ میں سب کمانڈر ٹرمس بول رہا ہوں سر"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سب کمانڈر ٹرمس کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ تم نے میرے حکم کی تعمیل کر دی یا نہیں۔ تم نے کال کر کے رپورٹ بھی نہیں دی۔ کیا ہوا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ جناب آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں تھا کہ آپ کہاں سے بول رہے ہیں اور پھر آپ تو خود ہیلی کاپٹر میں سوار تھے اور آپ نے کہا کہ ہیلی کاپٹر اوکے ہے"۔۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح ساکت ہو گیا جیسے جادو کی چھڑی سے اسے پتھر کا بنا دیا گیا ہو۔

"ہیلو ہیلو جناب"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سب کمانڈر ٹرمس نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کہا تھا کہ میں ہیلی کاپٹر میں ہوں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے ہیلی کاپٹر ہٹ نہیں کیا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اپنے گلے کا پورا زور لگاتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کی کال کے پانچ منٹ بعد جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر ہماری رینج میں آیا میں نے اسے خود چیک کیا وہ واقعی جی پی فائیو کا ہی ہیلی کاپٹر تھا اس کا رنگ بھی اور نشانات بھی جی پی فائیو کے ہی تھے۔ یہ ہیلی کاپٹر نقلی نہیں تھا بلکہ اصلی تھا چنانچہ میں نے اس سے رابطہ قائم کیا تو جناب کال آپ نے خود اٹنڈ کی جب میں نے حیران ہو کر آپ کی پہلی کال کی بات کی تو آپ نے کہا کہ وہ کال ایک غلط فہمی کا نتیجہ تھی اس لئے اسے کینسل سمجھا جائے اب میں کیا کرتا میں خاموش ہو گیا اور ہیلی کاپٹر آگے چلا گیا پھر مجھے خیال آیا کہ آپ نے تو مجھے صرف

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فون نمبر دیا تھا اب ظاہر ہے ہیلی کاپٹر میں تو فون نہیں ہو سکتا میں نے اس نمبر پر جب کال کرنے کی کوشش کی تو مجھے خیال آیا کہ آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ کہاں سے بول رہے ہیں اس لئے وہ نمبر ڈائل ہی نہ ہو سکا اور میں خاموش ہو گیا اور اب آپ کی کال آئی ہے میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آپ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر پر بھی بات کرتے ہیں اور اب فون پر بھی آپ بات کر رہے ہیں"۔۔۔ سب کمانڈر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ احمق آدمی۔ وہ میں نہیں تھا وہ یقیناً میری آواز میں اس علی عمران نے بات کی ہو گی اور وہ نکل گیا اور تم۔ تم احمق"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پوری قوت سے رسیور کریڈل پر پٹخا کہ رسیور اچھل کر میز پر جا گرا۔

"ویری بیڈ۔ اس شیطان نے میری آواز اور لہجے میں بات کی اور پھر وہ نکل گیا اور ہم یہاں بیٹھے اپنا سر پیٹ رہے ہیں۔ نانسنس۔ یہ سب کمانڈر بھی انتہائی احمق ہے۔ نانسنس ۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے رسیور پٹخ کر ایک لحاظ سے ناچتے ہوئے کہا اس کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

"باس ہمیں فوراً تل ابیب پہنچنا چاہئے"۔۔۔ میجر براؤن نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ارے ہاں۔ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ چلو جلدی کرو نکلو

یہاں سے۔ جلدی کرو"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس طرح دروازے کی طرف دوڑ پڑا جیسے اڑتا ہوا تل ابیب پہنچ جائے گا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ڈومیری پاگلوں کے سے انداز میں ایک تنگ سی گلی میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ بار بار مڑ کر پیچھے دیکھتی اور پھر آگے دوڑ پڑتی۔ وہ پولیس چیف کی قید سے نکل تو آئی تھی لیکن اب اس کے لئے فوری طور پر کسی پناہ گاہ کی تلاش مسئلہ بن گئی تھی۔ اس کا نمبر ٹو کراسٹن اور اس کا سارا گروپ ہلاک ہو چکا تھا اور یہاں اطلس میں وہ کسی کو بھی نہ جانتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس کے فرار کا علم پولیس کو ہو گا پورے اطلس میں اس کی تلاش شروع ہو جائے گی اور اگر اس بار وہ پکڑی گئی تو کرنل ڈیوڈ تو ایک طرف وہ موٹا پولیس چیف لائن ہی اسے گولی سے اڑا دے گا۔ کیونکہ اس نے قید سے فرار ہونے کے لئے دو پولیس آفیسرز کو ان کے ریوالور سے ہی ہلاک کر دیا تھا۔ جس گلی میں دوڑ رہی تھی وہ پولیس ہیڈ کوارٹر سے ملحقہ گلی تھی۔ وہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک گلی نے موڑ کاٹا

اور دوسرے لمحے ڈومیری بے اختیار ٹھٹک کر رک گئی کیونکہ گلی آگے سے بند تھی اور گلی کو بند کرنے والی دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ڈومیری چونکہ جان بچانے کے لئے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی آ رہی تھی اس لئے وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ وہ کیسے واپس جائے کیونکہ اب تک اس کے فرار کا یقیناً علم ہو چکا ہو گا اور سڑک پر پولیس اسے تلاش کر رہی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ پولیس اسے تلاش کرتی ہوئی اس گلی میں بھی پہنچ جائے۔ اس لئے اب اس کی واپسی کا بہرحال کوئی سکوپ نہ تھا۔ اب تو یہی ہو سکتا تھا کہ وہ یہاں کسی مکان میں ہی زبردستی پناہ لے لے۔ چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کی کنڈی زور زور سے بجانا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک عرب نوجوان کھڑا ہوا تھا جو بڑی حیرت بھری نظروں سے سامنے کھڑی ڈومیری کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے پناہ چاہئے۔ کیا تم مجھے پناہ دے سکتے ہو" ---- ڈومیری نے کہا تو نوجوان چونک پڑا۔

"تم نے پناہ مانگی ہے تو کوئی عرب پناہ سے انکار نہیں کرے گا۔ آؤ اندر آ جاؤ" ---- نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ ڈومیری اس شکریہ ادا کر کے اندر داخل ہو گئی۔ اندر ایک بوڑھی عورت موجود تھی۔

"کون ہو تم اور یہ تمہارا کیا حال ہو رہا ہے۔ کیا تم بھاگتی ہوئی آ رہی ہو" ---- اس بوڑھی عورت نے حیرت سے ڈومیری کو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیکھتے ہوئے کہا۔

"اماں۔ اس نے پناہ مانگی ہے"---- نوجوان نے واپس آتے ہوئے کہا۔ وہ بوڑھی شاید اس نوجوان کی ماں تھی۔

"پناہ۔ اوہ ٹھیک ہے۔ لیکن ہمیں بتاؤ تو سہی کہ تم کون ہو اور کس کے خلاف پناہ لینا چاہتی ہو"---- بوڑھی نے ڈومیری کو بازو سے پکڑ کر ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈومیری ہے۔ میرا تعلق کارمن سے ہے۔ مجھے اسرائیل کے صدر نے خاص طور پر چند فوجی مجرموں کو پکڑنے کے لئے بلوایا تھا۔ میرا یہ مشن خفیہ تھا۔ میں یہاں اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ گئی اور میں نے اسرائیلی فوجی مجرموں کو پکڑ لیا لیکن یہاں کی پولیس ان مجرموں سے ملی ہوئی ہے۔ انہوں نے میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور مجرموں کو چھوڑ دیا اور مجھے انہوں نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں قید کر دیا۔ شاید وہ مجھے کسی ایسی جگہ لے جا کر قتل کرنا چاہتے تھے کہ کسی کو میری لاش بھی نہ ملے۔ میں وہاں سے اپنی جان بچانے کے لئے فرار ہو گئی۔ اور بھاگتی ہوئی یہاں گلی میں آئی لیکن گلی آگے سے بند ہے۔ یہاں اطلس میں میرا کوئی واقف نہیں ہے اور پولیس میرے خون کی پیاسی ہے۔ اس لئے میں نے تمہاری پناہ لی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ عرب جسے پناہ دے دیتے ہیں اسے واقعی پناہ مل جاتی ہے۔ بس تم اتنی مہربانی کرو کہ کسی طرح مجھے اطلس سے باہر نکال دو تاکہ میں تل ابیب چلی جاؤں"---- ڈومیری نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹے شہاب۔ پولیس تو ابھی یہاں پہنچ جائے گی۔ تم ایسا کرو کہ اس لڑکی کو اپنی ویگن میں خفیہ طور پر نزدیکی قصبے سوکانی پہنچا دو۔ وہاں محفوظ رہے گی۔ تمہارا بھائی شعیب اسے وہاں سے تل ابیب آسانی سے بھجوا دے گا"---- بوڑھی عورت نے اپنے بیٹے سے جس کا نام شہاب تھا' مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن پولیس نے تو تمام راستوں پر ناکہ بندی کر رکھی ہو گی"۔ شہاب نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اسے بچانا تو ہے۔ کچھ نہ کچھ کرو"---- بوڑھی نے کہا۔

"اگر تم تھوڑی سی تکلیف برداشت کر سکو تو میں تمہیں ناکہ بندی کے باوجود بھی یہاں سے نکال سکتا ہوں"---- شہاب نے کہا۔

"میری زندگی کو خطرہ ہے اس لئے مجھے تکلیف کیا کہے گی۔ میں تمہاری مشکور ہوں گی"---- ڈومیری نے کہا۔

"اماں اسے اپنی چادر دے دیں تاکہ یہ اسے اوڑھ لے۔ اس طرح یہ عام نظروں سے بچ جائے گی"---- شہاب نے کہا تو بوڑھی نے سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی چادر اٹھا کر ڈومیری کی طرف بڑھا دی۔ ڈومیری نے ایک بار پھر بوڑھی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چادر اوڑھی اور شہاب کے ساتھ وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اپنا چہرہ چھپائے رکھنا۔ یہاں سے قریب ہی میری ویگن ایک گیراج میں موجود ہے۔ میں اس ویگن سے سبزیاں نزدیک قصبوں سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لے آتا ہوں اس لئے یہاں کے سب لوگ مجھے جانتے ہیں"۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری نے سر ہلا دیا۔ پھر شہاب نے اسے گلی کے کونے پر کھڑا کر دیا اور خود وہ سڑک پر جا کر مڑا اور اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ ڈومیری چادر اوڑھے دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔ اس نے اپنا چہرہ بھی چھپا رکھا تھا۔ اس دوران سڑک سے گزرنے والے لوگوں اور پولیس کے کئی سپاہیوں نے بھی اسے دیکھا لیکن وہ سب خاموشی سے آگے بڑھ گئے کیونکہ وہ یہی سمجھے تھے کہ یہ کوئی گھریلو عورت ہے کیونکہ یہاں کی مقامی عرب عورتیں اسی طرح چادر اوڑھتی تھیں۔ چند لمحوں بعد ایک پرانی سی ویگن گلی کے سامنے آ کر رکی تو ڈومیری تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھنے لگی۔

"عقبی طرف جا کر بیٹھو خاتون۔ یہاں اطلس میں کوئی عورت مرد کے ساتھ نہیں بیٹھتی"۔۔۔۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری واپس اتری اور تیزی سی عقبی طرف چڑھ کر خالی حصے میں فرش پر بیٹھ گئی۔

"اطمینان سے بیٹھو۔ فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے"۔۔۔۔ شہاب نے عقبی کھڑکی کھول کر اسے کہا تو ڈومیری ویگن کی سائیڈ سے پشت لگا کر بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے ویگن تیزی سے آگے بڑھ گئی اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی وہ اچانک سڑک سے نیچے اتری اور ایک کچے راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کچھ دور جانے کے بعد ویگن رک گئی اور شہاب نیچے اتر آیا۔

"اب یہاں سے تمہیں اکیلے پیدل چل کر آگے جانا ہو گا۔ ورنہ آگے چیک پوسٹ ہے اور وہاں تم یقیناً پکڑی جاؤ گی اور آگے پیدل کا راستہ ہے۔ ویگن نہیں جا سکتی۔ کیونکہ آگے تھوڑا سا پہاڑی علاقہ ہے میں ویگن سڑک کے راستے سے لاؤں گا۔ جب تم اس پہاڑی علاقے کو کراس کر کے دوبارہ میدانی علاقے میں پہنچو گی تو میں وہاں ویگن لئے موجود ہوں گا"۔۔۔۔ شہاب نے ڈومیری سے کہا۔

"لیکن مجھے راستہ بھی معلوم نہیں اور میرے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے۔ اگر راستے میں کوئی گڑبڑ ہوئی تو پھر"۔۔۔۔ ڈومیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسلحہ چلا لیتی ہو"۔۔۔۔ شہاب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیا تمہارے پاس اسلحہ ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"ہاں۔ ایک پستول ہے"۔۔۔۔ شہاب نے کہا اور پھر اس نے ویگن کے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا پستول نکال کر ڈومیری کی طرف بڑھا دیا۔

"اب ٹھیک ہے۔ میں راستے کی گڑبڑ سے نمٹ لوں گی لیکن راستے کا کیا ہو گا"۔۔۔۔ ڈومیری نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"بس اسی سڑک پر چلتی جاؤ۔ جب کھیت ختم ہو جائیں تو پہاڑی سلسلہ آ جائے گا۔ یہ ویران پہاڑی علاقہ ہے۔ اسے کراس کر کے دوسری طرف پہنچ جانا"۔۔۔۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اسی طرح چادر اوڑھے وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی جبکہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شہاب ویگن واپس لے گیا۔ راستے میں اسے کوئی آدمی بھی نظر نہ آیا تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے مسلسل چلنے کے بعد آخر کار وہ اس پہاڑی علاقے کو عبور کر کے دوسری طرف کھیتوں میں پہنچی تو اسے دور سے شہاب کی ویگن کھڑی نظر آئی اور وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگی۔ شہاب ویگن کے قریب موجود تھا۔

"تم نے بہت دیر لگا دی۔ میں تو پریشان ہو رہا تھا"۔ شہاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بھاری چادر کی وجہ سے مجھے چلنے میں دشواری پیش آئی ہے لیکن میں چادر اس لئے نہیں اتارنا چاہتی تھی کہ اس طرح مجھے دور سے چیک کر لیا جاتا"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ اب پیلک سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔ اب آگے کوئی چیکنگ نہیں ہے۔ ہم اطلس سے باہر موجود ہیں"۔۔۔۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری سر ہلاتی ہوئی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اور شہاب نے ویگن سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر پہنچ گئے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مزید سفر کے بعد وہ ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ گئے۔ شہاب نے ویگن قصبے سے ہٹ کر بنے ہوئے ایک زرعی فارم میں لے جا کر کھڑی کر دی۔

"یہ زرعی فارم میرے بھائی شعیب کا ہے۔ وہ یہاں کا زمیندار بھی ہے اور تاجر بھی۔ اس کا گھر تو قصبے کے اندر ہے لیکن میرا خیال ہے کہ تمہارا قصبے کے اندر جانا ٹھیک نہیں ہے تم یہیں ٹھہرو میں جا کر

اپنے بھائی کو بلا لاتا ہوں"۔۔۔۔ شہاب نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ڈومیری فارم کے اندر گئی تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئی کہ فارم میں باقاعدہ فون موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد شہاب کا بھائی شہاب کے ساتھ وہاں آگیا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"ہماری اماں نے اور بھائی نے آپ کو پناہ دی ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اب یہاں آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے"۔۔۔۔ شہاب کے بڑے بھائی نے ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا بلکہ جلد از جلد تل ابیب پہنچنا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"یہاں سے تل ابیب جانے کے لئے دو سواریاں مل سکتی ہیں۔ ایک تو ریل گاڑی ہے اور دوسری بسیں۔ ریل گاڑی روزانہ رات کو یہاں سے گزرتی ہے۔ وہ ساری رات کے سفر کے بعد صبح آپ کو تل ابیب پہنچا دے گی اور بس میں آپ کو دو روز بھی لگ سکتے ہیں اور راستے میں آپ کو بسیں بھی تبدیل کرنا پڑیں گی"۔۔۔۔ شعیب نے کہا۔

"تو آپ مجھے گاڑی پر بٹھا دیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کا جتنا بھی خرچہ ہو گا میں تل ابیب پہنچ کر آپ کو بھجوا دوں گی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"خرچے کی فکر نہ کریں۔ یہ ہمارا فرض ہے کیونکہ آپ ہماری پناہ میں ہیں۔ ہم جسے پناہ دے دیں اس کے لئے جان بھی قربان کر دیتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ رات کو آٹھ بجے گاڑی آتی ہے۔ میں ٹکٹ وغیرہ لے کر رات کو آپ کو گاڑی میں بٹھا دوں گا۔ کل صبح آپ تل ابیب پہنچ جائیں گی۔ فی الحال آپ آرام کریں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں"۔ شعیب نے کہا اور ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں سے اطلس فون ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے اچانک پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیوں"۔۔۔۔ شعیب نے حیران ہو کر کہا۔

"وہاں کا رابطہ نمبر بتا دیں۔ شاید میں فون کر کے معلوم کروں کہ وہاں ان مجرموں کا کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو شعیب نے اسے رابطہ نمبر بتا دیا۔ شہاب بھی اس سے اجازت لے کر ویگن سمیت واپس چلا گیا۔ جبکہ شعیب بھی اس کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے واپس چلا گیا۔ اب ڈومیری یہاں اکیلی رہ گئی۔ ان دونوں کے جانے کے کچھ دیر بعد ڈومیری نے فون کا رسیور اٹھایا اور رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے اطلس کے انکوائری آپریٹر سے پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر لیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر پولیس ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس۔ پولیس ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہیں ایک آواز سنائی دی۔

"میں تل ابیب سے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے بول رہی ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے گئے ہیں یا نہیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوہ نہیں مس۔ ابھی تک کسی کا پتہ نہیں چل سکا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ کہاں ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

"وہ علیحدہ عمارت میں ہیں مس صاحبہ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا فون نمبر کیا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا تو اسے فون نمبر بتا دیا گیا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے سوچا تھا کہ رات کو جانے سے پہلے کرنل ڈیوڈ کو فون کر کے اسے بتائے گی کہ اس کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور وہ یہ بات صدر صاحب سے کرے گی۔ وہ فوری طور پر کرنل ڈیوڈ کو کال اس لئے نہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کرنل ڈیوڈ پولیس کے ساتھ مل کر کہیں یہاں کا سراغ نہ لگا لے اور اسے معلوم تھا کہ اگر اس بار اس کا سراغ لگا لیا گیا تو پھر کرنل ڈیوڈ یہ نہ چاہے گا کہ وہ صدر صاحب تک صحیح سلامت پہنچ سکے۔ ویسے اگر وہ چاہتی تو یہاں سے ہی تل ابیب کال کر کے صدر سے بات کر سکتی تھی لیکن وہ چاہتی تھی کہ صدر کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دینے کی بجائے اس وقت رپورٹ دے جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے۔ فی الحال تو وہ اکیلی تھی لیکن اس کا پلان یہی تھا کہ وہ تل ابیب پہنچ کر کارمن سے فوری طور پر اپنے دوسرے گروپ کو کال کرے گی اور پھر باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنا کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرے گی۔ ویسے اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے کرنل ڈیوڈ کے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ اسے واقعی اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے فوری طور پر ان لوگوں کو ہلاک کرنے کی بجائے ان سے پوچھ گچھ شروع کیوں کر دی اور اس طرح وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ کرنل ڈیوڈ تو بعد میں پہنچا ہو گا پہلے تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے حیرت انگیز طور پر راڈز والی کرسیوں سے آزادی حاصل کر کے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی موقع نہ دے گی۔ تھوڑی دیر بعد شعیب اس کے لئے کھانا لے کر آگیا اور ڈومیری نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کھانا کھانے کے بعد وہ اندر کمرے میں جا کر لیٹ گئی۔ لیکن اسے اندر بند کمرے سے وحشت ہونے لگی تو وہ کمرے سے باہر آگئی باہر کا موسم قدرے اچھا تھا لیکن ابھی وہ باہر صحن میں پہنچی ہی تھی کہ اس نے ایک ہیلی کاپٹر کو فارم ہاؤس کے اوپر سے گزر کر جاتے ہوئے دیکھا تو وہ تیزی سے اندر کی طرف دوڑ پڑی کیونکہ ہیلی کاپٹر جی پی فائیو کا تھا اور اس کا رخ بتا رہا تھا کہ وہ اطلس کی طرف سے آرہا ہے۔ اسی لمحے شعیب دوڑتا ہوا اندر آیا۔

"آپ جی پی فائیو کی بات کر رہی تھیں۔ وہ تو تل ابیب جا رہے ہیں۔ میں نے ہیلی کاپٹر جاتے ہوئے دیکھا ہے"---- شعیب نے کہا۔

"لیکن وہ یہاں اترا نہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ یہاں مجھے تلاش کرنے آئے ہوں گے"---- ڈومیری نے کہا۔

"یہاں نہیں اترا وہ۔ بلکہ یہاں سے ہی وہ فضا میں بلند ہوا ہے اور اس کا رخ تل ابیب کی طرف ہے"---- شعیب نے کہا تو ڈومیری اچھل پڑی۔

"یہاں سے کیسے وہ فضا میں بلند ہو سکتا ہے۔ جی پی فائیو تو اطلس میں موجود ہے"---- ڈومیری نے کہا۔

"میں نے خود اسے کھیتوں کے پیچھے سے بلند ہوتے دیکھا ہے۔ قصبے کی شمالی سمت سے۔ کل ادھر ایک ہیلی کاپٹر اترا تھا۔ ادھر ایک ٹریکٹروں کی بہت بڑی ورکشاپ ہے"---- شعیب نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر پہلے سے یہاں موجود تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ لیکن وہ یہاں کیسے پہنچ گیا"---- ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے اطلس کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے کرنل ڈیوڈ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا تیز تھا۔

"کون بول رہا ہے"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ چیف آف جی پی فائیو"---- دوسری طرف سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ڈومیری بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ تم واقعی تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ کیا واقعی" ---- ڈومیری کے منہ سے بے اختیار حیرت بھری آواز نکلی۔

"تم۔ ڈومیری تم۔ تم کہاں سے بول رہی ہو۔ کہاں غائب ہو گئی ہو اور تم میری یہاں موجودگی پر حیران کیوں ہو رہی ہو۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں صدر صاحب سے بات کروں گا" ---- کرنل ڈیوڈ نے تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم یہاں موجود ہو تو پھر تمہارا ہیلی کاپٹر کون تل ابیب لے جا رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ تو عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہیلی کاپٹر پر تل ابیب جا رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی" ---- ڈومیری نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ آپ کرنل ڈیوڈ سے بات کر رہی تھیں۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے" ---- شعیب نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"شعیب پلیز۔ تل ابیب کا رابطہ نمبر کیا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ مجھے اب فوری طور پر پریذیڈنٹ ہاؤس بات کرنا ہو گی" ---- ڈومیری نے کہا تو شعیب بے اختیار اچھل پڑا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس" ---- شعیب کے چہرے پر اب حیرت کے

ساتھ ساتھ خوف کی جھلکیاں ابھر آئی تھیں۔

"ہاں۔ جلدی کرو۔ نمبر بتاؤ۔ اور فکر نہ کرو۔ تم لوگوں نے میری مدد کی ہے اس لئے اب تمہیں اس کا اتنا انعام ملے گا کہ تم اور تمہارا خاندان یہاں کا سب سے بڑا خاندان بن جائے گا" ---- ڈومیری نے کہا تو شعیب نے جلدی سے رابطہ نمبر بتا دیا۔ ڈومیری نے رسیور اٹھایا اور پھر اس نے رابطہ نمبر ڈائل کر کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے چونکہ پریذیڈنٹ ہاؤس کا نمبر معلوم تھا اس لئے اسے یہ نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس پریذیڈنٹ ہاؤس" ---- چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ صاحب کے ملٹری سیکرٹری کا نمبر بتائیں۔ میں نے اس سے ملکی سطح کی اہم بات کرنا ہے۔ میرا نام ڈومیری ہے"۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں بات کرا دیتی ہوں" ---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ" ---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب سے فوری بات کرائیں۔ میں ڈومیری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب کو میرے متعلق علم ہے۔ انہیں کہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں انتہائی اہم بات کرنی ہے" ---- ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"سوری مس ڈومیری۔ صدر صاحب اس وقت آرام فرما رہے ہیں اور ان کا حکم ہے کہ انہیں کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ آپ دو گھنٹے بعد کال کر لیجئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ویری سیڈ۔ اس دوران تو یہ لوگ تل ابیب پہنچ جائیں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ کاش میں صدر صاحب سے ریڈ اتھارٹی ہی لے لیتی"۔ ڈومیری نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب سے آپ کی بات ہو سکتی تھی۔ میرا خیال ہے اس ملٹری سیکرٹری نے آپ کو ٹال دیا ہے"۔۔۔۔ شعیب نے کہا۔

"تم جاؤ اور میری سیٹ کا بندوبست کرو۔ پلیز"۔۔۔۔ ڈومیری نے شعیب سے کہا اور شعیب سرہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ ڈومیری کچھ دیر تو بے چینی کے عالم میں ٹہلتی رہی۔ پھر اچانک اسے خیال آ گیا کہ وہ یہاں سے تل ابیب کے ذریعے کارمن میں اپنے گروپ کو تو کال کر لے تاکہ جب وہ کل تل ابیب پہنچے تو اس کا گروپ بھی وہاں پہنچ چکا ہو۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے تل ابیب کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے تل ابیب کی انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں اطلس کے قریب ایک قصبے سوکانی سے بول رہی ہوں میں یہاں سے کارمن دارالحکومت ڈائریکٹ فون کرنا چاہتی ہوں مجھے رابطہ نمبر بتایا جائے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"کارمن دارالحکومت کا رابطہ نمبر میں بتا دیتی ہوں آپ اسرائیل سے جہاں سے بھی چاہیں اس نمبر پر فون کر کے بات کر سکتی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو ڈومیری نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر اپنے ہیڈ کوارٹر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ ریڈ فلیگ ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں"۔۔۔۔ ڈومیری نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام آپ۔ فرمائیے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیوک سے میری بات کراؤ"۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مادام۔ میں ڈیوک بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوک۔ کراسٹن اور اس کا پورا گروپ یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے صرف میں ہی زندہ بچ سکی ہوں جبکہ کرنل ڈیوڈ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور اس کی جی پی فائیو بھی میرے پیچھے لگی ہوئی ہے تم ایسا کرو کہ اپنے پورے گروپ سمیت فوری طور پر چارٹرڈ طیاروں کے ذریعے تل ابیب پہنچ جاؤ اور وہاں فوری طور پر اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کرو تاکہ کہ ہم مل کر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کر سکیں میں اس کرنل ڈیوڈ کو بھی شکست دینا چاہتی ہوں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی"---- ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ لیکن تل ابیب میں تو ہمارا ہیڈ کوارٹر پہلے سے موجود ہے نیا ہیڈ کوارٹر بنانے کی کیا ضرورت ہے"---- ڈیوک نے کہا تو ڈومیری اچھل پڑی۔

"تل ابیب میں ہمارا ہیڈ کوارٹر۔ وہ کب سے قائم ہوا ہے مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے"---- ڈومیری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب لارڈ پیٹر صاحب نے اسے قائم کیا ہوا ہے تاکہ تل ابیب میں اپنے خاص کام سرانجام دیئے جاسکیں اس کی انچارج کیتھی ہے۔ آپ کی دوست کیتھی"---- ڈیوک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو کیتھی کے اڈے کو تم ہیڈ کوارٹر کہہ رہے ہو۔ وہ تو معمولی سا اڈہ ہے صرف مخصوص مقاصد کے لئے قائم کیا گیا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"وہ پہلے معمولی اڈہ تھا مادام۔ اب تو کیتھی نے اسے واقعی ہیڈ کوارٹر میں تبدیل کر دیا ہے وہاں ہر قسم کا سامان بھی موجود ہے حتیٰ کہ خصوصی تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی ہیں۔ ایک ٹریولنگ ایجنسی کے نام پر یہ

...ول کا بڑا کام کرتے ہیں"---- ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے"---- ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام۔ میں چار ماہ پہلے دو ہفتے وہاں گزار چکا ہوں"۔ ڈیوک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"وہاں کیتھی کے ساتھ اس کا گروپ بھی تو ہوگا"---- ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن یہ گروپ صرف مخبری کا کام کرتا ہے فیلڈ میں کام نہیں کرتا"---- ڈیوک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم فوری طور پر اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤ میں کیتھی سے بات کرتی ہوں"---- ڈومیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تل ابیب کے رابطہ نمبر ڈائل کئے اور پھر ڈیوک کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ ریڈ فلیگ ہاؤس"---- ایک نسوانی آواز سنائی دی اور ڈومیری سمجھ گئی کہ یہی کیتھی کا اڈہ ہے کیونکہ جس تنظیم سے وہ متعلق تھی اس کا کوڈ ریڈ فلیگ ہی تھا۔

"میں ڈومیری بول رہی ہوں چیف آف ریڈ فلیگ۔ کیتھی سے بات کراؤ"۔ ڈومیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہیلو کیتھی بول رہی ہوں" ---- چند لمحوں بعد ایک اور مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں کیتھی" ---- ڈومیری نے کہا۔

"اوہ۔ ڈومیری تم۔ تم کہاں سے بول رہی ہو کیا کارمن سے۔ آج کیسے میری یاد آ گئی" ---- کیتھی نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ کیتھی اس کی خاصی بے تکلف دوست تھی۔

"میں اسرائیل سے ہی بول رہی ہوں میرا تو خیال تھا کہ یہاں تل ابیب میں تمہارا چھوٹا سا مخبری کا دھندہ ہے لیکن ابھی ڈیوک نے بتایا ہے کہ تم نے تو وہاں پورا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اور تمہارے پاس ہیلی کاپٹر تک موجود ہیں" ---- ڈومیری نے کہا۔

"دھندہ تو واقعی مخبری کا ہے لیکن ہے بڑے پیمانے پر۔ لیکن تم اسرائیل میں کہاں موجود ہو۔ کیا تل ابیب سے باہر ہو" ---- کیتھی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں شام کی سرحد کے قریب ایک چھوٹے شہر اطلس کے قریب ایک قصبہ ساکانی میں موجود ہوں میری خدمات اسرائیل کے صدر نے لارڈ پیٹر کی سفارش پر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ہائر کی تھیں۔ کراسٹن اور اس کا گروپ میرے ساتھ تھا۔ میں انہیں ٹریس کرتی ہوئی یہاں اطلس میں پہنچ گئی اور میں نے انہیں گرفتار بھی کر لیا لیکن جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ وہاں پہنچ گیا اور اس کی وجہ سے وہ پاکیشیائی ایجنٹ فرار ہو گئے اور کرنل ڈیوڈ نے مجھے گرفتار کر کے پولیس ہیڈ کوارٹر میں قید کرا دیا وہ مجھے خاموشی سے قتل کرانا چاہتا تھا لیکن میں وہاں سے نکل آئی اور پھر مقامی لوگوں کی مدد سے میں اطلس سے نکل کر یہاں ساکانی قصبے میں پہنچ گئی ہوں اب میں نے فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے کیونکہ کراسٹن اور اس کا پورا گروپ مارا جا چکا ہے اس لئے میں نے ڈیوک اور اس کے گروپ کو کال کر لیا ہے فی الحال اس اہم مشن پر تمہارا ہیڈ کوارٹر استعمال کروں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اس مشن میں کامیابی پر اسرائیل کے صدر نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ مجھے اسرائیل سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیں گے اور سنو۔ ایسا ہو گیا تو پھر تم میری نمبر ٹو ہو گی اور پورا اسرائیل تمہارا ماتحت ہو گا" ---- ڈومیری نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ پھر تو واقعی یہ میرے لئے بہت بڑا انعام ہو گا لیکن تم وہاں سے کیسے تل ابیب آؤ گی" ---- کیتھی نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں ساکانی پہنچ جاؤ۔ میں تمہیں وہ جگہ بتا دیتی ہوں جہاں میں موجود ہوں تاکہ میں ہیلی کاپٹر کی مدد سے واپس تل ابیب پہنچ سکوں" ---- ڈومیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ میں ابھی روانہ ہو جاتی ہوں اور مجھے امید ہے کہ دو گھنٹوں تک میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی" ---- کیتھی نے جواب دیا تو ڈومیری نے اسے جگہ کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گی۔ میرا انتظار کرو" ---- کیتھی نے کہا تو ڈومیری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اب اس کے چہرے پر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے پھر اس نے کلائی پر موجود گھڑی میں وقت دیکھا۔ ابھی اسے پریذیڈنٹ ہاؤس کال کئے دو گھنٹے نہ گزرے تھے اس لئے وہ ساتھ پڑی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر کافی دیر بعد قدموں کی آواز سن کر اس نے آنکھیں کھول دیں اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی چند لمحوں بعد شعیب اندر داخل ہوا۔

"مس آپ کے لئے اچھی خبر نہیں ہے"۔۔۔۔ شعیب نے کہا تو ڈومیری بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا اچھی خبر نہیں ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"رات کو تل ابیب جانے والی گاڑی کا وقت تبدیل ہو چکا ہے اب وہ دوپہر کو چلی جاتی ہے چونکہ میں ریلوے سے سفر نہیں کیا کرتا اس لئے مجھے اس بارے میں معلوم نہ تھا اب معلوم کیا ہے تو اس بات کا پتہ چلا ہے اب آپ کو کل دوپہر تک انتظار کرنا ہو گا"۔۔۔۔ شعیب نے کہا تو ڈومیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے بندوبست کر لیا ہے تل ابیب سے ایک ہیلی کاپٹر مجھے یہاں سے لینے کے لئے روانہ ہو چکا ہے دو گھنٹوں بعد وہ یہاں پہنچ جائے گا میں نے انہیں یہاں کی نشاندہی کر دی ہے میں اس ہیلی کاپٹر میں چلی جاؤں گی اور یقین کرو تل ابیب پہنچنے کے بعد جلد از جلد واپس آؤں گی اور تمہاری والدہ' تمہارے بھائی شہاب اور

تمہارے لئے نہ صرف انتہائی قیمتی تحفے لے کر آؤں گی بلکہ اسرائیلی صدر کی طرف سے تمہیں اور تمہارے بھائی کے لئے بڑی جاگیر کا پروانہ بھی لے کر آؤں گی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو شعیب کا چہرہ چمک اٹھا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہو گی مس"۔۔۔۔ شعیب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم لوگوں نے مشکل وقت میں میری مدد کی ہے اس لئے میں تمہاری ضرور مدد کروں گی اب تم جاؤ تاکہ میں کچھ دیر آرام کر لوں"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو شعیب سلام کر کے واپس چلا گیا ڈومیری نے ایک بار پھر کلائی کی گھڑی دیکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری سے بات کراؤ۔ میں ڈومیری بول رہی ہوں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پریذیڈنٹ ہاؤس کے ملٹری سیکرٹری کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب نے آرام کر لیا ہے یا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہیں"۔ ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ مادام۔ آپ کہاں سے بول رہی ہیں میں نے صدر صاحب کو آپ کی کال کی اطلاع دی تو وہ فوراً آپ سے بات کرنے پر تیار ہو گئے لیکن آپ نے اپنا فون نمبر نہیں بتایا تھا"۔۔۔۔ ملٹری سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا بتاتی۔ تم نے تو سیدھے منہ بات ہی نہ کی تھی"۔ ڈومیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مادام۔ مجھے آپ کے بارے میں اطلاع ہی نہ تھی"۔ ملٹری سیکرٹری نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تو عمران اور اس کے ساتھی تل ابیب پہنچ بھی گئے ہوں گے۔ اس وقت بات کرا دیتا تو شاید انہیں وہاں پہنچنے سے پہلے ہی پکڑا جا سکتا"۔۔۔۔ ڈومیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"میں ڈومیری بول رہی جناب"۔۔۔۔ ڈومیری نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے پہلے فون کیا تھا لیکن آپ نے اپنا فون نمبر ہی نہ بتایا تھا۔ بہرحال کیا ہوا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی شام کی سرحد سے اسرائیل

میں داخل ہوئے میں نے اپنے ذرائع سے ان کا پتہ چلا لیا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں کے سرحدی قصبہ نما شہر اطلس پہنچ گئی میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بیہوش کر کے ایک عمارت میں قید کر لیا اور ابھی میں ان سے بات چیت کر کے یہ کنفرم کر رہی تھی کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں کہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اپنے ساتھیوں اور وہاں کی مقامی پولیس سمیت وہاں پہنچ گیا اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا میرے تمام ساتھی مارے گئے اور میں زخمی ہو کر بیہوش ہو گئی جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو فرار ہونے کا موقع مل گیا مجھے کرنل ڈیوڈ نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں قید کر لیا میں وہاں سے فرار ہو کر قریبی قصبے ساکانی پہنچ گئی پھر میں نے وہاں سے جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر تل ابیب کی طرف جاتے ہوئے دیکھا میں اسے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ میں نے اطلس میں کرنل ڈیوڈ کو فون کیا تو کرنل ڈیوڈ وہاں موجود تھا میں سمجھ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑی خطرناک گیم کھیلی ہے وہ جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر اڑا کر تل ابیب جا رہے ہیں اور کرنل ڈیوڈ کو اس کا علم ہی نہ تھا۔ میں نے فوراً آپ کو فون کیا تاکہ میں آپ کو بتا سکوں اور آپ اس ہیلی کاپٹر کو روکنے کے لئے احکامات دے سکیں اس طرح یہ لوگ تل ابیب پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو سکیں لیکن آپ کے ملٹری سیکرٹری نے بات کرانے سے صاف انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ آپ آرام کر رہے ہیں اور دو گھنٹے سے پہلے آپ سے بات نہیں ہو سکتی اس لئے میں مجبور ہو گئی اور اب میں نے دوبارہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آپ کو کال کی ہے لیکن اب تک تو عمران اور اس کے ساتھی جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر تل ابیب پہنچ بھی چکے ہوں گے"۔ ڈومیری نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ لیکن کرنل ڈیوڈ تو بیحد ہوشیار آدمی ہے اس نے ایسا کیوں کیا۔ آپ ایسا کریں کہ پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کریں میں اس دوران ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈیوڈ سے رپورٹ لے لوں"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈومیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا پھر پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ فون کیا تو ملٹری سیکرٹری نے اس بار فوراً اس کا رابطہ صدر سے کرا دیا۔

"یس"۔۔۔۔ صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں جناب"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"میں نے کرنل ڈیوڈ سے رپورٹ لے لی ہے۔ وہ اس وقت اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر تل ابیب آرہا ہے اس نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق جب اس نے اس عمارت پر ریڈ کیا جہاں آپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو رکھا تھا تو آپ کے ساتھی وہاں ہلاک ہو چکے تھے آپ بے ہوش پڑی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے اس کے کہنے کے مطابق اس نے آپ کو حفاظت کی غرض سے پولیس ہیڈ کوارٹر میں بند کیا تھا لیکن آپ وہاں سے فرار ہو گئیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے نجانے کس طرح جی پی فائیو کی طرح کا ہیلی کاپٹر حاصل کر لیا۔ اس کا علم ہونے پر کرنل ڈیوڈ نے راستے میں ایئر فورس چیکنگ سپاٹ کے سب کمانڈر کو حکم دیا کہ وہ اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی میزائلوں سے اڑا دے لیکن کمانڈر نے جب ہیلی کاپٹر پائلٹ سے بات کی تو اسے جواب کرنل ڈیوڈ کی آواز میں ملا اس لئے اس نے حکم کی تعمیل نہ کی اب اسے کیا معلوم تھا کہ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی بہترین نقل کر لیتا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا یہ بات سامنے آگئی کہ ہماری زبردست کوششوں کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی تل ابیب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور یہ اسرائیل کی پہلی شکست ہے"۔۔۔۔ صدر نے آخری الفاظ انتہائی تلخ لہجے میں کہے۔

"سر آپ کی بات درست ہے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لامحالہ مرنا پڑے گا یہ میرا وعدہ ہے سر۔ لیکن آپ کرنل ڈیوڈ کو کہہ دیں کہ وہ میرے خلاف کام نہ کریں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"میں نے اسے پہلے ہی کہہ دیا ہے وہ اب آپ کے خلاف کام نہیں کرے گا بلکہ ضرورت پڑنے پر وہ آپ سے مکمل تعاون کرے گا اس طرح میرا آپ کو بھی حکم ہے کہ آپ بھی کرنل ڈیوڈ کے خلاف کام نہ کریں اور ضرورت پڑنے پر اس سے تعاون کریں۔ اب یہ آپ دونوں کا مشترکہ مشن ہے اور میں ہر صورت میں اس مشن میں کامیابی چاہتا ہوں۔ ایک بات اور آپ کو بتا دوں کہ آئندہ آپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کسی پوچھ گچھ کے چکر میں نہیں پڑنا بلکہ ایک لمحہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ضائع کئے بغیر انہیں ہلاک کر دینا ہے وہ ہمیشہ اسی پوچھ گچھ کے چکر میں ہی بچ نکلتے ہیں کیونکہ انہیں پچویشن بدلنے کے لئے معمولی سا موقع چاہئے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اب میں اچھی طرح سمجھ گئی ہوں آئندہ ایسا ہی ہوگا سر۔ اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ جلد ہی آپ کو کامیابی کی خبر سناؤں گی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ڈومیری نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ بھی کارکردگی کے لحاظ سے کم نہیں ہے مجھے اب زیادہ تیزی دکھانی ہوگی ورنہ کرنل ڈیوڈ مجھ سے پہلے کام دکھا جائے گا"۔۔۔۔ ڈومیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آنکھیں بند کر کے اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا اب اسے کیتھی کا انتظار تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پلک جھپکنے میں تل ابیب پہنچ جائے لیکن ظاہر ہے ایسا ممکن نہ تھا۔ اسے بہرحال کیتھی اور اس کے ہیلی کاپٹر کا انتظار کرنا تھا۔

تل ابیب سے تقریباً بیس کلو میٹر پہلے عمران نے ہیلی کاپٹر کھیتوں میں اتار دیا اور وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے ہی تھے کہ انہیں دور درختوں کے ایک جھنڈ میں سے سرخ رنگ کی روشنی چمکتی دکھائی دی۔ روشنی وقفے وقفے سے جل بجھ رہی تھی۔

"آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اس جھنڈ کی طرف بڑھ گیا عمران کے ساتھی اس کے پیچھے تھے جب وہ درختوں کے جھنڈ کے قریب پہنچے تو اچانک درختوں میں سے پانچ نقاب پوش باہر آ گئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"کون ہو تم"۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے غراتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کن سے ملنا ہے تمہیں"۔۔۔۔ اسی نوجوان نے پوچھا۔

"سردار ابو ناصر سے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ کون ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ایگل کا سربراہ"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آیئے جلدی کیجئے ہمارے پیچھے آجائیں"۔ اسی نوجوان نے مشین گن نیچے جھکاتے ہوئے کہا اور تیزی سے درختوں کے اندر غائب ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے اور اس کے ساتھیوں کے بعد اس جھنڈ میں پہنچے تھے وہاں بند باڈی کی ایک بڑی سی ویگن کھڑی تھی ساتھ ہی ایک جیپ بھی تھی۔

"بیٹھ جایئے جناب۔ جلدی کیجئے"۔۔۔۔ اس نوجوان نے جس نے پوچھ گچھ کی تھی ویگن کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اتنا لمبا انٹرویو لینے کے بعد اب جلدی بھی تمہیں ہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان مسکرا دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ویگن میں سوار ہوئے تو نوجوان بھی اچھل کر اندر داخل ہوا اور پھر اس نے ویگن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا اور ویگن کی فرنٹ سائیڈ پر دو بار ہاتھ سے مخصوص انداز میں دستک دی تو ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر تیزی سے چلنے لگی ویگن کی باڈی مکمل طور پر بند تھی اس لئے باہر کا منظر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نظر نہ آرہا تھا تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد ویگن ایک جھٹکے سے رکی اور اس کے ساتھ ہی نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر ویگن کا دروازہ اندر سے کھولا اور اچھل کر باہر چلا گیا۔

"آیئے جناب"۔۔۔۔ نوجوان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور

عمران اور اس کے ساتھی ویگن سے نیچے اتر آئے وہ اس وقت ایک عمارت کے پورچ میں موجود تھے پورچ میں دو سیاہ رنگ کی کاریں کھڑی تھیں۔

"آیئے جناب۔ اب باقی سفر کاروں میں ہو گا"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"شکر ہے پیدل نہیں چلنا پڑا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کاروں میں سوار ہو کر اس عمارت سے نکلے اور تل ابیب کی سڑکوں پر آگے بڑھنے لگے تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئے اور پھر دونوں کاریں ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئیں اس کے ساتھ ہی پھاٹک کھلا اور دونوں کاریں اندر داخل ہو کر پورچ میں جا کر رک گئیں۔ اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔

"کاریں واپس لے جاؤ"۔۔۔۔ نوجوان نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی دونوں کاریں بیک ہو کر مڑیں اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گئیں پھاٹک کے قریب ایک نوجوان موجود تھا۔ اس نے پھاٹک کھول دیا اور پھر دونوں کاریں جب باہر جا کر مڑ گئیں تو اس نوجوان نے پھاٹک بند کر دیا۔

"تشریف رکھیں۔ میں سردار ابو ناصر کو آپ کی بخیریت پہنچنے کی اطلاع کر دوں"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا اور ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرنے شروع کر دیئے۔

"صالح بول رہا ہوں جناب۔ مال ڈلیور کر دیا گیا ہے جناب"۔ نوجوان نے کہا۔

"نہیں سر۔ مال درست حالت میں ڈلیور ہوا ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور پھر رسیور رکھ دیا پھر وہ واپس مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔

"اب تعارف ہو جائے جناب۔ میرا نام صالح ہے اور میں ریڈ ایگل کی ایک شاخ ریڈ ہاک کا انچارج ہوں۔ آپ اس وقت ریڈ ہاک کی عمارت میں ہیں سردار ابو ناصر کے حکم پر ریڈ ہاک کو آپ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا گیا ہے اور مجھے اس پر فخر ہے کیونکہ آپ ہم سب کے لئے ہیرو کا درجہ رکھتے ہیں"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"آپ واقعی صالح ہیں کیونکہ آپ نے مال کی ڈلیوری صحیح سلامت کرا دی ہے ڈنڈی نہیں ماری۔ ورنہ تو آدھا مال راستے میں ہی غائب ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا بیحد شکریہ جناب۔ اب آپ آرام کرنا چاہیں تو کمرے موجود ہیں اور کوئی حکم ہو تو فرمائیے"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"یہاں میک اپ کا سامان اور ہمارے ناپ کے لباس موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"آپ کی تنظیم ریڈ ہاک تل ابیب کے اندر کام کرتی ہے یا تل ابیب سے باہر"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہم تل ابیب کے اندر ہی کام کرتے ہیں۔ ہمارا کام گوریلا کارروائیاں ہیں لیکن ہم ایسے ٹارگٹ منتخب کرتے ہیں جن سے اسرائیل کو نقصان پہنچایا جا سکے"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"بظاہر آپ اور آپ کے ساتھی کیا کام کرتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے ہمارا ٹرانسپورٹ کا کام ہے جناب۔ باقاعدہ اڈہ ہے ٹرک ہیں"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"دیکھیں جناب صالح صاحب"۔۔۔۔ عمران نے کہنا شروع کیا۔

"میری ایک درخواست ہے جناب کہ آپ مجھے جناب، مسٹر اور آپ نہ کہیں۔ میں تو آپ کا ادنیٰ خادم ہوں"۔۔۔۔ صالح نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اچھا پھر ایک کام کرو کہ تل ابیب کے شمال مشرق میں پہاڑیاں ہیں۔ ان کے نیچے لیبارٹری ہے۔ طیارہ ساز خفیہ فیکٹری ہے۔ ہم نے اسے تباہ کرنا ہے۔ تم مجھے اس کا سروے کر کے تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کرو کہ وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات وغیرہ ہیں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہاں پہاڑیوں پر باقاعدہ فوج کا سخت پہرہ ہے اور یہ پہرہ ابھی حال ہی میں شروع ہوا ہے۔ اس سے پہلے نہیں تھا۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس کے علاوہ تفصیل میں معلوم کر لوں گا۔ یہ میری ذمہ داری رہی"۔ صالح نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ ایک اور کام بھی کرنا ہے کہ اس طیارہ ساز فیکٹری یا لیبارٹری میں بہرحال سامان خوراک' سائنسی سامان یا دیگر سامان وغیرہ جاتا ہو گا مجھے ان سامان سپلائی کرنے والوں کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کام تو زیادہ آسانی سے ہو جائے گا جناب۔ کیونکہ ہمارا دھندہ ہی یہی ہے"---- صالح نے کہا۔

"او کے۔ پھر ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ لیکن پہلے میرے ایک ساتھی کو اس عمارت کی سیر کرا دو"---- عمران نے کہا تو صالح اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آیئے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"---- صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ صالح ہے۔ صالحہ نہیں ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جبکہ صالح حیرت سے انہیں ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔

"آیئے صالح صاحب۔ عمران صاحب کی تو ویسے ہی مذاق کرنے کی عادت ہے"---- صفدر نے شرمندہ سے انداز میں مسکراتے ہوئے صالح سے کہا تو صالح کاندھے اچکا کر اس کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ اہم کام ان نوجوانوں پر نہیں چھوڑنا چاہئے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کونسا اہم کام"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی ان پہاڑیوں کے حفاظتی انتظامات کی چیکنگ"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں کب چھوڑ رہا ہوں۔ لیکن انہیں فوری طور پر لاتعلق بھی تو نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کام تم لوگوں نے کرنا ہے"---- عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ گیا۔ صالح اس کے ساتھ تھا۔

"میں نے صفدر صاحب کو پوری کوٹھی اور اس میں موجود تمام سامان وغیرہ کے متعلق بتا دیا ہے۔ اب مجھے اجازت"---- صالح نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہاں موجود اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ اور دوسری بات یہ کہ اب یہاں آپ کا ہمارا لنک صرف فون پر ہو گا۔ آپ کو کوئی کوڈ آتا ہے"---- عمران نے کہا۔

"کوڈ۔ جی ہاں۔ ہمارے ریڈ ایگل کا خصوصی کوڈ ہے"---- صالح نے کہا۔

"کون سا کوڈ ہے ذرا مجھے بتاؤ"---- عمران نے کہا تو صالح نے بتانا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ تم نے بس اب اسی کوڈ میں ہی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بات کرنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"صفدر۔ تم جا کر پھاٹک بند کر آؤ"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس شیلا گیم کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہیں ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"حسن لبیب صاحب سے بات کرائیں۔ میں ان کا دوست بول رہا ہوں ٹمبکٹو"۔۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹمبکٹو۔ کیا مطلب ہے۔ یہ کیسا نام ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ٹمبک تھری اور ٹمبک فور بھی ہو سکتا ہے مسٹر۔ تم اس چکر میں نہ پڑو"۔ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو حسن لبیب بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لبیب کا مطلب تو ہوا دانا اور عقل مند۔ لیکن لعین کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ واہ۔ تو آپ صاحب ہیں۔ کہاں سے بول رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"میں تل ابیب سے ہی بول رہا ہوں۔ اب پتہ نہیں یہ ابیب کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسی نمبر پر پانچ منٹ بعد کال کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لبیب صاحب کون ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہاں کے ٹائیگر ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے پھر پانچ منٹ بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"۔ اس بار براہ راست حسن لبیب کی آواز سنائی دی۔

"لغت دیکھ لی۔ کچھ پتہ چلا کہ لعین کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔ عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت میں معنی بتا سکتا ہوں کہ آپ اپنا نام یہی رکھ لیں"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران بھی اس کے خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کمال ہے۔ نام تمہارے مطلب کا ہے اور رکھ میں لوں۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ وہ یہودی لڑکیوں سے دوستی چل رہی ہے یا نہیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ تو ہمیشہ ہی مجھ پر یہ الزام لگا دیتے ہیں۔ بزنس کے سلسلے میں تو ظاہر ہے لڑکیاں آتی جاتی رہتی ہیں لیکن کیا آپ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کو کسی خاص لڑکی کی تلاش ہے"۔۔۔۔ لبیب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں بھی تو بہرحال ملازم لڑکیاں ہوں گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اوہ۔ تو کیا وہاں کا کوئی مسئلہ ہے"۔۔۔۔ لبیب نے چونک کر کہا۔

"تمہارے لئے تو یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن میرے لئے بڑا مسئلہ ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ حسن لبیب سے بات کی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ فرمائیں۔ میرے بس میں ہوا تو ضرور ہو گا"۔۔۔۔ حسن لبیب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں اسرائیل میں ایک جدید ساخت کا طیارہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا کوڈ نام لانگ برڈ بتایا گیا ہے۔ یہ طیارہ براہ راست پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر حملہ کر سکے گا اور اب یہ طیارہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ میں نے اپنے طور پر یہ تو معلوم کر لیا ہے اس لانگ برڈ کی لیبارٹری یا فیکٹری وغیرہ تل ابیب کے شمال مشرق میں واقع پہاڑیوں کے نیچے ہے اور وہاں پہاڑیوں پر فوج بھی تعینات ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ وہاں اٹیک کرنے سے پہلے اس بات کو کنفرم کر لوں اور اگر ہو سکے تو اس کا نقشہ وغیرہ بھی مل جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ شاکر سرات صاحب کی تنظیمیں تو اب مشکوک ہو چکی ہیں البتہ ریڈ ایگل ہماری مدد کر رہی ہے لیکن بہرحال یہ شاکر سرات کی تنظیموں کی طرح فعال۔ تجربہ کار اور موثر نہیں ہیں۔ اس میں زیادہ تر نوجوان لڑکے شامل ہیں جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ مشن انتہائی اہم ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہاری یہودی لڑکیوں سے دوستی کا فائدہ اٹھایا جائے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں لامحالہ اس پراجیکٹ کی فائل یا اس بارے میں کچھ نہ کچھ مواد تو موجود ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ نام بتایا ہے ناں اس کا"۔۔۔۔ لبیب نے کہا۔

"ہاں۔ بتایا تو یہی گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کس فون نمبر پر ہیں"۔۔۔۔ لبیب نے پوچھا۔

"فی الحال تو پبلک فون سے بات کر رہا ہوں۔ اب جلد ہی کوئی نہ کوئی ٹھکانہ تلاش کروں گا لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں خود فون کر لوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر صاحب کی پرسنل سیکرٹری میری دوست ہے۔ وہ صدر کی بہت منہ چڑھی ہوئی ہے اور صدر اس پر اعتماد بھی بہت کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ شاید کوئی بات بن جائے"۔ لبیب نے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا۔ صدر کے کانوں تک یہ بات نہ پہنچ جائے۔ ورنہ اس لڑکی کے ساتھ تو جو ہو گا سو ہو گا تمہارے ساتھ بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میری تو اسی کام میں عمر گزر گئی ہے"۔ لبیب نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"حتمی اور درست معلومات کا معاوضہ جو تم کہو گے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ آپ ایسا کریں کہ چار گھنٹوں بعد مجھے پھر فون کر لیں" ۔۔۔۔ لبیب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ کو شک ہے کہ لانگ برڈ ان پہاڑیوں کے نیچے نہیں بنایا گیا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شک کی بات نہیں۔ کنفرمیشن کا مسئلہ ہے۔ یہ مشن ہماری زندگی کا آخری مشن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسرائیل نے اس کی حفاظت کے انتظامات اپنی طرف سے مکمل کر رکھے ہوں گے اس لئے اس پر اٹیک بھی اسی انداز میں کرنا پڑے گا۔ اب ہم تل ابیب تو پہنچ ہی گئے ہیں۔ اس لئے چند گھنٹوں کے آگے پیچھے ہو جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس دوران صفدر بھی آ گیا تھا۔

"آپ سب لوگ میک اپ کر لیں اور لباس وغیرہ بھی تبدیل کر لیں۔ اس کے بعد آپ سب نے ان پہاڑیوں کا باقاعدہ سروے کرنا ہے تاکہ اس پر اٹیک کرنے کا کوئی حتمی لائحہ عمل طے کیا جا سکے۔ میں اس دوران یہیں رہوں گا تاکہ لبیب سے مزید بات چیت ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ ڈومیری کے سارے ساتھی تو ختم ہو گئے ہیں لیکن ڈومیری وہاں سے فرار ہو گئی تھی۔ اس کے بارے میں پھر کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اس بارے میں پھر آپ نے کچھ سوچا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"فی الحال ٹارگٹ کا تعین ہمارے سامنے ہے۔ جب یہ تعین ہو جائے گا تو پھر کرنل ڈیوڈ اور اس ڈومیری دونوں کو روکنا بھی ہو گا اس بارے میں بعد میں سوچ لیں گے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"میں بھی اس دوران میک اپ کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ لبیب کی اطلاع ملنے پر مجھے فوری حرکت میں آنا پڑ جائے" ۔۔۔۔ عمران نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر آ جائیں۔ اکٹھا ہی سارا کام ہو جائے۔ لیکن میک اپ تو مقامی ہی کرنا ہو گا" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد مقامی" ۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے تل ابیب کے مغربی حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تل ابیب کے مغربی حصے میں جدید آبادیاں تھیں اس لئے اس حصے کو جدید تل ابیب بھی کہا جاتا تھا۔ یہ نہ صرف انتہائی جدید کالونیاں تھیں بلکہ یہاں بے شمار کلب اور ہوٹل بھی بن گئے تھے۔ جن کی وجہ سے یہاں تل ابیب کے امراء اور سیاحوں کا ہر وقت ہجوم رہتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ یہاں دن سوتے ہیں اور راتیں جاگتی ہیں۔ سیاہ کار کا رخ بھی اسی علاقے کی طرف تھا جس کا نام سوانگ تھا۔ سیاہ کار میں اس وقت کرنل ڈیوڈ بیٹھا ہوا تھا لیکن یہ کار سرکاری کار نہیں تھی بلکہ یہ اس کی پرائیویٹ کار تھی۔ اس لئے اس کار کا ڈرائیور بھی سرکاری نہیں تھا۔ کرنل ڈیوڈ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ایک نوجوان بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہیں یقین ہے کیپٹن رینڈل کہ تم نے درست معلومات حاصل کی ہیں"۔۔۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ نے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل۔ مجھے سو فیصد یقین ہے"۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"گڈ۔ میں اپنے ماتحتوں میں ایسا ہی اعتماد چاہتا ہوں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر ایک طرف پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ کرنل ڈیوڈ دروازہ کھول کر نیچے اترا تو دوسری طرف سے کیپٹن رینڈل بھی نیچے اتر آیا۔ دونوں کے جسموں پر سوٹ تھے۔

"کیا کام کرتا ہے وہ نوجوان۔ کیا نام بتایا تھا تم نے روشن"۔ کرنل ڈیوڈ نے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ روشن اس کا نام ہے۔ وہ کلب کے کچن کا سپروائزر ہے"۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلب کے مین ہال میں داخل ہو کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے کی بجائے سیدھے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل ڈیوڈ چونکہ اکثر یہاں آتا رہتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کلب کے مینجر راشن کا دفتر سب سے اوپر والی منزل میں تھا۔ لفٹ کے ذریعے وہ سب سے اوپر والی منزل میں پہنچے اور چند لمحوں بعد وہ مینجر کے دفتر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ دفتر کے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یس سر" ---- دربان نے کرنل ڈیوڈ اور اس کے پیچھے آتے ہوئے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے پہچانتے ہو" ---- کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا تو دربان بے اختیار جھک کر پیچھے ہٹ گیا۔

"نو سر" ---- دربان شاید کرنل ڈیوڈ کی شخصیت اور اس کے لہجے سے ہی مرعوب ہو گیا تھا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد پہچان جاؤ گے" ---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ سامنے میز کے پیچھے کلب کا ادھیڑ عمر مینجر راسٹن بیٹھا فون پر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے جب دروازہ کھلنے پر چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تو دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر میز کی سائیڈ سے باہر آ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"کرنل صاحب۔ آپ اور یہاں۔ مجھے آپ نے اطلاع ہی نہیں دی ورنہ میں گیٹ پر آ کر آپ کا استقبال کرتا" ---- مینجر راسٹن نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ کرنل ڈیوڈ اور اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھا۔

"یہ کاروباری باتیں بعد میں کرنا۔ پہلے اپنے کچن کے سپروائزر روشن کو یہاں بلاؤ اور سنو۔ اسے یہاں آنے تک کسی طرح بھی معلوم

نہ ہو سکے کہ ہم یہاں موجود ہیں" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یس سر" ---- راسٹن نے کہا اور سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس کچن سپروائزر" ---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"روشن۔ فوراً میرے آفس میں آؤ۔ تم سے کچن کے سلسلے میں اہم بات کرنی ہے۔ ابھی اور اسی وقت" ---- مینجر راسٹن نے کہا۔

"یس سر" ---- دوسری طرف سے کہا گیا اور مینجر نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے جناب۔ میرے تو خوشی کے مارے ہاتھ پیر پھول رہے ہیں کہ آپ نے بڑے عرصے بعد ہمارے کلب کو رونق بخشی ہے" ---- مینجر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ راسٹن۔ اب اگر تم نے کوئی فضول بات کی تو گولی مار دوں گا سمجھے" ---- کرنل ڈیوڈ چونکہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے بجائے خوشامد پر خوش ہونے کے الٹا اسے بری طرح ڈانٹ دیا اور مینجر منہ بنا کر میز کے پیچھے خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک مقامی عرب نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے حیرت سے کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل کو دیکھا اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پھر آگے مینجر کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ آنے والے نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام روشن ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میرا نام روشن ہے جناب"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"اور تمہارا تعلق ریڈ ایگل سے ہے۔ کیوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے ریوالور نکالتے ہیں کیپٹن رینڈل نے بھی ریوالور نکال لیا اور وہ دروازے کے سامنے اس طرح کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ اس نوجوان کو بھاگنے سے روکنا چاہتا ہو۔

"ریڈ ایگل۔ وہ کیا ہوتا ہے جناب۔ میں تو یہاں کچن سپروائزر ہوں۔ آپ مینجر صاحب سے پوچھ لیں جناب۔ میں یہاں گزشتہ آٹھ سالوں سے ملازم ہوں اور میری آج تک کسی نے کوئی شکایت نہیں کی"۔ روشن نے سادہ سے لہجے میں کہا لیکن کرنل ڈیوڈ ریڈ ایگل کے نام پر اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک دیکھ چکا تھا۔

"کیوں راسٹن۔ کیا یہ درست کہہ رہا ہے جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کا فلسطینی تنظیم ریڈ ایگل سے تعلق ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مینجر راسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آج تک تو کبھی اس کی کوئی شکایت نہیں سنی جناب"۔ راسٹن نے جو کرنل ڈیوڈ کے اٹھ کر کھڑا ہونے پر خود بھی اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا

بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے جانتے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا جناب۔ آپ کرنل ڈیوڈ ہیں۔ جی پی فائیو کے سربراہ اور اسرائیل کے اصل حاکم"۔۔۔۔ روشن نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کیپٹن رینڈل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اب کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو گیا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"یہ روشن واقعی بے گناہ ہے۔ اس کے متعلق غلط خبر ملی ہے۔ اس لئے اسے جانے دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور دروازے کے سامنے سے ایک طرف ہٹ گیا۔

"اب تم جا سکتے ہو روشن"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو روشن نے مسرت بھرے انداز میں سلام کیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر وہ جیسے ہی دروازے تک پہنچا' اچانک کیپٹن رینڈل کا ہاتھ گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کا بھاری دستہ روشن کے سر کے عقبی حصے پر پوری قوت سے پڑا تو روشن چیختا ہوا سامنے بند دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ اسی لمحے رینڈل کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے بھاری بوٹ کی ٹو پوری قوت سے نیچے گر کر اٹھنے کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوشش کرتے ہوئے روشن کی کنپٹی پر پڑی تو روشن ایک دھماکے سے نیچے گرا اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ مینجر راسٹن ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ اس نے اس سارے عمل میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔

"راسٹن۔ یہاں تمہارے دفتر سے کوئی ایسا راستہ باہر جاتا ہے کہ ہم اس روشن کو اس راستے سے باہر لے جائیں اور کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے۔ کیونکہ اس کا تعلق واقعی ریڈ ایگل سے ہے اور اگر اس کی گرفتاری کی اطلاع یہاں اس کے ساتھیوں کو ہو گئی تو وہ اسے ہر قیمت پر گولی مار دیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ابھی میں تمہیں ریڈ ایگل کے ساتھ سازباز کرنے کا مجرم نہیں بنا رہا۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا اور تمہارے کلب کا کیا حشر ہو سکتا ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی مہربانی ہے سر۔ ایک راستہ موجود ہے سر۔ آیئے۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں سر"۔۔۔ راسٹن نے کرنل ڈیوڈ کی بات سن کر بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے اٹھا لو کیپٹن رینڈل"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے روشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل نے بے ہوش روشن کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ مینجر کے پیچھے چلتے ہوئے ایک خفیہ راستے سے گزر کر کلب کی عقبی سمت ایک ویران گلی میں پہنچ گئے۔

"اسے نیچے لٹاؤ اور جا کر کار یہاں لے آؤ"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور کاندھے پر لادے ہوئے بے ہوش روشن کو وہیں راستے کے فرش پر لٹا کر وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر گلی میں نکل گیا۔

"اور سنو راسٹن۔ تمہاری زبان بھی بند رہے گی اور تمہارے دفتر کے باہر جو دربان ہے اس کی زبان بھی بند کرا دینا۔ اگر مجھے اطلاع ملی کہ تمہاری یا تمہارے دربان کی وجہ سے ریڈ ایگل تک یہ اطلاع پہنچی ہے تو پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ تمہارا دربان"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں راسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں کرنل صاحب۔ آپ کے احکامات کی حرف بحرف تعمیل ہو گی"۔۔۔ راسٹن نے کہا۔

"میں تمہارے اور تمہارے دربان کے ساتھ اس لئے رعایت کر رہا ہوں کہ کلب میرے دوست لارڈ میکسن کا ہے۔ ورنہ تو اب تک تمہارا آدھے سے زیادہ کلب مٹی میں مل چکا ہوتا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب۔ آپ ہمیشہ ہم پر مہربان رہے ہیں جناب"۔ راسٹن نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ وہ واقعی مہربان رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد کار گلی میں پہنچ گئی۔ اور پھر کرنل ڈیوڈ کے حکم پر کیپٹن رینڈل نے بے ہوش

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

روشن کو اٹھا کر کار کی عقبی سیٹ اور فرنٹ سیٹ کے درمیانی حصے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے جبکہ ڈرائیور نے کار بیک کی اور سڑک پر لے جا کر اسے آگے بڑھا دیا۔

"پوائنٹ تھرٹی پر چلو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

"تمہاری اطلاع درست نکلی ہے رینڈل۔ میں نے اس روشن کی آنکھوں میں ریڈ ایگل کے نام پر ابھر آنے والی چمک دیکھ لی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ہر اطلاع کی انتہائی گہرائی میں جا کر چھان بین کرتا ہوں کرنل۔ پھر آپ تک اسے پہنچاتا ہوں تاکہ آپ تک پہنچنے والی کوئی اطلاع غلط ثابت نہ ہو۔ اس روشن کے بارے میں ہمیں شک اس طرح پڑا کہ اس روشن کو ہمارے مخبر نے ایک ایسی لڑکی کے ساتھ پراسرار انداز میں باتیں کرتے ہوئے دیکھا جس کا تعلق شاکر سرات کی ایک خفیہ تنظیم کے ساتھ رہا تھا۔ جب مجھے اطلاع ملی تو میں نے اس روشن کا فون ٹیپ کرایا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ روشن نے کسی نامعلوم کوڈ میں کسی سے بات کی ہے۔ یہ کوڈ ہم حل نہ کر سکے لیکن ہمارے ہیڈ کوارٹر کے ایک آدمی نے بتایا کہ یہ خصوصی کوڈ ریڈ ایگل استعمال کرتا ہے اور ہمارے ماہرین باوجود کوشش کے اسے حل نہیں کر سکے۔ اس پر یہ بات کنفرم ہو گئی کہ روشن کا تعلق بہرحال ریڈ ایگل سے ہے۔ چنانچہ اس کنفرمیشن کے بعد میں نے آپ کو اطلاع دی تاکہ آپ کی ہدایت کے مطابق اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے خود اس روشن کو کیوں پکڑا ہے اور کیوں اتنی رازداری برتی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بہتر جانتے ہیں کرنل"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ علی عمران نے تل ابیب میں ریڈ ایگل کی پناہ لی ہوئی ہے یہ اطلاع شاکر سرات کی ایک خفیہ تنظیم سے ڈارک آئی نے حاصل کی ہے لیکن وہ اسے آگے نہیں چلا سکے مگر اب اس روشن کے ذریعے ہم حتمی بات معلوم کر لیں گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان باہر آگیا۔

"پھاٹک کھولو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ باہر آنے والے نوجوان نے تیزی سے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر پھاٹک میں غائب ہو گیا چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ پورچ میں لے جا کر اس نے کار روکی تو کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل دونوں نیچے اترے اسی لمحے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پورچ میں موجود ایک نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر کرنل ڈیوڈ کو سیلوٹ کیا یہ پوائنٹ تھرٹی کا انچارج کیپٹن ڈیوس تھا۔

"کیپٹن ڈیوس۔ کار کی عقبی سیٹ کے سامنے ایک بے ہوش نوجوان پڑا ہوا ہے اسے اٹھا کر ٹارچنگ سیل میں لے جاؤ اور اسے کراس آرے میں جکڑ دو اور پھر مجھے اطلاع دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن ڈیوس سے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ کیپٹن رینڈل اس کے پیچھے تھا وہ دونوں راہداری کے آخر میں بنے ہوئے دفتر نما کمرے میں داخل ہوئے تو کرنل ڈیوڈ نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہو براؤن سے بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس سر۔ میجر براؤن بول رہا ہوں۔ آپ کا خادم"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد میجر براؤن کی آواز سنائی دی اس کا لہجہ اسی طرح انتہائی خوشامدانہ تھا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ان کی تلاش جاری ہے سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"کیا گٹروں میں جھانک کر تلاش کر رہے ہو انہیں۔ تم ہو ہی احمق آدمی۔ یہاں دفتر میں بیٹھ کر اسے کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے کہ وہ خود ہیڈ کوارٹر میں آ کر تمہیں بتا جائے گا۔ ناسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سر جی پی فائیو کے مخبر پورے تل ابیب میں انہیں تلاش کر رہے ہیں سر"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"ان ہیلی کاپٹروں کا پتہ چلا جن پر سوار ہو کر وہ یہاں آئے تھے"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ ابھی تک تو پتہ نہیں چل سکا سر۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر آکانہ شہر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے میں نے وہاں جی پی فائیو گروپ کو الرٹ کر دیا تھا لیکن ابھی تک وہاں سے کوئی رپورٹ نہیں آئی"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے رپورٹ لو۔ اور فوراً اس ہیلی کاپٹر کو برآمد کرو ہر صورت میں کرو اور سنو ان لوگوں کو ریڈ ایگل نے پناہ دے رکھی ہے اس لئے ریڈ ایگل کے مقامی گروپ کا پتہ چلاؤ کچھ کام کرو سمجھے۔ ورنہ۔۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر فقرہ مکمل کئے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ناسنس۔ قطعی احمق آدمی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر مودبانہ انداز میں کھڑے ہوئے کیپٹن رینڈل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیپٹن رینڈل نے کوئی جواب نہ دیا وہ اسی طرح خاموش کھڑا رہا اسی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن ڈیوس اندر داخل ہوا۔

"آیئے سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ہاں چلو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا کیپٹن ڈیوس اور کیپٹن رینڈل دونوں اس کے پیچھے کمرے سے باہر آگئے تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک وسیع و عریض کمرے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف انتہائی جدید ترین ٹارچنگ کے آلات نصب تھے وہاں چار پہلوان نما آدمی بھی موجود تھے اور اس ٹارچنگ روم کے انچارج تھے پوائنٹ تھرٹی بنایا ہی اسی لئے گیا تھا کہ یہاں جی پی فائیو کے مخالفوں پر ٹارچر کر کے ان سے راز اگلوائے جا سکیں اور یہ ٹارچرنگ روم جسے کرنل ڈیوڈ ٹرتھ روم کہا کرتا تھا پورے اسرائیل میں مشہور تھا اور کہا جاتا تھا کہ ٹرتھ روم میں جو ایک بار داخل ہوا وہ کبھی صحیح سلامت باہر نہیں آیا روشن کمرے کے ایک کونے میں فرش پر لوہے کے کنڈوں میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کی دونوں ٹانگیں آگے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اس کا جسم دیوار کے ساتھ راڈز سے فکس کر دیا گیا تھا جبکہ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اوپر ایک لمبے سے راڈ کے ساتھ ایک چھوٹا سا گول آرا لگا ہوا تھا جس کے ساتھ ایک بڑا سا ہینڈل دونوں طرف سے لگا ہوا تھا۔

"پہلے اسے ہوش میں لے آؤ اور کرسیاں یہاں رکھ دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو چاروں پہلوان نما آدمیوں نے جلدی سے تین کرسیاں

اٹھائیں اور اس آرے والے حصے کے قریب روشن کی طرف منہ کر کے رکھ دیں۔ ایک کرسی آگے کر کے رکھی گئی تھی جبکہ دو اس کی سائیڈوں میں لیکن ذرا پیچھے کر کے رکھی گئی تھیں آگے والی کرسی پر کرنل ڈیوڈ اور پچھلی کرسیوں پر کیپٹن رینڈل اور کیپٹن ڈیوس بیٹھ گئے۔ ایک پہلوان نما آدمی نے آگے بڑھ کر بے ہوش روشن کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر روشن چیخ مار کر ہوش میں آگیا تو وہ پہلوان نما آدمی پیچھے ہٹ گیا۔

"روشن۔ اچھی طرح دیکھ لو کہ تم جی پی فائیو کے ٹرتھ روم میں موجود ہو یہاں پہنچ کر تمہیں ہر حالت میں سچ بولنا پڑے گا اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو اس آرے کو دیکھ رہے ہو یہ تمہارے جسم کو تمہارے پیر کی انگلیوں سے کاٹنا شروع کرے گا اور گردن تک کاٹتا چلا جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز آواز میں کہا تو روشن نے گردن موڑی اور کرنل ڈیوڈ کی طرف دیکھنے لگا اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ج۔ ج۔ جناب میں تو بے قصور ہوں۔ میں نے تو جو سچ تھا وہ آپ کو بتا دیا تھا جناب"۔۔۔۔ روشن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہم جانتے ہیں کہ وہ سچ نہیں ہے ہمارے پاس حتمی ثبوت موجود ہیں کہ تمہارا تعلق ریڈ ایگل سے ہے تمہاری گفتگو کی ٹیپ ہمارے پاس موجود ہے وہ گفتگو جو تم نے ریڈ ایگل کے ساتھ کوڈ میں کی تھی اس کے علاوہ بھی بے شمار ثبوت ہیں اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو گے تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہ صرف تمہیں معاف کر دیا جائے گا بلکہ تمہیں جی پی فائیو میں ایک اہم خفیہ عہدہ بھی دیا جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ میرا واقعی کسی ریڈ ایگل سے کوئی تعلق نہیں ہے میں تو ایک غریب آدمی ہوں بال بچے دار ہوں"۔۔۔۔ روشن نے کہا۔

"دیکھو روشن۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ سچ بتا دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے سچ ہی کہا ہے جناب"۔۔۔۔ روشن نے جواب دیا۔

"کیپٹن ڈیوس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس روشن کے دائیں پیر کی تمام انگلیاں کاٹ دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا اور پھر اس نے ان پہلوانوں کو اشارہ کیا تو ان میں سے ایک تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک جھٹکے سے روشن کے دائیں پیر میں موجود جوتا اتار کر ایک طرف پھینکا اور پھر جراب بھی اتار دی۔

"میں سچ کہہ رہا جناب۔ مجھ پر ظلم نہ کریں میں بے قصور ہوں جناب"۔ روشن اس دوران مسلسل چیخ چیخ کر کہتا رہا لیکن کرنل ڈیوڈ سمیت کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ سب مکمل طور پر بہرے ہو چکے ہوں پھر ایک پہلوان نے آرے کے

ہینڈل کو پکڑا اور اس کے ساتھ لگا ہوا بٹن دبایا تو آرا سرر کی تیز آواز کے ساتھ انتہائی تیزی سے گھومنے لگا اس کے ساتھ ہی اس پہلوان نے آرے کو نیچے جھکانا شروع کر دیا آرا آہستہ آہستہ نیچے آتا چلا گیا۔

"اب بھی وقت ہے سچ بتا دو۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔ روشن نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آرا اس کے پیر کی انگلیوں کے قریب پہنچ گیا۔ روشن کا پورا جسم پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت کاٹو میری انگلیاں میں بتاتا ہوں"۔ اچانک روشن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ سے پہلوان کو روک دیا تو پہلوان نے آرے کو مزید نیچے کرنا روک دیا اب آرا روشن کی انگلیوں سے صرف ایک انچ اوپر گھوم رہا تھا۔

"بولو ورنہ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے روشن سے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میرا تعلق ریڈ ایگل سے ہے میں ریڈ ایگل کا ممبر ہوں"۔ روشن نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"ریڈ ایگل کے کس گروپ سے تمہار تعلق ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے فاتحانہ لہجے میں پوچھا۔

"ریڈ ہاک سے"۔۔۔۔ روشن نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کس گروپ نے پناہ دی ہوئی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"مجھے معلوم نہیں میں نہیں جانتا" ---- روشن نے کہا۔

"سوچ لو۔ آخری موقع دے رہا ہوں ابھی میرے اشارے پر تمہاری انگلیاں کٹ کر دور جاگریں گی اور تم ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ۔ وہ ریڈ ہاک کے صالح گروپ کی پناہ میں ہیں۔ صالح گروپ کی پناہ میں۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے" ---- روشن نے کہا۔

"تمہارا صالح گروپ سے تعلق نہیں ہے" ---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا تعلق ہاشمی گروپ سے ہے" ---- روشن نے جواب دیا۔

"صالح گروپ کے کسی آدمی کے بارے میں بتاؤ۔ اگر تم نے درست بتا دیا تو تمہیں معاف کر دیا جائے گا یہ میرا وعدہ ہے۔ کرنل ڈیوڈ کا وعدہ" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوگ ٹرانسپورٹ کمپنی لارسن روڈ کا مینجر عاطف صالح گروپ کا خاص آدمی ہے" ---- روشن نے جواب دیا۔

"کیپٹن ریندل" ---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن ریندل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل" ---- کیپٹن ریندل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جس طرح روشن کو یہاں لایا گیا ہے اس طرح میں اس عاطف کو

فوراً یہاں دیکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن خیال رکھنا کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس عاطف کو جی پی فائیو نے پکڑا ہے" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس کرنل" ---- کیپٹن ریندل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آرا بند کر کے اوپر کر دو اور اسے پانی پلاؤ۔ اگر اس کی اطلاع درست ثابت ہوئی تو نہ صرف اسے معاف کر دیا جائے گا بلکہ اسے انعام بھی دیا جائے گا" ---- کرنل ڈیوڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ---- کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ہم اس دوران تمہارے دفتر میں رہیں گے جب یہ عاطف آجائے تو مجھے اطلاع کر دینا" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دفتر میں میز کے پیچھے کرسی پر موجود تھا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات موجود تھے اسے یقین تھا کہ عاطف کے ہاتھ آتے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لے گا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رابنسن سپیکنگ" ---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں رابنسن" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر" ---- دوسری طرف سے بولنے والے کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"ڈومیری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"اس کا سراغ لگا لیا گیا ہے سر۔ ایک ریڈ فلیگ کلب ہے جس کی مالکہ کیتھی نامی ایک عورت ہے۔ ڈومیری اس کیتھی کے پاس موجود ہے"۔۔۔۔ رابنسن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے کارمن کو کی جانے والی اور کارمن سے آنے والی تمام کالز کو ٹیپ کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک کال ایسی مل گئی جس میں ڈومیری کا نام موجود تھا۔ اس کال کو چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ آواز کیتھی کی ہے اور کال ریڈ فلیگ کلب سے ہو رہی ہے۔ ڈومیری نے وہیں آنا تھا۔ چنانچہ میں نے ریڈ فلیگ کلب کی خفیہ نگرانی شروع کرا دی۔ اس کا فون بھی ٹیپ کرا دیا۔ پھر چھ افراد کا گروپ جس کا انچارج ڈیوک نامی ایک نوجوان ہے کارمن سے ریڈ فلیگ کلب میں پہنچا جبکہ کیتھی خود ایک ٹریولنگ ایجنسی کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر کلب میں آئی۔ اس کے ساتھ وہی عورت تھی جس کا حلیہ آپ نے بتایا تھا اور جس کا نام آپ نے ڈومیری بتایا تھا یہ سب ابھی تک کلب میں ہی موجود ہیں"۔۔۔۔ رابنسن نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے ابھی تک رپورٹ کیوں نہیں دی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر رپورٹ دے دی تھی جناب لیکن آپ ہیڈ کوارٹر موجود نہ تھے"۔۔۔۔ رابنسن نے جواب دیا۔

"اس کلب کی سخت ترین نگرانی کرتے رہو تاکہ اس ڈومیری اور کیتھی کی تمام سرگرمیاں ہماری نظروں میں رہ سکیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ رابنسن نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اس ڈومیری کو تو میں وہاں لے جا کر ماروں گا جہاں پانی بھی نہ ملے۔ نانسنس میرے مقابلے پر آ رہی ہے۔ احمق عورت"۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا۔

"کہو کیپٹن۔ مل گیا وہ عاطف"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

"یس کرنل۔ وہ اپنے ٹرانسپورٹ آفس میں پہنچا ہی تھا۔ کہ میں نے اسے بے ہوش کیا اور پھر آفس کے عقبی دروازے سے اسے لے جا کر باہر کھڑی ہوئی کار میں ڈالا اور یہاں لے آیا۔ مجھے اس کے آفس میں جاتے بھی کسی نے نہیں دیکھا اور باہر نکلتے ہوئے بھی"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا چاروں کار میں سوار تل ابیب کے اس حصے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں وہ پہاڑیاں تھیں جن کے نیچے لانگ برڈ کی لیبارٹری اور فیکٹری تھی۔ یہ چاروں مقامی میک اپ میں تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔

"صفدر کار کسی ریستوان کی طرف موڑ دو"۔۔۔۔ اچانک عقبی سیٹ پر موجود تنویر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگے کیونکہ اس اچانک تبدیلی کی انہیں بھی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ حالانکہ اپنی رہائش گاہ سے وہ یہ فیصلہ کر کے چلے تھے کہ اس حصے کے قریب جا کر وہ کسی مناسب جگہ پر کار چھوڑ دیں گے اور پھر عام سیاحوں کے انداز میں ادھر ادھر گھوم پھر کر وہ صورت حال کا جائزہ لیں گے لیکن ابھی وہ پہاڑیوں والا علاقہ کافی دور تھا کہ تنویر اچانک کار کو کسی ریستوران کی طرف موڑنے کا کہہ رہا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو"۔ تنویر نے اصرار کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کچھ آگے جا کر کار کو سائیڈ روڈ پر موڑ دیا اور پھر ایک ریستوران کی پارکنگ میں جا کر اس نے کار روک دی۔ لارڈ ریستوران تل ابیب کا بڑا مشہور ریستوران تھا اور صفدر چونکہ کئی بار یہاں آیا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر اسی ریستوران کا ہی انتخاب کیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چاروں لارڈ ریستوران کے ایک علیحدہ سپیشل کیبن میں موجود تھے۔ تنویر نے ویٹر کو کافی کا آرڈر دے دیا تھا اور اب وہ سب کافی کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا واقعی تمہارا اچانک کافی پینے کا موڈ بن گیا تھا"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"کافی سرو ہو جائے پھر بات کریں گے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ویسے تنویر کے چہرے پر موجود تاثرات سے وہ سمجھ گئے تھے کہ تنویر ذہنی طور پر کسی خاص فیصلے پر پہنچ گیا ہے اور اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد کافی سرو کر دی گئی تو تنویر نے اٹھ کر کیبن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ جولیا کافی پینے میں مصروف ہو گئی۔

"میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ریستوران میں بیٹھنے کی بات کی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ عمران فطرتاً اور عادتاً ہر کام کو بڑے وسیع دائرے میں لے جا کر کرنے کا عادی ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے اور پلاننگ بنانے اور اس طرح کے دوسرے کاموں میں زیادہ وقت ضائع کرتا ہے۔ یہ بات میں تسلیم کرتا ہوں کہ آخر کار وہ اپنے مشن میں بہرحال کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اس طرح بے شمار مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور وقت بھی ضائع ہوتا رہتا ہے۔ اب جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ شمالی پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کی فیکٹری اور لیبارٹری یا ان میں سے کوئی ایک چیز موجود ہے اور اسرائیل حکام کو بھی اس بات کا علم ہے کہ ہم یہاں اسی مشن کے لئے پہنچ چکے ہیں تو ظاہر ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ایک تو اس مشن کے گرد حفاظتی اقدامات سخت سے سخت ترین ہوتے چلے جائیں گے اور دوسرا ہمارے لئے خطرہ بڑھتا چلا جائے گا۔ یہ درست ہے کہ عمران نے ریڈ ایگل کی مدد سے یہاں ایک پناہ گاہ حاصل کر لی ہے لیکن ریڈ ایگل بہرحال ہمارے لئے نئی پارٹی ہے اور اس کے انچارج صالح کو دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ جذباتی ہیں جبکہ دوسری طرف جی پی فائیو اور وہ ڈومیری اور اس کا گروپ ہمارے خلاف مسلسل کام کر رہے ہیں اور ہمیں کسی بھی وقت گھیرا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں ہمیں مشن سے زیادہ اپنی جانیں بچانے کی فکر پڑ جائے گی جبکہ یہ لانگ برڈ کسی بھی وقت مکمل ہو کر پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو ہٹ کر سکتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بجائے اس ٹارگٹ کے بارے میں سروے کرنے کے اور وہاں کے حفاظتی انتظامات چیک کرنے کے ہم اس پر ریڈ کر دیں اور اس کا خاتمہ کر دیں اور اس کا خاتمہ کر کے ہی واپس جائیں۔ اس کے بعد اگر ہمیں گھیر لیا گیا تو کم از کم ہمیں یہ تو تسلی ہو گی کہ ہم نے پاکیشیا کی طرف بڑھتا ہوا خوفناک خطرہ ختم کر دیا"۔۔۔ تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے اسلحہ اور معلومات وغیرہ کہاں سے آئیں گی۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم مشین گنیں یا میزائل گنیں کاندھوں پر رکھ کر فلمی انداز میں وہاں پہنچ جائیں اور ایکشن شروع کر دیں۔ پتہ ہے اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہی کہ ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں گی اور کچھ بھی نہ ہو گا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ پہلی بات تو یہ سن لیں کہ جب پاکیشیا کے مستقبل اور اس کی سلامتی کی طرف خطرہ بڑھ رہا ہو تو ہمیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اگر ہماری سو بار زندگیاں ختم ہونے سے پاکیشیا کے کروڑوں افراد سلامت رہ سکتے ہیں تو یہ سودا برا نہیں ہے۔ رہی دوسری بات۔ تو اسلحہ یہاں سے مل سکتا ہے ہر قسم کا۔ اور اسلحہ کہاں سے ملتا ہے۔ یہ بات میں بھی جانتا ہوں اور صفدر اور کیپٹن شکیل بھی جانتے ہیں اور معلومات حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب حملہ ہو گا تو راستہ خود بخود بنتا چلا جائے گا۔ ہمت، حوصلہ اور جذبہ تینوں اپنا راستہ خود بناتے ہیں"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تنویر کی بات درست ہے مس جولیا۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ عمران صاحب یہاں پہنچ جانے کے باوجود ذہنی طور پر بیحد الجھے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں اور واقعی ہمارے گرد خطرات بڑھتے جا رہے ہیں کسی بھی لمحے ہم پر ریڈ ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں ظاہر ہے مشن ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے دوڑنا پڑے گا۔ اسلحہ بھی مل سکتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس لیبارٹری یا فیکٹری تک پہنچا کیسے جائے"۔۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا طریقہ میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"پہاڑیوں پر فوج کا پہرہ ہے۔ فوج کے کسی بڑے افسر کو پکڑو اور اس سے معلومات حاصل کرو اور آگے بڑھ جاؤ۔ کچھ نہ کچھ تو وہ بہرحال بتائے گا ہی سہی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے خصوصی ساخت کا اسلحہ چاہئے اور ایسا اسلحہ بیحد قیمتی ہوتا ہے اس کے لئے رقم کہاں سے آئے گی"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"رقم کی فکر نہ کریں۔ میری جیبوں میں دو ایسی چیک بکیں موجود ہیں جو انتہائی بھاری مالیت کے گارینٹڈ چیکوں سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ اتنی رقم ہے کہ ہم پوری فوج کے لئے اسلحہ خرید سکتے ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ رقم تمہارے پاس کہاں سے آئی"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب نے دی ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ ہمیں تل ابیب پہنچ کر انتہائی قیمتی اسلحہ خریدنا پڑے گا اس لئے انہوں نے اس کا انتظام پہلے سے کر لیا تھا۔ یہی تو اس شخص میں خوبی ہے کہ کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑتا"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے باوجود میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی۔ یہ سراسر خودکشی ہے۔ اندھا فیصلہ ہے۔ ہاں اگر کوئی ٹھوس لائحہ عمل ہو تو پھر بات دوسری ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اچھا آپ بتائیں کہ فوری طور پر کیا ٹھوس لائحہ عمل ہو سکتا ہے"۔ تنویر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ہمیں حتمی طور پر معلوم تو ہو جائے کہ لیبارٹری یا فیکٹری کا راستہ کہاں ہے اور اسے کس طرح کھولا یا تباہ کیا جا سکتا ہے اور اس لیبارٹری کے اندر کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں۔ جب تک یہ سب باتیں معلوم نہ ہوں۔ اس طرح کا اقدام سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ کافی کی چسکیاں بھی لیتے جا رہے تھے۔

"تم بھی اس عمران کی صحبت میں رہ کر اس کے رنگ میں رنگی جا چکی ہو۔ انہی باتوں سے بچنے کے لئے تو میں فوری ایکشن کی بات کر رہا ہوں اور تم پھر وہی لمبی پلاننگ کر رہی ہو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات عمران صاحب سے کرنی چاہئے اور اس پر زور دینا چاہئے کہ وہ تنویر کی بات مان لے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اپنی عادت اور فطرت سے باہر نہیں جائے گا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر تمہاری یہ بات تو اصولاً درست ہے کہ ہمیں جلد از جلد اس مشن کو مکمل کرنا چاہئے لیکن تم خود سوچو کہ ہم کیسے یہ کام کر سکتے ہیں یہ سٹیج ڈرامہ تو نہیں ہے کہ بس ہم بچوں کی طرح اسلحہ اٹھائے وہاں پہنچ جائیں۔ نہیں۔ ہمیں اس سلسلے میں ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو پھر ایک کام کرو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"کون سا"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر ہم مارکیٹ سے خرید لیتے ہیں اور اسے ان پہاڑیوں میں لے جا کر فٹ کر دیتے ہیں اس کے بعد پہلے اسے فائر کر دیں گے ان سے پہاڑیاں اس طرح پھٹ جائیں گی جیسے خفیہ آتش فشاں پھٹتا ہے اس طرح اور کچھ ہو نہ ہو کم از کم اس لیبارٹری یا فیکٹری کا راستہ یا اس کا محل وقوع تو سامنے آجائے گا اس کے بعد مزید کارروائی کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات واقعی قابل عمل ہے لیکن کیا یہاں سے ایسا ڈائنامنٹ وائرلیس چارجر مل جائے گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ بات تو تم مجھ پر چھوڑ دو۔ اسے حاصل کرنا میرا کام ہے تم بس حامی بھرو۔ پھر دیکھو میں کیا کرتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ ڈائنامیٹ وہاں نصب کیسے ہو گا تم کیسے جا کر اسے نصب کرو گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں وہاں موجود کسی بھی فوجی کو ہلاک کر کے اس کی یونیفارم پہن لوں گا اور پھر آگے بڑھ جاؤں گا یہ میرا کام ہے تم اسے مجھ پر چھوڑ دو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"او کے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر میں اس کی حمایت کرتی ہوں اس سے اور کچھ ہو نہ ہو کم از کم یہ لیبارٹری یا فیکٹری تو سامنے آہی جائے گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو تنویر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ گڈ۔ اب دیکھنا کس طرح کام ہوتا ہے اور جب ہم کام مکمل کر کے واپس جائیں گے تو پھر دیکھنا عمران کا منہ کیسے لٹکتا ہے"۔ تنویر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

چند لمحوں بعد وہ سب ایک بار پھر کار میں بیٹھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن اب ان کا رخ شمالی پہاڑیوں کی بجائے اس طرف تھا جہاں ایسے اسلحے کی بڑی مارکیٹ تھی۔

"میرا خیال ہے کہ تنویر اور صفدر دونوں جا کر اسلحہ خریدیں جبکہ میں اور کیپٹن شکیل اس دوران وہاں حالات کا جائزہ اس صورت میں لیں کہ تنویر اور صفدر کی واپسی تک ڈائنامیٹ نصب کرنے کا کوئی پلان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بن سکے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں تم ایسا کرو صفدر کہ مجھے اور جولیا کو یہیں اتار دو یہاں سے ہم ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے جائیں گے۔ ہاں کوئی ایسا پوائنٹ طے کر لو جہاں تم پہنچو گے اور ہم بھی سروے کر کے واپس اس جگہ پہنچ جائیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان شمالی پہاڑیوں کے تقریباً آغاز میں ہی ایک فال ہے جسے جیوش فال کہتے ہیں وہاں خوبصورت پارک بھی ہے ریستوران بھی اور ہوٹل بھی۔ وہاں ہر وقت عورتوں اور مردوں کا ہجوم رہتا ہے اور جوڑے اکثر ان ویران پہاڑیوں کی طرف بھی نکل جاتے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے واپس اس پارک میں ملنا ہے ہم وہاں موجود ہوں گے اور اگر نہ بھی ہوں تو انتظار کر لینا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو ایک سائیڈ پر کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار کو سائیڈ پر لے جا کر روک دیا تو فرنٹ سیٹ سے جولیا اور عقبی سیٹ سے کیپٹن شکیل نیچے اتر آئے جبکہ تنویر عقبی سیٹ سے اتر کر صفدر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے کار تیزی سے آگے بڑھ گئی جولیا اور کیپٹن شکیل کچھ فاصلے پر بنے ہوئے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں شاہراہوں کی سائیڈوں میں باقاعدہ ٹیکسی سٹینڈ بنے ہوئے تھے جہاں اگر ٹیکسی نہ موجود ہو تو وہاں موجود آپریٹر فون کر کے ٹیکسی منگوا سکتا تھا

ورنہ عام حالات میں وہاں ایک نہ ایک ٹیکسی بہرحال موجود رہتی تھی لیکن جس وقت کیپٹن شکیل اور جولیا وہاں پہنچے تو وہاں کوئی ٹیکسی موجود نہ تھی۔

"ہمیں ٹیکسی چاہئے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے وہاں موجود آپریٹر سے کہا۔

"کہاں کے لئے جناب"۔۔۔۔ آپریٹر نے کاروباری انداز میں پوچھا۔

"فال ہلز پارک کے لئے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یس سر۔ ابھی آجاتی ہے ٹیکسی"۔۔۔۔ آپریٹر نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کئے اور اس نے اپنا اڈہ بتا کر اس نے یہ بتا دیا کہ مسافروں کو کہاں کے لئے ٹیکسی چاہئے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد ایک خالی ٹیکسی وہاں پہنچ گئی۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے ٹیکسی ڈرائیور ایک مقامی عرب تھا اور نوجوان آدمی تھا۔

"آج کل فال ہلز پارک کی رونقیں آدھی بھی نہیں رہیں۔ ورنہ تو وہاں اس قدر رش رہتا تھا کہ آدمی کو اپنی آنکھوں پر بھی یقین نہ آتا تھا"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کار آگے بڑھاتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

"کیوں۔ کیا ہو گیا ہے وہاں۔ کیا کوئی جن بھوت وہاں پہنچ گئے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید باہر سے تشریف لائے ہیں"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہاں ہم قبرص سے آئے ہیں اور سیاح ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"جناب۔ اس فال ہلز پارک کے ساتھ پہاڑیوں کا سلسلہ ہے اور آج کل وہاں چپے چپے پر فوج موجود رہتی ہے اور یہاں کے لوگ موت سے اس قدر نہیں ڈرتے جس قدر فوج سے ڈرتے ہیں اس لئے لوگ وہاں کا رخ کرنے سے ہی کتراتے ہیں"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔ وہ کوئی باتونی نوجوان تھا اس لئے مسلسل بولے چلا جا رہا تھا۔

"لیکن فوجی تو پہاڑیوں پر ہوتے ہوں گے ان کا پارک سے کیا تعلق"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب کیا بتاؤں جناب۔ بس کچھ نہ پوچھئے میں اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ اپنی ساتھی کا خیال رکھیں یہاں کے فوجی اخلاقی طور پر انتہائی پست ہیں بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں لیکن افسر تو ایسے نہیں ہوں گے کیونکہ ایسے کام تو عام سپاہی کرتے ہیں ان کے افسر انہیں روکتے نہیں ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی تو رونا ہے جناب کہ یہ کام سپاہی نہیں بلکہ خود افسر کرتے ہیں انہوں نے پہاڑیوں کے اندر ایسی ایسی خفیہ جگہیں بنائی ہوئی ہیں کہ وہاں سے کسی کی لاش بھی دستیاب نہیں ہوتی"۔۔۔ ڈرائیور نے

کہا۔

"تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمیں الرٹ کر دیا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ویسے وہاں کا انچارج کرنل جیکب بہت اچھا آدمی ہے اس نے پارک میں ہی اپنا آفس بنایا ہوا ہے اور اس کے آدمی وہاں گھومتے رہتے ہیں تاکہ ایسی کوئی واردات نہ ہو جب سے یہ انتظام ہوا ہے تب سے کچھ معاملات سنبھل گئے ہیں البتہ اب بھی کچھ جوڑے پہاڑیوں کی طرف چلے جاتے ہیں اور پھر واردات ہو جاتی ہے"۔۔۔ ڈرائیور نے کہا۔

"کیا اس کرنل جیکب سے ملاقات ہو سکتی ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں نہیں جناب۔ وہیں پارک میں ہی اس کا دفتر ہے اس پر فوجی جھنڈا لہراتا رہتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ ان معاملات میں نہ ہی پڑیں"۔۔۔ ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک موڑ کاٹا اور پھر وہ پارک کے باہر بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گیا۔

"اگر آپ کا پروگرام تھوڑی دیر رکنے کا ہو تو میں بغیر کسی چارج کے ویٹ کر سکتا ہوں"۔۔۔ ڈرائیور نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا شکریہ۔ ہم نے یہاں روز روز تو نہیں آنا اس لئے ہمارا یہاں کافی وقت گزارنے کا ارادہ ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے نیچے اتر کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ دیا اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ساتھ ہی ایک نوٹ ٹپ کے طور پر دے دیا۔ ڈرائیور نے سلام کیا اور ٹیکسی واپس لے جانے لگا تو جولیا اور کیپٹن شکیل پارک کی طرف بڑھ گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ پہاڑیوں میں جانے کا سکوپ بن سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہم اس کرنل جیکب سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں وہ وہاں کا انچارج ہے تو اسے لازماً وہاں کے تمام راستوں کا بھی علم ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس سے معلومات کیسے حاصل ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں ایک عمران والی اور دوسری تنویر والی"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے واقعی خوبصورت بات کی ہے جب ہم تنویر کے لائحہ عمل پر کام کر رہے ہیں تو پھر ہمیں ترکیب بھی تنویر والی ہی استعمال کرنی چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پارک میں داخل ہو گئے۔ پارک واقعی بیحد وسیع اور خوبصورت تھا وہاں ہر طرف انتہائی خوبصورت پھول ہی پھول نظر آ رہے تھے سامنے پہاڑی کے ساتھ کافی بلندی سے ایک قدرتی آبشار بھی گر رہی تھی وہاں ریستوران بھی تھا اور ہوٹل بھی۔ اس کے علاوہ ایک کونے میں ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی عمارت بھی تھی جس پر اسرائیل کا مخصوص

فوجی جھنڈا لہرا رہا تھا عمارت کے سامنے دو باوردی فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے جبکہ فوجی رنگ کی ایک جیپ بھی عمارت کے سامنے موجود تھی جس پر فلیگ لگا ہوا تھا۔

"آؤ پہلے اس کرنل جیکب سے مل لیں ہو سکتا ہے کہ کوئی نئی بات سامنے آجائے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس جھنڈے والی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔

"کرنل صاحب اندر موجود ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل کے بولنے سے پہلے جولیا نے وہاں پہرے پر موجود ایک فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس۔ موجود ہیں"۔۔۔۔ فوجی نے جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"انہیں اطلاع دو کہ فن لینڈ کی لیڈی مارتھا اپنے سیکرٹری کے ساتھ باہر موجود ہے اور ان سے ملاقات چاہتی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"فن لینڈ کی لیڈی مارتھا۔ مگر"۔۔۔۔ فوجی سپاہی نے حیرت بھرے انداز میں جولیا کی بات دوہراتے ہوئے کہا شاید اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آرہی تھی کہ کرنل صاحب کا فن لینڈ کی لیڈی مارتھا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے یا فن لینڈ کی لیڈی کرنل سے کیوں ملنا چاہتی ہے۔

"جلدی اطلاع دو۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہم بھی فن لینڈ کی فوج کا ایک حصہ ہیں اور کرنل جیکب ہمارے ساتھ ٹریننگ حاصل کرتے رہے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوہ اچھا لیڈی صاحبہ۔ ادھر آجائیں ویٹنگ روم میں تشریف رکھیئے میں اطلاع دیتا ہوں"---- جولیا کی بات سنتے ہی سپاہی کا لہجہ اور انداز یکلخت بدل گیا اور پھر دونوں کو ایک چھوٹے سے لیکن خاصے قیمتی فرنیچر سے مزین ویٹنگ روم میں پہنچا دیا گیا تھوڑی دیر بعد وہی سپاہی واپس آگیا۔

"آیئے لیڈی صاحبہ"---- سپاہی نے کہا تو وہ دونوں اٹھے اور سپاہی انہیں ساتھ لئے اندرونی حصے میں ایک کمرے میں پہنچ گیا یہ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اور کاندھوں پر موجود سٹار بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور چہرے پر شیطنیت جیسے ثبت نظر آرہی تھی۔ آنکھوں میں بھی شیطانی چمک تھی۔ وہ اپنی شکل و صورت سے ہی کوئی غنڈہ اور بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں اسے دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور نے تو انہیں بتایا تھا کہ کرنل جیکب انتہائی نیک نیت اور شریف آدمی ہے جبکہ سامنے بیٹھا ہوا آدمی مجسم شیطان نظر آرہا تھا لیکن دوسرے لمحے جب میز پر پڑی ہوئی نیم پلیٹ پر ان کی نظریں پڑی تو ساری بات خود بخود ان کی سمجھ میں آگئی اس لکڑی کی پلیٹ پر جیکب کی بجائے کرنل کلارک لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا اور وہ سمجھ گئے کہ کرنل جیکب جو کہ یقیناً شریف اور نیک نیت آدمی ہوگا تبدیل ہوگیا ہے یا کر دیا گیا ہے اور اس کی

جگہ اس شیطان شکل والے کرنل کلارک نے لے لی ہے جولیا اور کیپٹن شکیل کے اندر داخل ہوتے ہی کرنل کلارک اٹھ کر کھڑا ہوگیا تو اس کی نظریں جولیا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور آنکھوں میں موجود شیطانی چمک کچھ اور بڑھ گئی تھی۔

"خوش آمدید لیڈی مارتھا۔ میرا نام کرنل کلارک ہے لیکن مجھے تو سپاہی نے بتایا ہے کہ آپ میرے ساتھ ٹریننگ حاصل کرتی رہی ہیں حالانکہ میں کبھی فن لینڈ نہیں گیا میں نے بہرحال اس لئے ملاقات کی اجازت دے دی ہے کہ آپ لیڈی ہیں"---- کرنل کلارک نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل۔ لیکن مجھے معلوم ہوا تھا کہ یہاں کے انچارج کرنل جیکب ہیں لیکن یہاں تو آپ ہیں۔ اوہ ویری سوری میرے ہاتھ میں الرجی ہے اس لئے میں مصافحہ نہیں کر سکتی"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل کلارک نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ کرنل جیکب واقعی یہاں کا انچارج تھا لیکن اس کا کل ہیڈکوارٹر ٹرانسفر ہوگیا ہے اور اب میں یہاں کا انچارج ہوں۔ بہرحال تشریف رکھیئے آپ جیسی خوبصورت اور حسین لیڈی کی صحبت ہمارے لئے اعزاز ہے"---- کرنل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل کلارک۔ ویسے میں آپ کو دیکھ کر حیران ہو رہی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوں کہ آپ جیسے وجیہہ اور شاندار افسر بھی اسرائیل فوج میں ہوتے ہیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اس کی آواز اور لہجے میں ایسا لوچ تھا کہ کرنل کلارک کا چہرہ یکلخت گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ مس مارتھا۔ آئی ایم سوری لیڈی مارتھا"۔ کرنل کلارک نے میز سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے خالی مارتھا بھی کہہ سکتے ہیں کرنل کلارک۔ آپ کی وجاہت اور شخصیت نے ہمیں واقعی بیحد متاثر کیا ہے۔ آپ جیسا شاندار آدمی میں نے بہت کم دیکھا ہے"—— جولیا نے اور زیادہ لوچدار لہجے میں کہا تو کرنل کلارک کا سینہ اور زیادہ پھول گیا۔

"شکریہ مس مارتھا۔ آپ بھی تو حسن کا شاہکار ہیں آیئے ادھر سپیشل روم ہے وہاں بیٹھتے ہیں آپ کا سیکرٹری یہاں بیٹھے گا"۔ کرنل کلارک نے ریشہ خطمی ہوتے ہوئے کہا اور دیوار میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ کرنل کلارک"—— جولیا نے کہا تو کرنل کلارک رک کر اس کی طرف مڑ گیا۔

"جی"—— کرنل کلارک نے کہا۔

"آپ تو بیحد مصروف آدمی ہیں اس لئے آپ یہاں تو زیادہ وقت نہ دے سکیں گے اس لئے کیا کسی ہوٹل میں ملاقات نہیں ہو سکتی"۔ جولیا نے کہا۔

"کیوں نہیں مس مارتھا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں یہاں کا انچارج ہوں۔ میری اجازت کے بغیر چڑیا بھی یہاں پر نہیں مار سکتی۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو پہاڑیوں پر واقع اپنے آفس میں لے جا سکتا ہوں۔ وہاں تو ظاہر ہے کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں ہو سکتی"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"وہاں بھی چلیں گے کرنل کلارک لیکن رات کو۔ فی الحال تو میرا خیال ہے کہ یہیں بیٹھ کر ہی کچھ پی پلا لیا جائے۔ آپ کسی کو کہہ دیں کہ آپ کو ڈسٹرب نہ کرے اور ہاں میرا سیکرٹری یہاں اکیلا بیٹھا بیٹھا بور ہو جائے گا اس لئے آپ باہر موجود اپنے سپاہیوں سے کہہ دیں کہ اگر میرا سیکرٹری بور ہو کر باہر جانا چاہے یا واپس جانا چاہے تو وہ اسے نہ روکیں"—— جولیا نے کہا تو کرنل کلارک سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

"سنو۔ اب جب تک میں نہ کہوں۔ کوئی میرے آفس میں نہ آئے اور تمام فون اور ملاقاتیں منسوخ کر دو سمجھے"—— کرنل کلارک نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس کرنل"—— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"باہر موجود سیکورٹی آفیسر کو بھیجو"—— کرنل کلارک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا سیکرٹری تو بڑا خاموش طبع آدمی ہے۔ ویسے شخصیت تو اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی بھی شاندار ہے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے شخصیتیں ہی تو پسند ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل کلارک نے اثبات میں سرہلا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک کیپٹن اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل کو باقاعدہ سیلوٹ مارا۔

"کیپٹن کرک۔ یہ صاحب لیڈی صاحبہ کے سیکرٹری ہیں۔ ہم نے لیڈی صاحبہ سے اہم سرکاری مذاکرات کرنے ہیں۔ اس لئے ہم سپیشل روم میں رہیں گے۔ سیکرٹری صاحب ظاہر ہے یہاں اکیلے بیٹھے بور بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سب کو کہہ دو کہ ان کی آمدورفت میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے درشت لہجے میں کیپٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن کرک نے ایک بار پھر سیلوٹ مارتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے دفتر سے باہر نکل گیا۔

"یس مس مارتھا۔ آیئے آپ"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا اور جولیا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا تو کیپٹن شکیل نے آہستہ سے سرہلا دیا تو جولیا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی جدھر کرنل کلارک جا رہا تھا۔ یہ بھی کافی بڑا کمرہ تھا اور اسے واقعی انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہاں ایک کونے میں ایک بیڈ بھی موجود تھا اور ایک طرف میز اور کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ دیوار کے ساتھ ایک بڑا سا ریک تھا جس میں انتہائی قیمتی شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔

"بیٹھو مارتھا"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور خود وہ ریک کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے اس کے مڑتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پرس کو کھولا اور اس میں موجود ایک شیشی نکال کر انگوٹھے کی مدد سے اس کا ڈھکن کھولا تو اس میں موجود دو سفید رنگ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں اس کی ہتھیلی پر آ گئیں۔ جولیا نے بڑے ماہرانہ انداز میں شیشی کا ڈھکن انگوٹھے کی مدد سے ہی بند کیا اور شیشی پرس میں ڈال کر پرس بند کر لیا۔ اس سارے کام میں اس نے اس قدر پھرتی دکھائی تھی کہ جب تک کرنل کلارک شراب کی بوتل اور ریک کے نچلے خانے میں موجود جام اٹھا کر مڑتا، جولیا پرس بند کر چکی تھی۔

"یہ اٹلی کی بہترین شراب ہے مارتھا۔ یقیناً تمہیں یہ پسند آئے گی"۔ کرنل کلارک نے میز کے قریب آ کر کہا اور پھر بوتل اور دونوں جام اس نے میز پر رکھے اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں تو حیران ہوں کرنل کلارک کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ میری پسندیدہ شراب ہے البتہ اس شراب کا اثر مجھ پر انتہائی شدید ہوتا ہے لیکن ہوتا ذرا دیر سے ہے تقریباً آدھے گھنٹے بعد۔ اور جب اثر ہوتا ہے تو پھر میرا جی چاہتا ہے کہ تم جیسی شاندار شخصیت کے ساتھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں ہمیشہ بیٹھی باتیں کرتی رہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کرنل کلارک کی آنکھوں میں چمک اور تیز ہو گئی۔

"یہ ہے ہی ایسی شراب مارتھا کہ انسان کو زندگی میں ہی جنت کی سیر کرا دیتی ہے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"ارے کہیں تم اسے پی کر آؤٹ تو نہیں ہو جاتے۔ خیال رکھنا۔ مجھے شراب پی کر آؤٹ ہونے والے افراد قطعی پسند نہیں آتے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں مارتھا۔ تھوڑا سا سرور تو بہرحال آ ہی جاتا ہے لیکن بہرحال میں خیال رکھوں گا"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بوتل کھول کر اس نے دونوں جام آدھے آدھے بھرے اور بوتل رکھ دی۔ جولیا نے وہی ہاتھ آگے بڑھایا جس ہتھیلی میں دونوں چھوٹی چھوٹی گولیاں موجود تھیں۔ ایک لمحے کے لئے اس کا ہاتھ جام پر آیا اور پھر اس نے ہاتھ کو موڑ کر جام اٹھایا۔ گولیاں سرخ رنگ کی اس شراب میں جا کر غائب ہو چکی تھیں۔ پھر ان دونوں نے جام ٹکرائے اور کرنل کلارک نے یکلخت جام منہ سے لگا لیا اور ایک ہی جھٹکے میں اس نے اسے اپنے حلق میں انڈیل لیا جبکہ جولیا نے جام کے کنارے سے منہ لگایا اور پھر جام واپس میز پر رکھ دیا۔

"اوہ۔ بڑی سست رفتاری سے شراب پی رہی ہو تم۔ ٹھیک ہے۔ نفیس عورت کو نفاست سے ہی سب کام کرنے چاہئیں"۔۔۔۔ کرنل

کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا اس کا لہجہ اور انداز بڑا بے تکلفانہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"تم وہاں پہاڑیوں پر بور تو ہوتے ہو گے۔ کیا ہے ان پہاڑیوں میں۔ کیا سونے اور چاندی کی کانیں ہیں وہاں"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں ہے۔ بس حکومت کے چونچلے ہیں"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے دوبارہ اپنا جام بھرتے ہوئے منہ بنا کر کہا اور پھر اس نے دوسرا جام بھی اسی طرح اٹھا کر اپنے حلق میں انڈیل لیا۔

"تم شاید بوتل سے شراب پینے کے عادی ہو اور یقیناً میری وجہ سے جام سے پی رہے ہو۔ اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم بوتل سے منہ لگا سکتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی ہو۔ میں واقعی بوتل سے ہی شراب پینے کا عادی ہوں"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا اور پھر اس نے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ جولیا نے ایک بار پھر جام اٹھایا اور اسے منہ سے لگا کر اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ تم پی نہیں رہی ہو"۔۔۔۔ کلارک نے چونک کر کہا۔

"فی الحال میں تمہیں پیتا دیکھ رہی ہوں۔ یہ بتاؤ کہ ان پہاڑیوں پر کتنی فوج ہے اور تم یہاں کیوں ہو۔ پہاڑیوں پر کیوں نہیں"۔ جولیا نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کیا پوچھتی ہو ڈیئر مارتھا۔ چھوڑو ان فضول باتوں کو۔ یہ احمقانہ سرکاری کام ہیں۔ ان پہاڑیوں کے نیچے کچھ بھی نہیں ہے۔ عام سی پہاڑیاں ہیں۔ لیکن کچھ دشمن ایجنٹ یہاں آئے ہیں۔ انہیں دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ ان پہاڑیوں کے نیچے لیبارٹری ہے تاکہ وہ یہاں آئیں اور مارے جائیں۔ یہ ٹریپ ہے ٹریپ۔ اب اٹھو اور چلو ادھر بستر پر بیٹھتے ہیں"۔ کلارک نے مخمور سے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں نشہ ہو گیا ہے اور تم اس طرح بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ میں کیسے مان لوں کہ پہاڑیوں کے نیچے کچھ بھی نہیں اور یہاں فوج کا اتنا بڑا اجتماع کیوں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں پوری طرح ہوش میں ہوں۔ یہ بات درست ہے لیکن ٹاپ سیکرٹ ہے۔ بس میں نے تمہیں بتا دیا ہے لیکن تم کسی کو نہ بتانا"۔۔۔۔ کلارک نے آگے بڑھ کر جولیا کا بازو پکڑا اور اسے بستر کی طرف لے جانے لگا۔

"کھاؤ میری قسم کہ تم سچ کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تمہارے سر کی قسم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔ کلارک اب کھل کر بے تکلفی پر اتر آیا تھا۔

"او کے۔ میرا بازو چھوڑو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کلارک نے بازو چھوڑ دیا تو جولیا ایک قدم پیچھے ہٹی اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار پوری قوت سے کرنل کلارک کی گردن پر پڑی تو کرنل کلارک چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور اس کے جوتے کی ٹو کرنل کلارک کی کنپٹی پر پڑی اور پھر تو جیسے جولیا کے جسم میں پارہ سا بھر گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل کلارک فرش پر بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ جولیا نے جھک کر اس کی نبض پکڑی اور پھر اس نے سر ہلا دیا۔ اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ اب جلدی ہوش میں نہیں آ سکتا۔ پھر جولیا تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ باہر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا مس جولیا۔ اندر سے چیخنے کی آوازیں آ رہی تھیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے۔ لیکن اس نے ایک عجیب بات بتائی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"عجیب بات۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا تو جولیا نے اسے ٹریپ کے بارے میں بتا دیا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہوگا۔ جان بوجھ کر ایسا کہہ رہا ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اس کے آفس کی مکمل تلاشی لو۔ کوئی نہ کوئی اشارہ اس سلسلے میں مل جائے گا۔ میں اس سپیشل روم کی تلاشی لیتی ہوں"۔ جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے اس کمرے میں موجود الماریاں کھول کر انہیں چیک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرنا شروع کر دیا۔

"مس جولیا۔ یہ ایک فائل ملی ہے"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اس میں"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس میں ملٹری ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ آرڈر موجود ہے کہ پہاڑیوں پر اس انداز میں فوج کو رکھا جائے کہ دیکھنے والا یہ محسوس کرے کہ ان پہاڑیوں پر کسی انتہائی اہم پراجیکٹ کی حفاظت کی جا رہی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور فائل جولیا کی طرف بڑھا دی۔ جولیا نے جلدی سے فائل کھولی اور اس میں موجود ٹائپ شدہ دو کاغذ پڑھنے لگ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ احمق کرنل کلارک درست کہہ رہا تھا۔ یہ واقعی ٹریپ ہے۔ چلو اب یہاں سے نکل چلیں جلدی کرو۔ یہ فائل اپنے کوٹ کے اندر رکھ لو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور فائل کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دی۔

"اس کرنل کلارک کا کیا کرنا ہے۔ اسے ہلاک نہ کر دیا جائے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ نشے میں آؤٹ ہے۔ اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو گا کہ اس نے مجھے کیا بتایا ہے لیکن اگر اسے ہلاک کر دیا گیا تو پھر حکومت چونک پڑے گی۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ سمجھ جائیں کہ ان کے ٹریپ کا راز کھل گیا ہے جبکہ اب وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے"۔ جولیا نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ بھی علی عمران صاحب کی طرح انتہائی گہری بات سوچتی ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ بھی مانتی تھی کہ کیپٹن شکیل ذہانت میں کسی سے کم نہیں ہے اور عمران بھی اس کی ذہانت کا قائل ہے۔ اس لئے کیپٹن شکیل کی طرف سے اس کی ذہانت کا اعتراف اس کے لئے مسرت کا باعث تھا۔

"کرنل صاحب آرام کر رہے ہیں۔ ان کا حکم ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔۔۔۔ جولیا نے باہر موجود سپاہیوں سے کہا اور سپاہیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں پارک میں موجود افراد میں شامل ہو گئے۔ ان کی نظریں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں اور صفدر اور تنویر کو تلاش کر رہی تھیں۔ شاید انہیں یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر کرنل کلارک کو ہوش آ گیا تو لازماً انہیں تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔

"وہ دونوں باہر موجود نہیں ہیں۔ آؤ باہر پارکنگ میں چلیں۔ وہاں ان کا انتظار کرنا یہاں کی نسبت زیادہ مناسب رہے گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں جیسے ہی پارکنگ میں پہنچے انہوں نے صفدر اور تنویر کی کار کو مڑ کر پارکنگ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ جولیا نے ہاتھ ہلایا تو کار ان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ جولیا نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مخاطب ہو کر کہا۔

"کام ہو گیا ہے۔ میں ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر لے آیا ہوں"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ہمیں فوراً واپس جانا ہے"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی جبکہ کیپٹن شکیل دوسری طرف سے عقبی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

"کیا مطلب۔ ہم نے بڑی مشکل سے ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر حاصل کیا ہے۔ انتہائی خطیر رقم دے کر اور تم کہہ رہی ہو کہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ تنویر کے لہجے میں ہلکا سا غصہ ابھر آیا تھا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ چلو صفدر کار واپس لے چلو۔ اور اسی ریستوران میں چلو جہاں ہم نے میٹنگ کی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے اس بار فیصلے لہجے میں کہا اور صفدر نے کار سٹارٹ کی اور اسے پارکنگ کے دوسرے دروازے سے نکال کر سڑک پر لے آیا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت تھی لیکن وہ خاموش تھا جبکہ تنویر کا چہرہ اچھا خاصا بگڑا ہوا نظر آرہا تھا اور کچھ دیر بعد وہ پھر ریستوران پہنچ گئے۔

"اب چلو اسی کیبن میں"۔ جولیا نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو سب نیچے اتر آئے۔ صفدر نے کار کو لاک کیا اور پھر خاص طور پر اس کی ڈگی کو چیک کیا کہ پوری طرح بند ہے یا نہیں۔ کیونکہ ڈگی میں

انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ چارجر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اسی کیبن میں موجود تھے لیکن اس بار ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر جولیا نے دیا۔ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"آخر کیا ہوا ہے مس جولیا۔ کچھ بتائیں گی بھی تو سہی"۔ صفدر نے اچانک کہا۔

"ابھی نہیں۔ کافی آلینے دو"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ شاید تنویر سے بدلہ لے رہی ہیں۔ اسی کیبن میں ہونے والی میٹنگ میں تنویر نے بھی آپ کو یہی جواب دیا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تنویر کی وجہ سے ہم ایک خوفناک ٹریپ سے بچ نکلے ہیں۔ ورنہ شاید ہم سب اس بار مفت میں مارے جاتے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کافی کے برتن لا کر میز پر رکھ دیئے اور واپس چلا گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ دروازہ بند کردو"۔۔۔۔ جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے جا کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ پھر وہ واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے کافی تیار کی اور ایک ایک پیالی اپنے ساتھ ساتھ سب ساتھیوں کے بھی سامنے رکھ دی۔

"ان پہاڑیوں کے نیچے نہ ہی کوئی لیبارٹری ہے اور نہ کوئی فیکٹری۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مخاطب ہو کر کہا۔

"کام ہو گیا ہے۔ میں ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر لے آیا ہوں"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ہمیں فوراً واپس جانا ہے"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی جبکہ کیپٹن شکیل دوسری طرف سے عقبی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

"کیا مطلب۔ ہم نے بڑی مشکل سے ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر حاصل کیا ہے۔ انتہائی خطیر رقم دے کر اور تم کہہ رہی ہو کہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ تنویر کے لہجے میں ہلکا سا غصہ ابھر آیا تھا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ چلو صفدر کار واپس لے چلو۔ اور اسی ریستوران میں چلو جہاں ہم نے میٹنگ کی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور صفدر نے کار سٹارٹ کی اور اسے پارکنگ کے دوسرے دروازے سے نکال کر سڑک پر لے آیا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت تھی لیکن وہ خاموش تھا جبکہ تنویر کا چہرہ اچھا خاصا بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا اور کچھ دیر بعد وہ پھر ریستوران پہنچ گئے۔

"اب چلو اسی کیبن میں"۔ جولیا نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو سب نیچے اتر آئے۔ صفدر نے کار کو لاک کیا اور پھر خاص طور پر اس کی ڈگی کو چیک کیا کہ پوری طرح بند ہے یا نہیں۔ کیونکہ ڈگی میں

انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ چارجر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اسی کیبن میں موجود تھے لیکن اس بار ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر جولیا نے دیا۔ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"آخر کیا ہوا ہے مس جولیا۔ کچھ بتائیں گی بھی تو سہی"۔ صفدر نے اچانک کہا۔

"ابھی نہیں۔ کافی آلینے دو"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ شاید تنویر سے بدلہ لے رہی ہیں۔ اسی کیبن میں ہونے والی میٹنگ میں تنویر نے بھی آپ کو یہی جواب دیا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تنویر کی وجہ سے ہم ایک خوفناک ٹریپ سے بچ نکلے ہیں۔ ورنہ شاید ہم سب اس بار مفت میں مارے جاتے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کافی کے برتن لا کر میز پر رکھ دیئے اور واپس چلا گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ دروازہ بند کر دو"۔۔۔۔ جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے جا کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ پھر وہ واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے کافی تیار کی اور ایک ایک پیالی اپنے ساتھ ساتھ سب ساتھیوں کے بھی سامنے رکھ دی۔

"ان پہاڑیوں کے نیچے نہ ہی کوئی لیبارٹری ہے اور نہ کوئی فیکٹری۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یہ سب کچھ صرف ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے ظاہر کیا جا رہا ہے"۔ جولیا نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں ہی اس طرح اچھل پڑے جیسے ان کی کرسیوں میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر اور تنویر دونوں نے بیک وقت بولتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہوا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ٹیکسی ڈرائیور کی دی ہوئی معلومات سمیت اس نے کرنل کلارک سے ملنے اور پھر کرنل کلارک سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"لیکن وہ کرنل جھوٹ بھی تو بول سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ آپ کو اصل بات تو نہیں بتا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے آپ کو ٹالنے کے لئے یہ بات کر دی ہو گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم نے کرنل کو اتنی لفٹ ہی کیوں کرائی"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میں ایسا نہ کرتی تو اس سے معلومات کیسے حاصل ہوتیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ تنویر کو اس بات پر غصہ آ رہا ہے کہ جولیا نے کرنل سے ایسے انداز میں کیوں باتیں کی ہیں۔

"اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اس سے معلومات اگلوائی جا سکتی تھیں"۔ تنویر بدستور اسی موڈ میں تھا۔

"مس جولیا نے جو کچھ کیا ہے۔ ظاہر ہے ایک خاص مقصد کے

تحت ہی کیا ہے۔ اس لئے تمہیں اس بات پر غصہ کرنے کی بجائے یہ بات سوچنی چاہئے کہ کیا جو کچھ کرنل کلارک نے بتایا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں"۔۔۔۔ صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ وہ فائل نکالو"۔۔۔۔ جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے خاموشی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے فائل نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دی۔

"لو اسے پڑھ لو۔ اس میں ملٹری ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہدایات ہیں۔ ان میں ایسے اشارات موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کرنل کلارک نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ اس نے سچی بات ہی کی ہے"۔ جولیا نے فائل لے کر تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تنویر کا چہرہ جولیا کے اس انداز پر بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے جولیا نے فائل اسے دے کر اس کو اہمیت دی تھی۔ اس نے فائل کھولی اور اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں موجود دونوں کاغذات پڑھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل صفدر کی طرف بڑھا دی۔ اس بار صفدر نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"اس فائل کے مطابق تو واقعی کرنل کلارک کی بات درست ہے"۔ صفدر نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ پھر تو ہم نے خواہ مخواہ اتنی کثیر رقم صرف کی اور اس قدر طاقتور ڈائنامائٹ چارجر خریدا۔ اب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسے کہاں ساتھ ساتھ اٹھائے پھریں گے"۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر ان پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کی لیبارٹری یا فیکٹری نہیں ہے تو پھر کہاں ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں کیبن میں فون موجود ہے۔ ہمیں عمران سے بات کرنی چاہئے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ ہو سکتا ہے کہ فون ٹیپ کئے جا رہے ہوں۔ ہمیں اب واپس تو جانا ہی ہے اس لئے وہیں چلتے ہیں پھر عمران سے بھی بات ہو جائے گی"۔۔۔ صفدر نے کہا تو سب نے سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

ڈومیری جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔ کمرے میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈومیری نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"کیتھی بول رہی ہوں۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ڈومیری"۔ دوسری طرف سے کیتھی کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی تو ڈومیری بھی چونک پڑی۔

"اچھا۔ کیسے۔ کہاں ہیں وہ۔ کیا کر رہے ہیں"۔۔۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"تم ڈیوک کو کہہ دو کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت تیار رہے۔ میں آ رہی ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کیتھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈومیری نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈیوک کی آواز سنائی دی۔

"میرے کمرے میں آجاؤ"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے کیتھی کی مدد سے تل ابیب کی ایک کالونی میں یہ کوٹھی حاصل کر کے یہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا تھا۔ ڈیوک بھی اپنے ساتھیوں سمیت تل ابیب پہنچ گیا تھا اور اس وقت اسی کوٹھی میں موجود تھا۔ گو کیتھی نے ڈومیری سے کہا تھا کہ وہ ریڈ فلیگ میں رہے لیکن ڈومیری نے اسے سمجھایا کہ کرنل ڈیوڈ اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اگر ریڈ فلیگ ہاؤس اس کی نظروں میں آگیا تو پھر کیتھی کو اسے بند کرنا پڑ جائے گا۔ چنانچہ کیتھی بھی رضا مند ہو گئی تھی۔ ڈومیری نے کیتھی کے ذمے لگایا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرے کیونکہ کیتھی کا بنیادی کام ہی مخبری کرنا تھا۔ ڈومیری نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد اور قدو قامت کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں اور اب کیتھی کا فون آیا تھا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر لیا ہے۔ ڈومیری سوچ رہی تھی کہ اگر واقعی کیتھی نے ان لوگوں کا درست طور پر سراغ لگا لیا ہے تو اس بار وہ انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دے گی۔ پہلی بار تو وہ غفلت میں مار کھا گئی تھی لیکن اب وہ پوری طرح چوکنا تھی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز کی پتلون اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ لمبوتر سا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک

تھی۔ ویسے وہ چہرے سے خاصا سخت گیر قسم کا انسان لگتا تھا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ آنے والے نے کہا۔

"بیٹھو ڈیوک"۔۔۔۔ ڈومیری نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور آنے والا جو ڈیوک تھا۔ اس کرسی پر بیٹھ گیا جس کی طرف ڈومیری نے اشارہ کیا تھا جبکہ ڈومیری بڑی میز کے پیچھے موجود بڑی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیتھی کا ابھی فون آیا ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو ڈیوک بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ گڈ۔ ویری گڈ۔ ہم بھی یہاں پہنچ کر بے کار بیٹھے بیٹھے بور ہو گئے تھے"۔۔۔۔ ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ میں اس بار ان لوگوں کو کسی قسم کی کوئی مہلت نہیں دینا چاہتی اور ان سب کو پلک جھپکنے میں لاشوں میں تبدیل کر دینا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"ایسے ہی ہو گا مادام۔ آپ جانتی تو ہیں کہ میں اور میرا گروپ کس انداز میں کام کرتا ہے"۔۔۔۔ ڈیوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا کر اپنے ساتھیوں کو تیار کرو۔ میں کیتھی کا انتظار کر رہی ہوں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو ڈیوک نے اثبات میں سرہلایا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور نوجوان کیتھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چمک بتا رہی تھی کہ وہ اپنی کامیابی پر بےحد خوش ہے۔

"آؤ کیتھی۔ کافی دیر لگا دی تم نے آنے میں"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے اس اطلاع کو کنفرم کر لوں۔ اس لئے دیر ہو گئی ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو اب بتاؤ کہاں ہیں وہ لوگ۔ اور کس طرح تم نے ان کا پتہ چلایا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"میرے مخبر پورے تل ابیب میں مسلسل کام کر رہے تھے کہ اچانک میرے ایک مخبر نے اطلاع دی کہ لارڈ ریستوران میں اس نے ایک عورت اور تین مردوں کے ایک گروپ کو سپیشل کیبن سے نکلتے ہوئے دیکھا ہے جن کے قدوقامت اور چال ڈھال ان لوگوں سے ملتی جلتی تھی۔ وہ سب ایک کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ گئے تو میرے آدمیوں نے انتہائی محتاط انداز میں ان کی نگرانی شروع کر دی۔ کار کافی آگے جا کر ایک سائیڈ پر رک گئی اور عورت اور ایک مرد نیچے اترے جبکہ دو مرد کار لے کر آگے چلے گئے۔ میرے آدمی بھی دو حصوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ایک گروپ نے کار کا تعاقب جاری رکھا جبکہ دوسرا گروپ اس عورت اور مرد کی نگرانی کرتا رہا۔ یہ دونوں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر فال ہلز پارک پہنچے۔ میرے آدمی وہاں پہنچ گئے۔ یہ دونوں پارک میں موجود فوجی بیس میں چل گئے۔ وہاں سے میرے آدمیوں کو معلوم ہوا کہ وہ وہاں کے انچارج کرنل کلارک کے مہمان ہیں۔ بہرحال میرے آدمی باہر نگرانی کرتے رہے۔ ادھر جو دو آدمی کار میں گئے تھے وہ تل ابیب کی خفیہ اسلحہ مارکیٹ میں گئے اور انہوں نے وہاں سے انتہائی کثیر رقم خرچ کر کے انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر خریدا اور پھر یہ دونوں کار لے کر فال ہلز پارک پہنچ گئے۔ وہاں وہ دونوں یعنی مرد اور عورت فوجی کیبن سے نکل کر پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔ یہ چاروں کار میں بیٹھے اور ایک بار پھر لارڈ ریستوران پہنچ گئے۔ پھر وہ سب اسی کیبن میں جا کر بیٹھے اور انہوں نے وہاں کافی پی اور اس کے بعد وہ دوبارہ کار میں بیٹھے اور پراجیکٹ کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گئے۔ میرے آدمیوں نے انتہائی طاقتور ٹیلی ویو سے اندر کا جائزہ لیا تو وہاں ایک آدمی موجود تھا اور یہی سب کچھ تم نے بتایا تھا۔ میرے آدمی اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں"۔ کیتھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے درمیان ہونے والی گفتگو تمہارے آدمیوں نے سنی ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں وائس لنک کرنے سے منع کر دیا تھا کیونکہ تم نے بتایا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور وائس لنک کو بہرحال آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کنفرمیشن کیسے کی"۔۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

"میں خود اس کوٹھی پر پہنچی اور میں نے خود ٹیلی ویو پر انہیں چیک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کیا ہے۔ اس طرح میں کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں"۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتے ہیں"۔ ڈومیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس طرح تو وہاں زبردست تباہی پھیل جائے گی پہلے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے پھر اندر جا کر انہیں فائر کر کے ہلاک کر دیا جائے۔ ورنہ تو وہ کالونی خاصی گنجان آباد ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں جا کر حالات دیکھ کر فیصلہ کریں گے اٹھو"۔ ڈومیری نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے ساتھ ہی کیتھی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کرنل ڈیوڈ کیپٹن رینڈل کے ساتھ جب ٹرتھ روم میں پہنچا تو اس نے وہاں پہلے سے موجود روشن کے علاوہ ایک لمبے قد اور بھاری جسم والے آدمی کو راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا دیکھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"کیا یہی عاطف ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں یہ عاطف ہے"۔۔۔۔ روشن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ٹرتھ روم کا ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ آدمی ہوش میں آچکا تھا اس کے چہرے پر انتہائی حیرت تھی وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تمہارا نام عاطف ہے اور تم ریڈ ایگل کے خاص آدمی ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے عاطف سے مخاطب ہو کر کہا تو عاطف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم کون ہو۔ اور میں کہاں ہوں"۔۔۔۔ عاطف نے کرنل ڈیوڈ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرات کہ تم کرنل ڈیوڈ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا تو عاطف ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ اوہ تو تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ جی پی فائیو کے چیف۔ لیکن میرا کسی ریڈ ایگل سے کیا تعلق۔ میں تو ٹرانسپورٹ کمپنی کا مینجر ہوں"۔ عاطف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ساتھ کھڑے ہوئے پوائنٹ تھرٹی کے انچارج کیپٹن ڈیوس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"خاردار کوڑا نکالو اور اس کی بوٹیاں اڑا دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو ان میں سے ایک پہلوان نما آدمی نے دوڑ کر دیوار سے لٹکا ہوا ایک خاردار کوڑا اتارا اور تیزی سے واپس مڑا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرا ریڈ ایگل سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ عاطف نے کوڑا بردار کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ابھی تم سچ بولو گے۔ ابھی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس پہلوان نما آدمی نے انتہائی بیدردی سے عاطف پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے۔ تہہ خانہ عاطف کی چیخوں سے گونجنے لگا۔ اس کا پورا جسم لہولہان ہو رہا تھا لیکن وہ مسلسل اپنے ریڈ ایگل سے تعلق سے انکار کئے جا رہا تھا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"سر یہ آدمی انتہائی ڈھیٹ ہے۔ یہ اس طرح زبان نہیں کھولے گا"۔ کیپٹن ڈیوس نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو اب ہونٹ بھینچے حیرت بھری نظروں سے عاطف کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود بھی کوئی آدمی اپنی زبان بند رکھ سکتا ہے۔

"تو پھر کس طرح کھولے گا زبان"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسے لوگوں پر ہم ایک خاص تکنیک استعمال کرتے ہیں"۔ کیپٹن ڈیوس نے جواب دیا۔

"کون سی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"آپ اجازت دیں تو یہ تکنیک استعمال کی جائے یہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے بظاہر انتہائی سادہ ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن ڈیوس نے اپنے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان پہلوانوں کو اشارہ کیا اور دو پہلوان حرکت میں آگئے ان میں سے ایک پہلوان نے عاطف کے زخموں پر پانی ڈالنا شروع کر دیا جبکہ دوسرا پہلوان ایک الماری کی طرف بڑھ گیا اس نے الماری میں سے ایک رسی کا بنا ہوا کھلونا سا نکالا جس میں دو سرخ رنگ کی گیندیں پروئی ہوئی تھیں اور ساتھ ہی ایک ڈنڈا بھی موجود تھا اس پہلوان نے عاطف کے سر کے گرد رسی کو اس طرح لپیٹ دیا کہ ایک گیند اس کی ایک کنپٹی پر اور دوسری گیند دوسری کنپٹی پر فکس ہو گئی جبکہ ڈنڈا جس کے دونوں سروں سے رسی نکل رہی تھی اس کے سر کے اوپر تھا اور پھر اس پہلوان نما آدمی نے اس ڈنڈے کو گھمانا شروع کر دیا ڈنڈے کے گھومتے ہی رسی کے بل کسنا شروع ہو گئے اور عاطف کی دونوں کنپٹیوں پر موجود گیندوں نے اس کی کنپٹیوں پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا چند لمحوں بعد عاطف چیختا ہوا ہوش میں آگیا اس کا چہرے تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا پہلوان نما آدمی ڈنڈے کو مسلسل گھمائے چلا جا رہا تھا چند لمحوں بعد عاطف کی انتہائی کربناک چیخوں سے ایک بار پھر تہہ خانہ گونجنے لگا۔

"بولو۔ سچ بول دو۔ ورنہ"—— کیپٹن ڈیوس نے جو عاطف کے سامنے کھڑا تھا اس سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے یہ عذاب روک دو"۔ عاطف نے چیختے ہوئے کہا اس کا پورا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو چہرہ اس حد تک بگڑ گیا تھا کہ اس کی شکل

تک نہ پہچانی جا رہی تھی۔

"بولتے جاؤ۔ ورنہ"—— کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"میں ریڈ ایگل کا آدمی ہوں۔ میں ریڈ ایگل کا آدمی ہوں"۔ عاطف نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"کس گروپ سے تعلق ہے"۔ اس بار کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ریڈ ہاک سے"—— عاطف نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں"—— کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"پراجیکٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک میں"۔ عاطف نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو"—— کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ کوٹھی میری تحویل میں رہتی ہے ہمارے گروپ کے چیف صالح نے انہیں وہاں رکھا ہے"۔ عاطف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ چلو کیپٹن رینڈل چلو۔ جلدی کرو"—— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سر ان لوگوں کا کیا کرنا ہے"—— کرنل ڈیوس نے کہا۔

"گولی مار دو انہیں"—— کرنل ڈیوڈ نے مڑے بغیر کہا اور تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر وہ راہداری میں تقریباً دوڑتا ہوا دفتر کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طرف بڑھ گیا۔ دفتر پہنچ کر اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور انتہائی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ فوراً ایکشن گروپ کو ساتھ لے کر پراجیکٹ کالونی پہنچو۔ اس کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں اس کوٹھی کو گھیر لو کسی کو باہر نہ نکلنے دینا۔ میں کیپٹن رینڈل کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور مڑ کر دفتر سے نکلا اور تیز سے پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ان کی کار موجود تھی اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہے۔

عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"حسن لبیب بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد حسن لبیب کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے لبیب۔ کچھ پتہ چلا"۔۔۔ عمران نے اپنا نام لئے بغیر کہا۔

"اوہ نہیں پرنس۔ آئی ایم سوری وہاں سے کچھ پتہ نہیں چل سکا پریذیڈنٹ کی سیکرٹری کو اس بارے میں سرے سے کوئی علم نہیں ہے اس کے علاوہ ریکارڈ روم کی انچارج ایک لڑکی ہے میں نے اس سے بھی معلومات حاصل کی ہیں وہ بھی بے خبر ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے حسن لبیب نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر کوئی ایسی ٹپ دے سکتے ہو جس سے اس بارے میں کوئی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حتمی معلومات حاصل کی جا سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے فون آنے سے پہلے میں خود اس بارے میں سوچتا رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اسرائیل کے ڈاکٹر ہارنگ کو یقیناً اس بارے میں حتمی معلومات حاصل ہوں گی"۔۔۔۔ حسن لبیب نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ وہ کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"چند سال پہلے ڈاکٹر ہارنگ اسرائیل کا سب سے بڑا سائنس دان تھا لیکن پھر ایک حادثے کے دوران اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں اور سر میں بھی شدید چوٹ آئی جس سے اس کا ذہنی توازن بھی کسی کسی وقت اچانک کچھ دیر کے لئے درہم برہم ہو جاتا ہے اور وہ اب آنکھوں سے دیکھ بھی نہیں سکتا اس لئے حکومت نے اسے ریٹائر کر دیا ہے اب اس سے انتہائی ضروری پراجیکٹ کے سلسلے میں صرف مشورے کئے جاتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈاکٹر ہارنگ کا ہمیشہ سے خاص موضوع بھی طیارہ سازی ہی رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ کو اس معاملے کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم ہو"۔۔۔۔ حسن لبیب نے جواب دیا۔

"یہ ہارنگ رہتا کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"تل ابیب سے مشرق کی طرف تقریباً دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جسے الجوف کہا جاتا ہے ڈاکٹر ہارنگ کو حکومت کی طرف سے الجوف میں وسیع قطع اراضی دیا گیا ہے جس کے اندر ایک شاندار کوٹھی تعمیر کرائی گئی ہے یہ پورا علاقہ پھلوں کے باغات سے بھرا ہوا ہے ڈاکٹر ہارنگ وہیں رہتا ہے۔ ویسے وہ انتہائی دولت مند یہودی ہے اور ایکریمیا میں اس کی کاروباری سرمایہ کاری بھی ہے اس لئے وہ شاہانہ انداز میں رہتا ہے۔ اس نے بے شمار ملازم رکھے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ حسن لبیب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی فون نمبر"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"انکوائری سے معلوم ہو سکتا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر تو معلوم نہیں ہے"۔ حسن لبیب نے کہا۔

"اوکے تمہارا بیحد شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی۔ خدا حافظ"۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا جیسے ہی اس نے کریڈل دبایا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ کریڈل سے اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صالح بول رہا ہوں پرنس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح کی تیز تیز آواز سنائی دی۔

"خیریت۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"پرنس ہمارے گروپ کے ایک خاص آدمی عاطف کو جی پی فائیو نے اغوا کر لیا ہے ہم اسے ٹریس کر رہے ہیں لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے ویسے تو عاطف انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک ہے لیکن اس کے باوجود ہو سکتا ہے کہ یہودی درندے اس کی زبان کھلوا لیں اور جس کوٹھی میں آپ موجود ہیں اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کا انتظام عاطف کے پاس ہی تھا اس لئے عاطف کو معلوم ہے کہ آپ اس کوٹھی میں ہیں آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دیں اس کے اندر موجود سامان وہیں رہنے دیں میرے آدمی وہاں پہنچ کر اسے ایڈ جسٹ کر لیں گے آپ اس کی جگہ بارکلے کالونی کی کوٹھی نمبر سترہ اے بلاک میں شفٹ ہو جائیں اس کوٹھی کے بارے میں صرف مجھے علم ہے اور کسی کو بھی علم نہیں ہے اسے میں نے انتہائی ہنگامی حالات کے لئے اپنے لئے محفوظ کر رکھا ہے وہاں آپ کو آپ کے مطلب کی تمام چیزیں مہیا ہو جائیں گی۔ اس کوٹھی پر میرا ایک آدمی موجود ہے جسے میں ابھی بلوا لیتا ہوں پھاٹک لاک نہیں ہو گا صرف بند ہو گا آپ اسے کھول کر اندر جا سکتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح نے تیز لہجے میں کہا۔

"کتنا وقت ہو گیا ہے عاطف کو اغوا ہوئے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے اسے اغوا ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے"۔ صالح نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی سے باہر نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے اور اس کے بارے میں آپ کے آدمی صفدر کو میں نے تفصیل بتا دی تھی"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"اب مجھے بھی بتا دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح نے اسے تفصیل بتا دی۔

"او کے شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ابھی کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ اسے باہر کوٹھی کا پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ پورچ میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ تنویر پھاٹک بند کر رہا تھا اور پورچ میں کار رک رہی تھی جس میں صفدر اور دوسرے ساتھی موجود تھے چند لمحوں بعد صفدر اور باقی ساتھی کار سے نیچے اتر آئے جبکہ تنویر بھی پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔ پھاٹک اندر سے بند نہ کیا گیا تھا اس لئے انہوں نے اسے کھول لیا تھا۔

"عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی۔ تم لوگ بروقت پہنچے ہو فوری طور پر اپنا سامان اٹھاؤ اور یہاں سے نکلنے کی کرو کیونکہ کسی بھی لمحے جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا ہے"۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ لیکن انہیں اس کا علم کیسے ہو گیا"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ باتیں بعد میں ہوں گی"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ سب کوٹھی کے ایک خفیہ راستے سے کوٹھی سے نکل کر عقبی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوٹھی میں پہنچ چکے تھے یہ کوٹھی خالی تھی اور اس پر برائے فروخت کا بورڈ لگا ہوا تھا البتہ اس کے بند گیراج میں ایک سٹیشن ویگن موجود تھی عمران نے ویگن کو چیک کیا تو اس کی ٹینکی بھی پٹرول سے بھری ہوئی تھی اور وہ سٹارٹ بھی تھی شاید اسے ہنگامی حالات کی وجہ سے رکھا گیا تھا چند لمحوں بعد وہ سب اس سٹیشن ویگن میں سوار اس کوٹھی سے نکلے اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے ڈرائیونگ سیٹ پر اس وقت عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا تھی اور عقبی سیٹوں پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ عقبی سیٹ کے پیچھے دو سیاہ رنگ کے تھیلے بھی موجود تھے۔ تنویر نے آتے ہوئے کار کی ڈگی میں موجود ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر جو ایک سیاہ رنگ کے بڑے تھیلے میں پیک تھا کار سے نکال لیا تھا اور اب یہ ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر بھی عقبی طرف دونوں سیاہ رنگ کے تھیلوں کے ساتھ رکھا ہوا تھا سٹیشن ویگن خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"آخر ہوا کیا ہے"---- اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال خاموش رہو"---- عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی تقریباً چالیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک اور نو تعمیر شدہ رہائشی کالونی میں داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد عمران نے سٹیشن ویگن ایک کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔

"تنویر نیچے اتر کر پھاٹک کھول دو۔ یہ اندر سے لاک نہیں ہے"۔ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور واقعی جیسے ہی اس نے پھاٹک کو دبایا پھاٹک کھلتا چلا گیا اور عمران سٹیشن ویگن کو اندر لے گیا کوٹھی کا وسیع پورچ خالی تھا عمران نے سٹیشن ویگن پورچ میں روکی اور پھر خاموشی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے باقی ساتھی بھی اس کی طرح خاموشی سے نیچے اتر آئے اسی لمحے پھاٹک بند کر کے تنویر بھی پورچ میں آ گیا۔

"کیپٹن شکیل تم اس سٹیشن ویگن کو واپس اسی کوٹھی میں چھوڑ آؤ۔ لیکن خیال رکھنا اگر وہاں ہنگامی حالات ہوں تو پھر نزدیک جانے کی بجائے سٹیشن ویگن کو کسی بھی سینما یا پبلک پارکنگ میں لے جا کر چھوڑ دینا اور خود واپس آجانا۔ لیکن تعاقب کا تم نے بہرحال خیال رکھنا ہے۔ یہ بارکلے کی کالونی کی کوٹھی نمبر سترہ اے بلاک ہے"۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"اپنا سامان اتار لو"---- عمران نے باقی ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے مڑے اور انہوں نے ویگن میں موجود دونوں سیاہ تھیلے اور اس کے ساتھ ہی ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر والا تھیلا بھی اتارا تو کیپٹن شکیل نے سٹیشن ویگن سٹارٹ کی اور پھر بیک کر کے اسے موڑا اور پھاٹک کی طرف لے گیا۔ تنویر نے ایک بار پھر جا کر پھاٹک کھول

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیا اور کیپٹن شکیل جب ویگن کو پھاٹک سے باہر لے گیا تو تنویر نے پھاٹک بند کر کے اسے اندر سے لاک کیا اور پھر واپس پورچ کی طرف آگیا۔

"آؤ اب اطمینان سے باتیں ہوں گی۔ ہم فوری خطرے سے باہر آگئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر نے ویگن سے اتارے ہوئے تینوں تھیلے اٹھائے اور پھر وہ سب کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھ گئے۔

"یہ اچانک کیسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے سٹنگ روم میں پہنچ کر کرسیوں پر بیٹھتے ہی کہا تو عمران نے اسے صالح کے فون آنے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی خطرناک مسئلہ تھا۔ بہرحال عمران صاحب۔ ایک اور اہم مسئلہ بھی سامنے آیا ہے کہ جن پہاڑیوں کے نیچے آپ لانگ برڈ کی فیکٹری یا لیبارٹری سمجھ رہے ہیں وہاں کچھ بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو پوچھا تو صفدر نے تنویر کی پلاننگ سے لے کر جولیا کی اس کرنل کلارک کے ساتھ باتیں اور پھر اس فائل سے اس بات کی تصدیق کی ساری بات بتا دی۔ اس کے ساتھ ہی وہ فائل بھی اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھول کر اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا اور پھر اس

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"گڈ شو جولیا۔ تم نے انتہائی ذہانت سے ایک بہت بڑا معرکہ مارا ہے۔ اس بار واقعی اسرائیل کے صدر نے ہمیں احمق بنا دیا ہے"۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر تو مجھ سے باقاعدہ ناراض ہو گیا تھا کہ میں نے کرنل کلارک کے سامنے لچکدار کردار کا مظاہرہ کیوں کیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تنویر کا مزاج ہی ایسا ہے اسی لئے تو میں اس سے ڈرتا ہوں ورنہ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اس کی پرواہ کئے بغیر اب تک سر پر سہرا سجا چکا ہوتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا تو صرف مسکرا دی جبکہ صفدر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"بس سوچنے تک ہی محدود رہنا۔ ورنہ"۔۔۔۔ تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے کچھ تو لچک آئی تنویر کے مزاج میں۔ ویسے بزرگ کہتے ہیں کہ پتھر میں جونک لگنے کی دیر ہوتی ہے۔ جب لگ جائے تو بیچارہ پتھر بہرحال ایک روز کھوکھلا ہو کر رہ جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر صفدر اور جولیا بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"عمران صاحب آپ نے اس حسن لبیب سے بات چیت کی تھی اس کا کوئی جواب ملا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اور یہ جواب معذرت پر مشتمل تھا کیونکہ صدر کی سیکرٹری کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کسی اور کو اس کا علم ہے اس کا مطلب ہے کہ اس بار صدر نے اس بات کو واقعی صرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم بھی بظاہر دھوکہ کھا گئے اگر تنویر یہ احمقانہ منصوبہ نہ بناتا تو شاید ہمیں آخری لمحے تک اس ڈرامے کا علم نہ ہو سکتا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا میرا منصوبہ احمقانہ تھا"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر وہاں لیبارٹری یا فیکٹری موجود ہوتی تو اس سے زیادہ احمقانہ منصوبہ اور نہیں ہو سکتا تھا تم سب پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی گود میں جا گرتے اور اگر جولیا اپنی ذہانت سے اس کرنل کلارک کو احمق بنا کر اصل بات نہ اگلوا لیتی اور یہ فائل نہ مل جاتی تو یہ بات یقینی تھی کہ تم وہاں دھماکہ کرنے کی کوشش کرتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ تم وہاں سے کسی صورت بھی نہ نکل سکتے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے پر غصے کی سرخی ابھر آئی تھی۔

"عمران صاحب۔ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ کم از کم تنویر کے اس ڈائریکٹ ایکشن کی وجہ سے ہم ایک بہت بڑے المیے سے دوچار ہونے

سے بچ گئے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے اگر تنویر یہ پلان نہ بناتا تو یقیناً ہم اس پر حملہ آور ہوتے اور پھر ہماری لاشیں ہی پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچتیں اس لحاظ سے دیکھا جائے تو تنویر نے واقعی کام دکھایا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اصل سپاٹ کا علم کیسے ہو گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیسے ہونا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں گھس کر اسرائیل کے صدر کو پکڑ لیتے ہیں وہ خود ہی بتائے گا"۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کیا میں نے غلط کہا ہے جب صدر کے علاوہ اور کسی کو معلوم ہی نہیں ہے تو پھر صدر سے ہی پوچھا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے سب کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ویسے تنویر کی بات اس حد تک تو درست ہے کہ جب صدر کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے تو پھر صدر سے ہی پوچھا جا سکتا ہے چاہے اس کے لئے کوئی بھی طریقہ استعمال کیا جائے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا جبکہ عمران مسکراتا ہوا کرسی سے اٹھا اور اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہارنگ کا کوئی ذاتی فون نمبر ہو تو بتائیں۔ وہ قصبہ الجوف میں رہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ فرمائیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد آپریٹر نے ایک نمبر بتا دیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو آپریٹر نے اسے بتائے تھے۔

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ سے ڈاکٹر ہوپ نیلسن ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کون بول رہے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا سیکرٹری سٹرنگ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں ڈاکٹر ہارنگ سے معلوم کرتی ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو مسٹر سٹرنگ۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس مس۔ آپ جیسی خوبصورت اور مترنم آواز والی لائن میں بھلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ مسٹر سٹرنگ۔ لیکن ڈاکٹر ہارنگ معذرت خواہ

ہیں کہ وہ بوجہ بیماری کسی سے بات نہیں کر سکتے۔ انہیں ڈاکٹروں نے آرام کا مشورہ دیا ہوا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر ہوپ نیلسن کی بات چاہے آپ کے ڈاکٹر ہارنگ سے ہو نہ ہو کم از کم میری تو آپ سے بات ہو رہی ہے مس"۔۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی دوسری طرف سے بولنے والی کی آواز پر ریشہ خطمی ہو رہا ہو۔

"میرا نام ماریا ہے مسٹر سٹرنگ۔ ویسے مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے ڈاکٹر صاحب کی بات نہیں کرا سکی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کوئی بات نہیں۔ بے حد شکریہ۔ اگر میرا اسرائیل آنا ہوا تو آپ سے ملاقات کہاں ہو سکے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب آپ کا آنے کا پروگرام بن جائے تو اسی نمبر پر بات کر لیں"۔ ماریا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ شاید آج رات ہی مجھے آنا پڑ جائے کیونکہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کوئی خاص پیغام ڈاکٹر ہارنگ تک پہنچانے کے شدید خواہشمند ہیں کسی لانگ برڈ کے سلسلے میں۔ ورنہ انہیں تو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے پیغام دے کر فوراً بھجوا دیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ۔ یہ کیا چیز ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ماریا نے چونک کر کہا لیکن عمران فوراً ہی سمجھ گیا کہ ماریا کا لہجہ مصنوعی ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے ڈاکٹر ہوپ اپنے کسی ساتھی سے ذکر کر رہے تھے شاید کسی مخصوص ساخت کے طیارے کا نام ہو کیونکہ ڈاکٹر ہوپ کا بھی خاص موضوع ڈاکٹر ہارنگ کی طرح طیارہ سازی ہی رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ایک بار پھر ہولڈ کریں میں ڈاکٹر صاحب سے بات کرتی ہوں شاید وہ بات کرنے پر آمادہ ہو جائیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ماریا نے اس بار بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو ہیلو مسٹر سٹرنگ"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ماریا کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس مس ماریا۔ کہیں میرا اسرائیل آنے کا سکوپ تو ختم نہیں ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"سوری۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا ہے کہ وہ کسی لانگ برڈ کے بارے میں نہیں جانتے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈاکٹر ہوپ صاحب سے کہہ دیں کہ اس سلسلے میں اس سے کسی قسم کا رابطہ نہ کیا جائے"۔ ماریا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا سلسلہ ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر اس

سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا باہر سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

"کیپٹن شکیل ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہاں دو پارٹیاں کوٹھی پر قبضے کے لئے آپس میں ٹکرا چکی ہیں۔ ایک تو جی پی فائیو ہے اور دوسری ڈومیری کا گروپ"۔ کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ڈومیری گروپ۔ وہ بھی وہاں پہنچ گیا"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جی پی فائیو سے پہلے وہ گروپ وہاں پہنچا انہوں نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوٹھی کے اندر داخل ہوتے کرنل ڈیوڈ بھی جی پی فائیو کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ کرنل ڈیوڈ وہاں ڈومیری کو دیکھ کر ہتھے سے اکھڑ گیا لیکن جب ڈومیری نے اسے صدر مملکت سے بات کرنے کی دھمکی دی تو وہ خاموش ہو گیا پھر دونوں اکٹھے ہی کوٹھی میں داخل ہوئے لیکن کوٹھی خالی تھی اس لئے دونوں ہی منہ لٹکائے باہر آ گئے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ جی پی فائیو والی بات تو ٹھیک ہے کہ وہ کسی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عاطف کی وجہ سے وہاں پہنچ گئے لیکن ڈومیری وہاں کیسے پہنچ گئی یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ گروپ ہماری حماقت کی وجہ سے وہاں پہنچا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو کیپٹن شکیل"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں صفدر۔ یہ لوگ لارڈ ریستوران سے ہمارے پیچھے لگے تھے اور ہمارے ساتھ ہی یہ کوٹھی پہنچے ہم اگر خفیہ راستے سے کوٹھی سے باہر نہ آتے تو صورت حال انتہائی مختلف ہوتی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر، تنویر اور جولیا تینوں کے چہروں پر حیرت کے شدید تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن تمہیں ان باتوں کا علم کیسے ہوا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں جب وہاں پہنچا تو کوٹھی جی پی فائیو کے آدمیوں کے گھیرے میں تھی۔ جی پی فائیو کی گاڑیاں چونکہ دور سے ہی نظر آگئی تھیں اس لئے میں نے سٹیشن ویگن آگے لے جانے کی بجائے دوسری سڑک پر موڑ دی میرے پاس ماسک موجود تھا چنانچہ میں نے ماسک چہرے اور منہ پر چڑھا لیا کوٹ اتار کر ویگن میں ہی رکھا اور نیچے اتر کر آگے بڑھ گیا میں صحیح صورت حال کا تجزیہ کرنا چاہتا تھا۔ وہاں جا کر جب مجھے معلوم ہوا کہ جی پی فائیو سے پہلے ایک پرائیویٹ ٹیم وہاں پہنچی ہے تو میں بیحد حیران ہوا اس کے بعد جب میں نے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ

ڈومیری کو کوٹھی سے باہر آتے دیکھا تو پھر میں سمجھ گیا کہ پرائیویٹ ٹیم سے کیا مطلب تھا۔ ڈومیری کے ساتھ ایک اور نوجوان لڑکی بھی تھی پھر میں نے اس کے آدمیوں کو چیک کر لیا میں خود اس بات پر حیران تھا کہ ڈومیری اور اس کے آدمی وہاں کیسے پہنچ گئے ہیں۔ میں واپس آیا اور سٹیشن ویگن میں بیٹھ گیا۔ میں ایک بار پھر وہاں گیا اور پھر میں نے ایک آدمی کو کوٹھی کے سامنے ایک کوڑے کے ڈرم کے عقب میں چھپے ہوئے دیکھ لیا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ہماری ہی ٹائپ کا آدمی ہے لیکن بہرحال اس کا تعلق جی پی فائیو سے نہ تھا۔ میں ویسے ہی ٹہلتے ہوئے وہاں پہنچ گیا ذرا سی سائیڈ تھی پھر میں اچانک اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں بعد میں نے اسے بے ہوش کر کے گھسیٹ کر ایک چھوٹی سی دیوار کے عقب میں ڈال دیا اور واپس آگیا۔ تھوڑی دیر بعد جی پی فائیو اور ڈومیری کے ساتھی کاروں میں بیٹھ کر واپس چلے گئے وہ سب اکٹھے گئے تھے چنانچہ میں سٹیشن ویگن لے کر وہاں گیا اور پھر اس بیہوش پڑے ہوئے آدمی کو اٹھا کر خاموشی سے ویگن میں ڈالا اور میں ویگن لے کر واپس اسی کوٹھی میں پہنچ گیا جہاں سے ہم نے ویگن حاصل کی تھی وہیں ویگن کو گیراج میں روکنے کے ساتھ ساتھ اس آدمی سے بھی پوچھ گچھ کی۔ خاصی تگ و دو کے بعد اس نے زبان کھولی تب پتہ چلا کہ اس کا تعلق کسی ڈیوک گروپ سے ہے اور اس ڈیوک گروپ کو ڈومیری نے خصوصی طور پر کارمن سے بلوایا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر رین بو کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹین اے بلاک میں ہے لیکن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ریڈ فلیگ ہاؤس میں ڈومیری کی ساتھی کیتھی رہتی ہے جس کا یہاں دھندہ مخبری کرنے کا ہے اس کیتھی کے آدمیوں نے لارڈ ریستوران میں ہمارے قدوقامت سے ہمیں پہچان لیا اور پھر انہوں نے انتہائی محتاط انداز میں ہماری نگرانی کی لیکن ہمیں اس کا علم نہ ہو سکا صفدر اور تنویر اسلحہ مارکیٹ گئے تو ان کی علیحدہ نگرانی کی گئی اور میں اور مس جولیا فال ہلز پارک گئے تو وہاں بھی ہماری نگرانی کی گئی اور اس کے بعد یہ گروپ ہمارا تعاقب کرتا ہوا اس کوٹھی تک پہنچ گیا ہم تو اندر داخل ہو کر خفیہ راستے سے نکل گئے جبکہ یہ یہی سمجھتے رہے کہ ہم اندر موجود ہیں۔ چنانچہ ڈومیری اس ڈیوک گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ گئی اور انہوں نے اندر بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کئے لیکن اس سے پہلے کہ یہ اندر داخل ہوتے جی پی فائیو سمیت کرنل ڈیوڈ وہاں پہنچ گیا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ آدمی کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے اور اسے وہیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس حالت میں اسے بغیر سواری کے باہر نہیں نکالا جا سکتا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن اس طرح تو وہ کوٹھی بھی مشکوک ہو جائے گی بہرحال ٹھیک ہے میں صالح سے بات کر کے اسے کہہ دوں گا کہ وہ وہاں سے اس آدمی کی لاش ہٹا دے"۔ عمران نے کہا۔

"کیپٹن شکیل' جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے بعد تو مجھے اپنے آپ پر حیرت ہو رہی ہے کہ ہمیں نگرانی اور تعاقب کا معمولی سا احساس بھی نہیں ہو سکا حالانکہ میں اس معاملے میں خاصا چوکنا بھی رہا ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"اسی بات پر مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے۔ بہرحال ایسا ہوا ہے۔ اگر عمران صاحب ہمیں فوری طور پر وہاں سے نہ نکال لاتے تو اس بار ہم یقیناً ان کے ہاتھ لگ چکے تھے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب مزید محتاط ہو جانا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اب ٹارگٹ کا کیا ہو گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے ایک بار پھر کوشش کرنی پڑے گی شاید کوئی ٹپ مل جائے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ماریا کی آواز سنائی دی۔

"سٹرنگ بول رہا ہوں مس ماریا۔ اس وقت سے مسلسل رابطے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا آپ نے تو اس طرح فون بند کر دیا جیسے آپ کو میری آواز پسند نہ آئی ہو ویسے تو مجھے معلوم ہے کہ آپ جیسی خوبصورت اور مترنم آواز بہت کم سننے میں آتی ہے لیکن اب میری آواز اتنی بھی بھدی نہیں ہے کہ آپ اسے سننا ہی بند کر دیں"۔۔۔ عمران نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"سوری مسٹر سٹرنگ اس وقت میں ڈیوٹی پر ہوں اور ڈیوٹی کے دوران مجھے ڈیوٹی کے علاوہ بات کرنے کی فرصت نہیں ہے"۔ ماریا کا لہجے بیحد سرد تھا۔

"چلیے اب وہ وقت بتا دیجئے جب ڈیوٹی آف ہو جائے تاکہ کچھ دیر تو آپ کی آواز سن سکوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری"۔۔۔ دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ لوگ سیدھے ہاتھ قابو نہیں آئیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ ایک بار پھر ماریا کی آواز سنائی دی ابھی تک فون لاؤڈر کا بٹن دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔ عمران نے آواز اور لہجہ بدل کر کہا۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر"۔۔۔ ماریا نے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب کی بات کرائیں ڈاکٹر ہارنگ سے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے ماریا نے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر ہارنگ بول رہا ہوں جناب"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہارنگ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ گریٹ لینڈ سے کسی ڈاکٹر ہوپ نیلسن نے کال کی ہے اور اس کال میں لانگ برڈ کا ذکر آیا ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر میں نے تو ڈاکٹر ہوپ نیلسن سے بات نہیں کی اس کے سیکرٹری نے فون کیا تھا کہ گریٹ لینڈ کا ڈاکٹر ہوپ نیلسن مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میری سیکرٹری نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ہدایات کے مطابق بات کرنے سے انکار کر دیا جس پر ان کے سیکرٹری نے کہا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن لانگ برڈ کے بارے میں مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں میری سیکرٹری نے مجھ سے بات کی لیکن میں نے پھر بھی انکار کر دیا کیونکہ آپ کی دی ہوئی ہدایات مجھے معلوم ہیں"۔ ڈاکٹر ہورنگ نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ ڈاکٹر ہوپ کون ہے اور اسے لانگ برڈ کے بارے میں کیسے علم ہو گیا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر ہوپ نیلسن گریٹ لینڈ کے انتہائی مشہور سائنس دان ہیں۔ طیارہ سازی میں پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان تک لانگ برڈ کی بات کیسے پہنچ گئی۔ آپ اگر اجازت دیں تو میں خود بات کر کے ان سے پوچھ لوں"۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"نہیں ڈاکٹر ہارنگ۔ آپ نے قطعی اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنی آپ کی پوزیشن اس وقت بیحد نازک ہے اگر کسی کو اس بارے میں معلوم ہو گیا تو صورت حال خراب ہو سکتی ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں قطعی کوئی بات نہیں کرنی اور یہ آپ کی سیکرٹری کہاں رہتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی اب تو وہ گذشتہ ایک ماہ سے یہیں رہتی ہے ویسے تو تل ابیب کی رہنے والی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"تل ابیب میں اس کی رہائش گاہ کہاں ہے اس کی کیا تفصیل ہے میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تاکہ تسلی کر سکوں کہ وہ وہاں اکیلی رہتی تھی یا اس کے لواحقین بھی اس کے ساتھ رہتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سر وہ تل ابیب کے پارک پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھارہ میں اکیلی رہتی ہے۔ وہ طویل عرصے سے میری سیکرٹری ہے انتہائی وفادار اور محب وطن ہے میرے ساتھ ہی یہاں آئی ہے آپ اس کی طرف سے قطعی بے فکر رہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"سوری ڈاکٹر ہارنگ۔ اب جبکہ وہ لارنگ برڈ کے سلسلے میں باہر کی کال وصول کر چکی ہے اب اس کا آپ کے ساتھ رہنا ممکن نہیں ہے آپ فوری طور پر اپنی سیکرٹری بدل لیں اور اپنی اس سیکرٹری کو فوری طور پر واپس اس کے فلیٹ بھجوا دیں جب تک لانگ برڈ کا سلسلہ مکمل نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ وہیں رہے گی البتہ اس کی تنخواہ اور الاؤنسز باقاعدگی سے اسے ملتے رہے گے اس معاملے میں ایک فیصد رسک نہیں لیا جا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"آپ اپنی سیکرٹری کو فوراً فارغ بھی کر دیں اور اسے اسی وقت واپس بھی بھجوا دیں۔ تھینک یو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے اس سیکرٹری کے لانگ برڈ کے نام پر چونکنے پر شک پڑا تھا لیکن اب میں کنفرم ہو گیا ہوں کہ ہمارا ٹارگٹ ڈاکٹر ہارنگ کی لیبارٹری ہے"۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈاکٹر ہارنگ کون ہے اور اس کا پتہ آپ کو کیسے چلا"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹپ حسن لبیب نے دی تھی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ارے ہاں۔ یہ حسن لبیب کون ہے آج سے پہلے تو اس کا نام کبھی سامنے نہیں آیا لیکن تم اس سے اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے وہ تمہارا پرانا دوست ہو"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"حسن لبیب فلسطینی ہے اور ساتھ ہی وہ حکومت اسرائیل کے ایک اہم عہدے پر فائز ہے لیکن در پردہ وہ شاکر سرات کا خاص آدمی ہے اور انتہائی اعلیٰ اسرائیلی حکام کی مخبری کرتا ہے حکومت میں اس کا عہدہ صدر مملکت کے مشیر کا ہے فلسطینی امور کا مشیر ہے لیکن بظاہر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس نے یہاں ایک نائٹ کلب بنایا ہوا ہے عورتوں سے تعلقات بنا لینے اور ان سے راز حاصل کرنے میں وہ ماہر ہے۔ شاکر سرات صاحب نے ایک بار اس کا ریفرنس دیا تھا اور میری اس سے بات ہوئی تھی خاصا بے تکلف آدمی ہے اس لئے وہ فوراً ہی بے تکلف ہو گیا۔ پہلے مجھے اس سے رابطے کی کبھی ضرورت نہ پڑی تھی لیکن اب میں نے سوچا کہ شاید صدر مملکت کی سیکرٹری کے ذریعے ٹارگٹ کنفرم ہو جائے اس لئے مجھے مجبوراً اس سے رابطہ کرنا پڑا جب اس نے ناکامی کی رپورٹ دی تو میرے پوچھنے پر اس نے ڈاکٹر ہارنگ کی ٹپ دی اس کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر ہارنگ اسرائیل کا بڑا مشہور سائنس دان ہے لیکن ایک حادثے میں اس کی آنکھیں ضائع ہو گئیں تو اسے ریٹائر کر دیا گیا لیکن اب بھی اہم معاملات میں اس سے مشورہ لیا جاتا ہے اور وہ تل ابیب کے مشرق کی طرف تقریباً ایک سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع قصبہ الجوف میں رہتا ہے چنانچہ میں نے اس سے بات کی۔ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ واقعی انتہائی معروف سائنس دان ہیں اور ان کا تعلق بھی طیارہ سازی سے ہی ہے جبکہ بقول حسن لبیب ڈاکٹر ہارنگ کا تعلق بھی طیارہ سازی سے ہی رہا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر ہارنگ، ڈاکٹر ہوپ نیلسن سے بات کرنے پر آمادہ ہو جائے گا اور شاید وہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو کوئی ٹپ باتوں ہی باتوں میں دے دے لیکن جب ڈاکٹر ہارنگ نے ڈاکٹر ہوپ نیلسن جیسے سائنس دان سے بھی بات کرنے سے انکار کر دیا تو میں چونک پڑا پھر میں نے جان بوجھ کر سیکرٹری ماریا سے لانگ برڈ کی بات کی اور اس کے رد عمل نے مجھے بتا دیا کہ ڈاکٹر ہارنگ کا تعلق بہرحال لانگ برڈ سے ہے لیکن جب ماریا اور ڈاکٹر ہارنگ کسی طرح بھی بات کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو مجبوراً مجھے اسرائیلی صدر بن کر بات کرنا پڑی"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس کی سیکرٹری کی چھٹی کیوں کرا دی اس کا کیا فائدہ"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے واقعی اس کی آواز اور لہجہ بیحد پسند آیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ خوبصورت آواز کی مالکہ خود بھی یقیناً خوبصورت ہو گی اور جب تک وہ یہاں نہ آئے گی ظاہر ہے اس سے ملاقات کی کوئی سبیل کیسے پیدا ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا خوبصورتی ہے اس کی آواز میں۔ بتاؤ مجھے عام سی آواز ہے کیا ہے اس میں جو تم اس طرح مرے جا رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر نے معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں کسی عورت کی آواز کی خوبصورتی کا کیا پتہ۔ یہ بات ہم مردوں سے پوچھو۔ کیوں تنویر۔ تم بتاؤ کہ ماریا کی آواز میں کیا خوبصورتی ہے کیا اثر ہے۔ کیا حسن ہے۔ کیا سحر ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس میں کوئی خوبصورتی محسوس نہیں ہوئی۔ بھاری سی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آواز ہے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آواز والی خوبصورت ہے یا نہیں ہے۔ تمہارے دماغ میں کیڑے ضرور پڑ گئے ہیں۔ مجھے اور میں ان کیڑوں کو جھاڑنا اچھی طرح جانتی ہوں"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آخر آپ کو کیا ہو جاتا ہے۔ آپ اتنی سمجھدار ہونے کے باوجود جان بوجھ کر ایسی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں آپ عمران صاحب کی سکیم کو یقیناً سمجھ گئی ہوں گی کہ وہ اس ماریا کی چھٹی کرا کر اسے تل ابیب پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ یہاں اسے ٹریس کر کے اس سے وہاں کی معلومات حاصل کی جا سکیں اور آپ اس بات کو سمجھنے کے باوجود غصہ کھا رہی ہیں"۔۔۔۔ اس بار صفدر نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کا کیا اعتبار کہ کیا یہ سچ کہہ رہا ہے اور کیا جھوٹ"۔ جولیا نے قدرے خفیف ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر ہارنگ نے صدر سے بات کر لی تب"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ وہ ماریا کو واپس نہیں بھجوائے گا ایسی صورت میں مجھے ہی اس سے ملاقات کے لئے وہاں جانا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ نے ماریا کے سلسلے میں کیا پلان بنایا ہے۔ یہ ضروری تو نہیں

کہ وہ اسی فلیٹ میں ہی واپس آئے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"موجودہ حالات میں تو کوئی چیز بھی ضروری نہیں ہے سب کچھ صرف امکانات پر منحصر ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس فلیٹ میں پہلے سے ہی پہنچ جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اسے وہاں سے آنے میں کچھ وقت لگے گا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کل تک یہاں پہنچے اور میں چاہتا ہوں کہ ہم زیادہ سے زیادہ چار دیواری کے اندر ہی رہیں کیونکہ اس وقت جی پی فائیو اور ڈومیری گروپ دونوں پاگل کتوں کی طرح ہماری بو سونگھتے پھر رہے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہیلو۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل صاحب آپ فوراً پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ جائیں۔ صدر صاحب نے ہنگامی میٹنگ کال کی ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور کون کون شامل ہو رہا ہے میٹنگ میں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے

پوچھا۔

"ایک کارمن خاتون مس ڈومیری شامل ہو رہی ہیں اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف بھی"۔۔۔۔ ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں آرہا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد اس کے جسم پر نیا لباس تھا اور اس کی سرکاری کار تیزی سے پریذیڈنٹ ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچتے ہی اسے خصوصی میٹنگ ہال میں پہنچا دیا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے وہاں ڈومیری اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ کو بیٹھے دیکھ کر سر ہلایا۔ پھر وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد میٹنگ ہال کا دروازہ کھلا جہاں سے صدر اندر داخل ہونے تھے اور وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد صدر اندر دخل ہوئے تو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف اور کرنل ڈیوڈ دونوں نے انہیں فوجی سیلوٹ کئے جبکہ ڈومیری نے سر جھکا کر سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور پھر وہ سامنے رکھی ہوئی میز کے پیچھے موجود اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد کرنل ڈیوڈ' ڈومیری اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ بھی بیٹھ گئے۔

"میں نے یہ خصوصی میٹنگ ایک خاص مقصد کے لئے کال کی ہے کیونکہ میری انتہائی کوشش کے باوجود ہمارا لانگ برڈ کا منصوبہ راز

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہیں رہ سکا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف یہاں تک پہنچ گئی ہے بلکہ وہ اصل منصوبے تک بھی پہنچ گئی اور آپ سب لوگ صرف بھاگ دوڑ ہی کرتے رہ گئے ہیں۔ لانگ برڈ کا یہ منصوبہ اسرائیل کے لئے جس قدر اہم ہے شاید اس کا تصور بھی آپ لوگوں کے ذہن میں نہ ہو گا"۔ صدر نے تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دو بار ہمارا ان سے ٹکراؤ ہوا ہے اور اتفاق ہے کہ دونوں بار ہی وہ چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھوں سے پھسل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن بہرحال ایسا کب تک ہو گا۔ ہم اس بار یقیناً انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب رہیں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس کہاں ہے۔ میں نے اس بار شروع سے آخر تک اسے اس طرح راز رکھا کہ میرے سائے تک کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے حتیٰ کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میری پرسنل سیکرٹری کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریپ کرنے کی لئے ہم نے تل ابیب کی شمال مشرقی پہاڑیوں پر ملٹری کا باقاعدہ انتہائی سخت پہرہ لگوا دیا اور ظاہر یہ کیا کہ یہ کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان سب کوششوں کے باوجود عمران کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اصل کمپلیکس کہاں ہے اور اب یقیناً وہ پوری قوت سے اس پر چڑھ دوڑے گا جبکہ کمپلیکس کو مکمل ہونے میں اب صرف ایک ماہ کا

عرصہ رہ گیا ہے۔ اگر ایک ماہ تک کسی طرح یہ کمپلیکس ان کی دستبرد سے بچ جائے تو ہم کامیاب ہو جائیں گے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"تو کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے نہیں ہے جناب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ واقعی اب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے ہی ہے اور اسی لئے اس نے ان پہاڑیوں کے گرد باقاعدہ جی پی فائیو کی خصوصی ٹیمیں نگرانی کے لئے لگائی ہوئی تھیں تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں تک پہنچ جائیں تو اسے فوری اطلاع مل سکے۔

"نہیں۔ وہاں نہیں ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ سے جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میرا یہ منصوبہ کس طرح ناکام ہوا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور ڈومیری دونوں کرنل شیفرڈ کی طرف دیکھنے لگے۔

آپ بتائیں کہ یہ سب کیسے ہوا"۔۔۔۔ صدر نے کرنل شیفرڈ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ان پہاڑیوں پر فوج کا پہرہ تھا لیکن ان کا کنٹرول ملٹری انٹیلی جنس کے پاس تھا۔ میں نے اپنے خاص آدمی وہاں تعینات کئے ہوئے تھے تاکہ مجھے مسلسل اور فوری رپورٹیں ملتی رہیں۔ پہاڑیوں پر موجود فوج کا کنٹرول آفس ہم نے فال ہلز پارک میں بنایا ہوا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس طرح براہ راست پہاڑیوں پر حملہ نہیں کرے گی بلکہ وہ لامحالہ اس کنٹرول آفس سے اپنے مطلب کے آدمی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تلاش کر کے ان کے میک اپ میں پہاڑیوں میں داخل ہو گی اور اس طرح ہم انہیں آسانی سے ٹریپ کر لیں گے چنانچہ ہم نے اس کنٹرول آفس میں خفیہ کیمرے نصب کر دیئے تھے۔ گذشتہ روز مجھے اطلاع ملی کہ ایک عورت اور ایک مرد اس آفس میں داخل ہوئے اور وہاں کے انچارج کرنل کلارک کو اس کے خصوصی آفس میں بے ہوش کر کے نکل گئے ہیں۔ اس پر میں چونکا اور میں نے ان خصوصی کیمروں کی فلم چیک کی تو انکشاف ہوا کہ ان دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور اس کرنل کلارک کی حماقت کی وجہ سے انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ان پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کمپلیکس نہیں ہے اور یہ سب کچھ ایک ٹریپ ہے۔ ایک جال ہے اس سلسلے میں وہ آفس سے ایک فائل بھی ساتھ لے گئے ہیں اس فائل کے بارے میں مجھے بھی علم نہ تھا کیونکہ اس فائل میں ملٹری ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اپنے آفیسرز کو ہدایات جاری کی گئی تھیں جن میں یہ اشارے موجود تھے کہ یہاں کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے وہ فلم اور رپورٹ فوری طور پر صدر صاحب کو پیش کر دی"۔۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس فلم کو دیکھنے کے بعد یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ واقعی یہ ٹریپ ناکام ہو گیا ہے اور کرنل کلارک کا کورٹ مارشل کیا گیا ہے اور اسے اس کی سزا دے دی گئی ہے۔ لیکن بہرحال یہ ہمارے مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں اپنی جگہ مطمئن تھا کہ عمران

اور اس کے ساتھی بہرحال اصل ٹارگٹ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ پھر اچانک ایک اور اطلاع آئی اور میں سر پکڑ کر رہ گیا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"کیسی اطلاع جناب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اب جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اصل ٹارگٹ کا علم ہو گیا ہے تو اب اسے آپ سے چھپانا حماقت ہے۔ اسی لئے میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے تاکہ نئی صورت حال کے مطابق نئی منصوبہ بندی کی جا سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس تل ابیب سے تقریباً ایک سو کلو میٹر دور ایک قصبے الجوف میں انڈر گراؤنڈ بنایا گیا ہے۔ بظاہر اوپر پھلوں کے درخت ہیں لیکن نیچے یہ کمپلیکس موجود ہے۔ وہاں پہلے سے ایک انڈر گراؤنڈ لیبارٹری موجود تھی جسے استعمال میں لایا گیا اور کمپلیکس کے انچارج اسرائیل کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر ہارنگ ہیں اور لانگ برڈ انہی کی نگرانی میں تیار ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ اور اس منصوبے کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے ہیں اور ان کی بینائی چلی گئی ہے۔ اس لئے انہیں ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں الجوف میں اراضی دے کر وہاں سیٹل کر دیا گیا ہے اور وہ اب ریٹائرمنٹ لائف گزار رہے ہیں تاکہ ہارنگ کی طرف سے سب مطمئن رہیں کہ وہ وہاں واقعی ایک ریٹائر لائف گزار رہے ہیں لیکن وہ نابینا نہیں ہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور وہ کمپلیکس پر انتہائی تیزی سے کام کر رہے ہیں ان کا رابطہ صرف میرے ساتھ ہے آج اچانک انہوں نے مجھے فون کیا اور مجھے کہا کہ میں ان کی سیکرٹری ماریا کی واپسی کا حکم واپس لے لوں کیونکہ ماریا ان کے تمام امور کی دیکھ بھال کرتی ہے اور ماریا کے بغیر وہ سکون سے کام نہ کر سکیں گے میں یہ بات سن کے بیحد حیران ہوا۔ کیونکہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ان کی کوئی سیکرٹری ماریا بھی ہے اور نہ ہی میں نے انہیں ماریا کی واپسی کا کوئی حکم دیا تھا میرے یہ بات کہنے پر انہوں نے بتایا کہ میں انہیں خود کال کر کے کہا تھا کہ ماریا کو سیکورٹی مقاصد کے تحت واپس تل ابیب بجھوا دیا جائے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ پریذیڈنٹ ہاؤس سے تو انہیں سرے سے کال ہی نہیں کیا گیا تو پھر انہوں نے بتایا کہ پہلے ان کی سیکرٹری ماریا کو ایک کال گریٹ لینڈ سے موصول ہوئی اس کال کے مطابق گریٹ لینڈ کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا سیکرٹری سٹرنگ بات کر رہا تھا اور اس نے ماریا سے کہا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرنا چاہتے ہیں لیکن ڈاکٹر ہارنگ نے ہدایات کے مطابق بات کرنے سے ہی انکار کر دیا اور کہا کہ وہ بیمار ہیں اور آرام کر رہے ہیں اور ڈاکٹروں نے انہیں بات کرنے سے منع کر رکھا ہے اس پر اس سیکرٹری نے ان سے بات کی پھر میں نے ان سے بات کی اور ڈاکٹر ہوپ نیلسن کی کال کے متعلق ہی بات تھی اس پر میں بیحد پریشان ہوا میں نے ڈاکٹر ہارنگ کی بات سننے کے بعد اپنے سیکرٹری سے کہا کہ وہ گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا نمبر ٹریس کر کے انہیں کال کریں اور ان سے پوچھیں کہ کیا انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کو کال کی تھی اور کیا ان کا سیکرٹری سٹرنگ ہے۔ میرے سیکرٹری نے جب ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو کال کیا تو وہاں سے بتایا گیا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن تو ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے یورپ کے کسی ملک میں گئے ہوئے ہیں اور ان کا پہلے ایک سیکرٹری سٹرنگ ہوتا تھا لیکن آج کل وہ ان کے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کو کال کی ہے۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن اور میری طرف سے تمام کالیں اس علی عمران کی طرف سے کی گئی ہیں اور اسے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس الجوف میں ہے اور ڈاکٹر ہارنگ اس کا انچارج ہے اور میں نے اسے راز رکھنے کے لئے جو بھی کوششیں کی ہیں وہ سب فضول ثابت ہوئی ہیں۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ڈاکٹر ہارنگ کو احکامات دے دیئے ہیں کہ وہ لانگ برڈ کمپلیکس کو مکمل طور پر سیل کر دیں اور خود بھی باہر رہنے کی بجائے کمپلیکس کے اندر رہیں اور جب تک لانگ برڈ مکمل نہیں ہو جاتا' تب تک کسی بھی صورت میں اور کسی بھی قیمت پر اسے اوپن نہ کیا جائے چاہے میں خود بھی اسے اوپن کرنے کے احکامات دوں۔ انہوں نے کسی کے احکامات نہیں ماننے اور مجھ سمیت انہوں نے باہر کی دنیا سے ہر قسم کا رابطہ ختم کر دینا ہے۔ میں بھی ان سے کوڈ کے تحت بات کیا کروں گا۔ اس کے بعد میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے کہ ان نئے حالات میں نئے انداز کی منصوبہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بندی کی جا سکے"۔۔۔۔ صدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔ عمران اس سیکرٹری ماریا کو واپس تل ابیب کیوں بھجوانا چاہتا تھا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ بات تو اب بچے کی سمجھ میں بھی آ سکتی ہے کہ وہ ماریا سے لانگ برڈ کمپلیکس کی مکمل تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا"۔۔۔۔ صدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے شاید خود ہی احساس ہو گیا تھا کہ اس کا سوال انتہائی احمقانہ ہے جبکہ ڈومیری' کرنل ڈیوڈ کی شرمندگی پر طنزیہ انداز میں مسکرا دی۔

"جناب صدر۔ لانگ برڈ کمپلیکس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل کیا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے چند لمحوں بعد کہا۔

"سوری۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہیں"۔۔۔۔ صدر نے سرد لہجے میں جواب دیا تو اس بار کرنل ڈیوڈ' ڈومیری کے چہرے پر ابھر آنے والے کھسیانہ پن کے تاثرات پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"جناب صدر۔ آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اب عمران اور اس کے ساتھی قصبہ الجوف کو نشانہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ قصبہ الجوف کو ملٹری اور بلیک ماسک کے حوالے کر دیں"۔۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"ملٹری کے کرنل کلارک کی وجہ سے ہمارا انتہائی کامیاب ٹریپ

ناکام ہو گیا ہے۔ اس لئے ویری سوری۔ اب ملٹری کو وہاں تعینات نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک بلیک ماسک کا تعلق ہے اسے اس سیٹ اپ سے یکسر علیحدہ کر دیا گیا ہے اس کے چیف کرنل رچرڈ نے کرنل ڈیوڈ کو ناکام کرنے اور الجھانے کے لئے باقاعدہ سازش کی جس کا ثبوت کرنل ڈیوڈ نے میرے سامنے پیش کر دیا۔ یہ سازش ایسی تھی جس سے عمران فائدہ اٹھا سکتا تھا اس لئے کرنل رچرڈ کا کورٹ مارشل کر دیا گیا اور انہیں سزا دے دی گئی اور بلیک ماسک کو بھی علیحدہ کر دیا گیا اس لئے بلیک ماسک کا نیا چیف اس میٹنگ میں شامل نہیں ہے"۔ صدر نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو بھی صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"آپ لوگوں کو یہاں اس لئے کال کیا گیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کوئی جامع اور فول پروف منصوبہ بندی کی جائے۔ اس سلسلے میں آپ کیا تجاویز پیش کرتے ہیں"۔۔۔۔ صدر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"سر۔ یقیناً آپ کے ذہن میں بھی کوئی خاص پلان ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ انتہائی کامیاب پلان ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں میرے ذہن میں ایک پلان ہے اور وہ پلان یہ ہے کہ قصبہ الجوف کی باقاعدہ ناکہ بندی کر دی جائے۔ وہاں کے تمام باشندوں کو جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ دس ہزار ہو گی۔ فوری طور پر وہاں سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نکال کر کسی فوجی چھاؤنی میں شفٹ کر دیا جائے اور پورے قصبہ الجوف میں کسی بھی انسان کا کسی بھی ذریعے سے داخلہ بند کر دیا جائے اور یہ سب کچھ اس وقت تک قائم رکھا جائے، جب تک لانگ برڈ مکمل نہیں ہو جاتا۔ اس میں زیادہ سے زیادہ ایک ماہ لگ جائے گا اور ہم ایک ماہ تک اس سیٹ اپ کو آسانی سے قائم رکھ سکتے ہیں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ گستاخی معاف۔ اس سیٹ اپ میں الٹا عمران اور اس کے ساتھیوں کو حفاظتی کور مہیا ہو جائے گا"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو صدر مملکت بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے۔ آپ اپنی بات کی مکمل وضاحت کریں"۔۔۔۔ صدر نے ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں بھی ماہر ہیں اور آواز اور لہجے کی نقل کرنے میں بھی۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ وہاں ان کا ٹارگٹ ہے۔ اس لئے وہاں اگر ناکہ بندی کی گئی تو لامحالہ وہ اپنے قدوقامت کے افراد کو اغوا کر کے ان کی جگہ لے لیں گے اور ناکہ بندی کرنے والے یہی سمجھتے رہیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل نہیں ہو سکے جبکہ وہ اندر کے لوگوں کے میک اپ میں قصبے میں موجود رہیں گے اور اس طرح الٹا انہیں مکمل حفاظتی کور مل جائے گا اور وہ انتہائی آسانی اور اطمینان سے کمپلیکس کو تباہ کرنے کی پلاننگ کرتے رہے گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات واقعی معقول ہے۔ لیکن پھر کیا کیا جائے" صدر نے کہا۔

"جناب میرا خیال ہے کہ آپ وہاں جیسے بھی حالات ہیں انہیں ویسے ہی رہنے دیں البتہ جس رہائش گاہ میں ڈاکٹر ہارنگ رہتے تھے وہ میرے اور میرے گروپ کے حوالے کر دیں۔ ڈاکٹر ہارنگ کا فوٹو ہمیں مہیا کر دیا جائے تو میرے گروپ کا ایک آدمی ڈاکٹر ہارنگ بن جائے گا جبکہ میں اور میرے گروپ کے آدمی اس رہائش گاہ کے دوسرے ملازمین کی جگہ لے لیں گے۔ عمران کو یقیناً معلوم نہ ہو گا کہ ڈاکٹر ہارنگ نے آپ سے بات کی ہے اور اس کی تمام پلاننگ سامنے آ گئی ہے۔ میری ساتھی عورت ماریا بن کر تل ابیب میں اپنے فلیٹ میں پہنچ جائے گی۔ اس طرح عمران یہی سمجھتا رہے گا کہ اس کی بات چیت چیک نہیں ہو سکی۔ وہ لازماً میری ساتھی عورت سے اس کمپلیکس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو میری ساتھی عورت اسے بتا دے گی کہ ایسا کوئی کمپلیکس وہاں موجود نہیں ہے اس کے باوجود بھی اگر وہ ڈاکٹر ہارنگ سے ملنے وہاں آیا تو ہم اسے سنبھال لیں گے جبکہ جی پی فائیو تل ابیب میں اسے تلاش کر کے اس کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"عمران کو تم ابھی پوری طرح نہیں جانتی۔ چونکہ وہ ماریا سے بات کر چکا ہے۔ اس لئے تمہاری ساتھی عورت کے بولتے ہی وہ سمجھ جائے گا کہ یہ ماریا نہیں ہے۔ اس طرح سارا سیٹ اپ بے کار ہو کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رہ جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ درست کہہ رہے ہیں۔ عمران واقعی انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے ویسے مس ڈومیری کی تجویز مجھے پسند آئی ہے اس طرح عمران کو واقعی ٹریپ کیا جاسکتا ہے۔ اگر اصل ماریا کو واپس بھجوا دیا جائے تو وہ ٹریپ ہو جائے گی جبکہ ماریا کے متعلق مجھے یہ معلوم ہے کہ اسے صرف اتنا معلوم ہے لانگ برڈ کمپلیکس الجوف میں ہے لیکن کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیلات ہیں۔ اس بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی اور ڈاکٹر ہارنگ کے کمپلیکس میں مستقل طور پر شفٹ ہو جانے کی وجہ سے اب ماریا وہاں واقعی بے کار ہو چکی ہے۔ اسے واپس بھجوایا جاسکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ ماریا کی رہائش گاہ کو اگر گھیر لیا جائے تو اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سارے وہاں نہیں آئیں گے جیسے ہی اسے یہ احساس ہوا کہ اسے پکڑنے کی کوشش کی جارہی ہے اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کی بات چیت کا علم ہو چکا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے قطعاً اس بات کا علم نہ ہو اور وہ یہی سمجھ کر الجوف پہنچے کہ وہاں ڈاکٹر ہارنگ سے مل کر وہ لانگ برڈ کو تباہ کر سکتا ہے۔ وہاں چونکہ وہ اپنے سارے ساتھیوں سمیت پہنچے گا اس لئے اسے آسانی سے موت کے گھاٹ اتارا جاسکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب۔ اس کی بات ڈاکٹر ہارنگ سے بھی تو ہو چکی ہے اس لئے ڈاکٹر ہارنگ کے روپ میں وہ دوسرے کی آواز سنتے ہی سمجھ جائے گا کہ اسے ٹریپ کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہاں ان کی رہائش گاہ میں پہنچنے کے بعد یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہاں نقلی ڈاکٹر ہارنگ سے ملاقات کے بعد وہ پھنس جائے گا۔ پھر اسے آسانی سے گرفتار کیا جاسکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ایک بار وہ وہاں پہنچ جائے۔ پھر اس کی زندہ واپسی نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"جناب۔ اگر مس ڈومیری وہاں ہوئی تو وہ آسانی سے انہیں یرغمال بنا کر وہاں سے نکل جائے گا۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو صدر چونک پڑے۔

"ہاں۔ کرنل ڈیوڈ واقعی اس عمران سے کافی واقف ہیں اور ان کی بات درست ہے لیکن اس کا کیا حل کیا جائے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ میری تجویز کے مطابق جس کمرے میں عمران کی ڈاکٹر ہارنگ سے ملاقات کرائی جائے وہاں ایسا سسٹم ایڈجسٹ کیا جائے کہ وہ وہاں سے باہر نہ نکل سکے اس کے لئے اگر ہمیں اس نقلی ڈاکٹر ہارنگ کی قربانی بھی دینا پڑے تو کوئی حرج نہیں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ایک بار اسے یا اس کے ساتھیوں کو پہنچنے تو دیں پھر دیکھیں میں کیا کرتی ہوں۔ میں وہاں ایسا سسٹم نصب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کروں گی کہ وہ سب ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائیں گے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر مس ڈومیری اپنے ساتھیوں سمیت وہاں رہائش گاہ پر منتقل ہو جائیں ماریا کو واپس اس کے فلیٹ پر بھجوا دیا جاتا ہے اور اسے کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں کی جائے گی جبکہ ملٹری انٹیلی جنس کے آدمی ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے گرد عام لوگوں کے روپ میں پہرہ دیں گے اور وہ ڈومیری کی ماتحتی میں کام کریں گے جبکہ کرنل ڈیوڈ قصبے سے باہر تل ابیب میں یا قصبے کے گرد جہاں بھی وہ چاہیں آزادی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کریں اور ان کا خاتمہ کریں"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ سیکرٹری ماریا تو اس عمران کو بتا دے گی کہ ڈاکٹر ہارنگ کمپلیکس میں شفٹ ہو چکے ہیں پھر وہ ساری صورت حال سمجھ جائے گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اسے ہدایات دینی ہوں گی کہ وہ صرف یہی بتائے کہ صدر کے حکم پر اسے واپس بھجوایا گیا ہے اور بس۔ اس کے علاوہ وہ جو کچھ جانتی ہے بے شک بتا دے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ اس ماریا کی رہائش کہاں ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سوری کرنل ڈیوڈ۔ اس بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ کیوں کہ اس طرح لازماً آپ عمران کو یا اس کے ساتھی کو جو ماریا سے

ملنے جائے گا وہاں گھیرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح سارا سیٹ اپ ختم ہو کر رہ جائے گا۔ آپ اپنے طور پر عمران کو تلاش کر کے ختم کریں"۔۔۔ صدر نے کہا اور کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شام کے اندھیرے گہرے ہو رہے تھے جب عمران نے چار منزلہ رہائشی پارک پلازہ کی پارکنگ میں کار روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا بھی نیچے اتر گئی۔ عمران نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ وہ دونوں ہی اس وقت مقامی میک اپ میں تھے عمران نے ماریا کے فلیٹ کا فون نمبر معلوم کر کے اسے فون کیا تھا گو اس کی کوئی بات نہ ہوئی تھی کیونکہ دوسری طرف سے ماریا نے جیسے ہی ہیلو کہا عمران نے رسیور رکھ دیا تھا کیونکہ وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ماریا واپس فلیٹ پہنچ گئی ہے یا نہیں اور ماریا کی آواز سن کر وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ماریا واپس آ چکی ہے۔ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچنے کے بعد وہ فلیٹ نمبر اٹھارہ کی طرف بڑھنے لگے۔ فلیٹ نمبر اٹھارہ کا دروازہ بند تھا اور باہر لگی ہوئی نیم پلیٹ پر ماریا کا نام بھی موجود تھا۔ عمران نے نیم پلیٹ کے نیچے موجود

ڈور فون کا کال بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"۔۔۔۔ ڈور مائیک سے ماریا کی آواز سنائی دی۔

"ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس کی سیکورٹی سے ہے مائیکل اور مس فلورا"۔۔۔۔ عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ دروازے پر واقعی ایک خوبصورت مقامی لڑکی کھڑی ہوئی تھی لیکن اس کے جسم پر انتہائی مختصر سا لباس تھا۔ جولیا کا چہرہ اسے اور اس کے لباس کو دیکھ کر بے اختیار بگڑ گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ مس فلورا ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اندر آجائیے۔ میں باتھ روم جا رہی تھی"۔۔۔۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک طرف کو ہٹ گئی تو عمران نے جولیا کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور پھر پہلے جولیا اور اس کے بعد عمران فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ ماریا نے فلیٹ کا دروازہ بند کر دیا یہ لگژری فلیٹ تھا۔ اس میں باقاعدہ ڈرائنگ روم بھی موجود تھا اور فلیٹ کی ساخت ساؤنڈ پروف تھی۔ ماریا دروازہ بند کر کے انہیں ڈرائنگ روم میں لے گئی۔

"تشریف رکھیں۔ میں گاؤن پہن کر آتی ہوں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا اور واپس چلی گئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"خاصی سمجھدار اور شریف لڑکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے تعریف بھرے انداز میں کہا۔

"اگر اتنی ہی شریف ہوتی تو گاؤن پہن کر بھی دروازہ کھول سکتی تھی میں جانتی ہوں ایسی لڑکیوں کی شرافت کو"۔۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر شاید تمہیں دیکھ کر اسے اپنی اوقات معلوم ہو گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی اوقات"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

"یہی کہ جو تمہارے ساتھ آرہا ہے وہ بھلا اس سے کیسے متاثر ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یو نانسنس۔ فضول باتیں مت کیا کرو"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے درپردہ اس کی تعریف کی ہے اور ظاہر ہے عمران کے منہ سے یہ تعریف سننے کے بعد اس کا رد عمل یہی ہو سکتا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا اسی لمحے ماریا اندر داخل ہوئی اس نے اب گاؤن پہنا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور تین جام رکھے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ مس ماریا۔ ویری سوری۔ آپ کو تکلیف ہوئی ہم ڈیوٹی کے دوران کوئی چیز نہیں پیتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ماریا اس طرح حیران ہو کر عمران اور جولیا کو دیکھنے لگی جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"حیرت ہے۔ شراب پینے میں ڈیوٹی کیسے حارج ہو سکتی ہے"۔ ماریا نے ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"حارج ہونے کی بات نہیں۔ اصول کی بات ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال فرمائیے"۔۔۔۔ ماریا نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم یہ کنفرم کرنے آئے ہیں کہ صدر صاحب کے حکم کی تعمیل ہوئی ہے کہ نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ فون پر بھی پوچھ سکتے تھے"۔۔۔۔ ماریا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کھولی اور ایک جام آدھا شراب سے بھر کر اس نے بوتل بند کی اور پھر جام اٹھا کر چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"کل سے آج شام تک ہم فون کرتے رہے لیکن یہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہیں کیا تھا اس لئے اب ہمیں خود آنا پڑا"۔ عمران نے کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے واپس آئی ہوں۔ سامان وغیرہ بھی تو پیک کرنا تھا۔ ویسے صدر صاحب نے میرے ساتھ بیحد زیادتی کی ہے کہ مجھے واپس بھجوا دیا ہے لیکن میں بہرحال کیا کر سکتی ہوں"۔۔۔۔ ماریا نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ سیکورٹی کی وجہ سے ہو رہا ہے مس ماریا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ وہاں اسرائیل کے کس قدر اہم پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ واقعی وہاں انتہائی اہم کمپلیکس ہے"۔۔۔ ماریا نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"کس چیز کا کمپلیکس ہے مس ماریا۔ آپ کو تو علم ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے کیونکہ میں تو ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ ڈاکٹر ہارنگ ریٹائر ہو چکے ہیں ویسے ڈاکٹر ہارنگ نے ہی مجھے بتایا تھا کہ کوئی خاص قسم کا طیارہ تیار کیا جا رہا ہے جس کا نام لانگ برڈ رکھا گیا ہے اور اس لئے اسے لانگ برڈ کمپلیکس کہتے ہیں"۔ ماریا نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ ہی اس کمپلیکس کے انچارج ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ تو آنکھوں سے معذور ہیں اور ویسے بھی بیمار رہتے ہیں البتہ وہ کبھی کبھی اس کمپلیکس میں جاتے ضرور ہیں کیونکہ وہاں کے سائنس دان بعض اوقات انہیں مشورے کے لئے بلا لیتے ہیں لیکن ڈاکٹر ہارنگ کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے"۔ ماریا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"پھر تو اس کمپلیکس کا کوئی خصوصی راستہ ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے جاتا ہو گا کیونکہ معذور آدمی کو باہر سے جاتے ہوئے تکلیف ہوتی ہو گی"۔۔۔ عمران نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ جب بھی ڈاکٹر ہارنگ جاتے تھے تو ایک سیاہ رنگ کی کار آتی تھی جس کے شیشے بھی سیاہ رنگ کے ہوتے تھے۔ ڈاکٹر ہارنگ اس کار میں بیٹھ کر رہائش گاہ سے چلے جاتے تھے اور پھر یہی کار انہیں چھوڑ جاتی تھی"۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"آپ کتنے عرصے سے ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ کام کر رہی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی مجھے چار سال ہو گئے ہیں جب ڈاکٹر ہارنگ ٹھیک تھے تب بھی میں ان کی سیکرٹری تھی"۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"اور اس سے پہلے وہ کہاں کام کرتے تھے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اسرائیل کی نیشنل لیبارٹری میں"۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"وہاں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر کتنے ملازم ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"لیکن یہ باتیں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔۔۔ ماریا نے چونک کر پوچھا۔

"ویسے ہی مجھے دراصل یہ خیال آ رہا ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر ہارنگ کو پریشانی ہوگی اس لئے میرا خیال ہے کہ میں اپنی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رپورٹ میں یہ سفارش بھی کر دوں آپ کو دوبارہ وہاں بھیج دیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ آپ کی بیحد مہربانی ہوگی کیونکہ یہاں بغیر کسی کام کے میں یقیناً مرجانے کی حد تک بور ہو جاؤں گی اور ویسے بھی اب مجھے ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ کام کرنے کی عادت سی پڑ گئی ہے"۔۔۔ ماریا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر بتائیں کہ وہاں کتنے ملازم ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی میرے علاوہ چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ چار مرد مالی' ڈرائیور' خانساماں اور بٹلر ہے جبکہ دو عورتوں میں سے ایک صفائی وغیرہ کا انتظام کرتی ہے اور دوسری ڈاکٹر ہارنگ کی لائبریری سنبھالتی ہے اور ان کے نوٹس وغیرہ ٹائپ کرتی ہے وہ سائنس میں ماسٹر ڈگری رکھتی ہے اور ڈاکٹر ہارنگ کی اسسٹنٹ ہے"۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"اس کا کیا نام ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"گریسی نام ہے اس کا۔ نوجوان لڑکی ہے"۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"او کے۔ مس ماریا اب اجازت دیں۔ آپ کا بہت سا وقت لیا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ میں بھی تو یہاں اکیلے رہ کر بور ہی ہوتی۔ آپ سے باتوں میں کچھ وقت گزر گیا"۔۔۔ ماریا نے اٹھ کر

مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جولیا اسے گڈ بائی کہہ کر اس کے فلیٹ سے باہر آ گئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔

"تمہارا کیا خیال ہے اس ماریا کے متعلق"۔۔۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسا خیال"۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا یہ اصل ماریا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اصل ہے۔ میں اس سے فون پر بات کر چکا ہوں۔ اگر یہ اصل نہ ہوتی تو میں فوراً پہچان جاتا لیکن تمہارے ذہن میں یہ خیال کیوں آیا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ جس طرح اطمینان سے وہ سب کچھ بتائے چلی جا رہی تھی اس سے لگتا تھا کہ معاملات مشکوک ہیں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ اس پر تشدد کرنا پڑتا۔ تب وہ یہ سب کچھ بتاتی"۔ عمران نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس قدر اہم پراجیکٹ کے بارے میں جو اس قدر خفیہ رکھا جا رہا ہو اجنبیوں کو کون اس طرح اطمینان سے بتاتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے میرے ذہن میں بھی یہ خیال آیا تھا لیکن پھر دو باتوں کی وجہ سے میں نے یہ خیال ترک کر دیا ایک تو یہ کہ ماریا نے سوائے اس پراجیکٹ کے درست نام کے کہ اس کا نام لانگ برڈ پراجیکٹ نہیں بلکہ لانگ برڈ کمپلیکس ہے اس بارے میں اور کیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بتایا ہے زیادہ سے زیادہ یہی کہ ڈاکٹر ہارنگ کار میں بیٹھ کر وہاں جاتا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ پراجیکٹ اسی قصبے سے کچھ فاصلے پر ہو گا اور دوسری بات یہ کہ ڈاکٹر ہارنگ وہاں جاتا رہتا ہے لیکن یہ معمولی باتیں ہیں اس بارے میں کوئی تفصیل نہ وہ جانتی ہے اور نہ اس نے بتائی اور تیسری بات یہ کہ ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے اس کا مطلب ہے کہ ہم سرکاری آدمی ہیں۔ دشمن یا اجنبی نہیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن میرے ذہن میں بہرحال خلش موجود ہے تمہارا دعویٰ ہے کہ تم سچ جھوٹ کو پرکھ لیتے ہو تمہارا کیا خیال ہے کہ ماریا نے جو کچھ بتایا ہے وہ حرف بحرف سچ ہے"۔۔۔۔ جولیا نے لفٹ کے نیچے پہنچنے پر باہر آتے ہوئے کہا۔

"صرف دو تین مرحلوں پر اس کی زبان معمولی سی لڑکھڑائی ہے یا اس کے جواب میں برجستگی نہیں تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ شاید سو فیصد سچ نہیں بول رہی باقی جو کچھ اس نے بتایا ہے وہ سچ ہی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کون سے مرحلے"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ایک تو اس کار کے رنگ اور شیشوں کی بات کرتے ہوئے اس کے جواب میں روانی اور برجستگی نہیں تھی' دوسرا ڈاکٹر ہارنگ کے ملازموں کے بارے میں اس نے محتاط اور سوچ کر بتایا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں باتوں میں اس نے یا تو جھوٹ بولا ہے یا پھر اس کو ان سوالوں کی توقع نہ تھی اس لئے اسے سوچنا پڑا"۔ عمران نے پارکنگ میں پہنچ کر کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"تو اب تمہارا کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب باقی گفتگو ڈاکٹر ہارنگ سے ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور کار سٹارٹ کر کے وہ پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر لے آیا اور اس نے کچھ آگے بڑھنے کے بعد کار کو ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روکا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس نے جیب سے سکے نکال کر بوتھ میں ڈالے اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس۔ جیکب بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا۔

"مال پوائنٹ کراس پر پہنچا دو۔ لیکن مال کو ہر صورت میں مکمل اور صحیح طریقے سے پیک ہونا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کس وقت ڈلیوری دینی ہے"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ابھی رات کو لیکن احتیاط کرنا۔ مخالف بزنس مین چیکنگ بھی کر سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دی۔

"کیا ہوا"—— جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"صفدر کو کہہ دیا ہے وہ لوگ تیار ہو کر اس چوک پر پہنچ جائیں گے جہاں سے الجوف جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ ہم وہاں ان کا انتظار کریں گے"—— عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ درختوں میں گھرے ہوئے ایک خاصے بڑے کیبن کے اندر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ساتھ ہی میز پر اس نے ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا اور وہ بار بار ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔ چند لمحوں بعد یکلخت ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے گود میں رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"—— ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی میجر براؤن کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"—— کرنل ڈیوڈ نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ایک مرد اور ایک عورت ماریا سے ملنے کے لئے اس کے فلیٹ میں داخل ہوئے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو پریذیڈنٹ ہاؤس کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سیکورٹی سے متعلق بتایا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے میجر براؤن کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ اسی طرح خوشامدانہ تھا شاید کرنل ڈیوڈ سے بات کرتے ہوئے اسے خوشامدانہ لہجے میں بات کرنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں ان کے درمیان۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ یہ فلیٹ ساؤنڈ پروف ہے۔ اوور"۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"اور ویری سیڈ۔ کیا ضرورت ہے فلیٹوں کو ساؤنڈ پروف بنانے کی۔ احمق لوگ۔ نانسنس۔ بہرحال تم ان کا خیال رکھو اور پلازہ سے باہر اپنے آدمیوں کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ جس کار میں آئے ہیں اس کار کے بمپر کے نیچے کاشن پوائنٹ فکس کر دیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ لوگ واپس پریذیڈنٹ ہاؤس جاتے ہیں یا نہیں اور پھر مجھے ان کے متعلق ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہو لیکن ہر لحاظ سے محتاط رہنا۔ انہیں معمولی سا بھی شک نہیں ہونا چاہئے اگر وہ تمہارے یا تمہارے آدمیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے تو میں تم سب کو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا سمجھے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کو شکایت نہ ہو گی۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے اسی طرح خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"شکایت ہوئی تو گولی مار دوں گا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ میز پر رکھ دیا اس نے اپنے طور پر ماریا کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں اور اس طرح اس نے اس پلازہ کا کھوج لگایا تھا جہاں ماریا کا فلیٹ تھا۔ اس کا تو دل چاہ رہا تھا کہ وہ ماریا کی جگہ جی پی فائیو کی عورت کو بھیج دیتا لیکن اسے معلوم تھا کہ صدر مملکت کی سخت ترین ہدایت تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ماریا پر کسی طرح بھی شک نہ پڑنا چاہئے اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا البتہ اس نے میجر براؤن کی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ وہ ماریا کے ساتھ والا فلیٹ لے کر وہاں رہے اور ماریا سے ملنے کے لئے آنے والوں کی نگرانی کر کے اسے رپورٹ دے اور پھر جیسے ہی اسے اطلاع ملی کہ ماریا واپس فلیٹ پر پہنچ گئی ہے تو وہ اپنے پلان کے مطابق یہاں اس کیبن میں آ گیا تھا اور اب میجر براؤن کی طرف سے پہلی رپورٹ آئی تھی۔ کرنل ڈیوڈ کو یقین تھا کہ ماریا سے ملنے والا مرد لازماً عمران ہو گا اور اس کی ساتھی عورت جولیا ہو گی اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ میجر براؤن کو حکم دے دے کہ یہ پورا پلازہ ہی بموں سے اڑا دے لیکن ظاہر ہے کہ وہ صدر مملکت کی وجہ سے مجبور تھا اور اس کے ساتھ ساتھ کیپٹن رینڈل اپنے گروپ کے ساتھ اس سڑک کے پاس موجود تھا جو مین روڈ سے نکل کر قصبہ الجوف کی طرف جاتی تھی اس کے علاوہ جی پی فائیو کا ایک خصوصی گروپ جس کا انچارج کیپٹن پال تھا۔ الجوف قصبے میں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے قریب بھی موجود تھا کرنل ڈیوڈ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عمران اور اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھیوں کو ہر قیمت پر ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہلاک کر دے گا کیونکہ اس کے بعد ظاہر ہے کریڈٹ ڈومیری کو شفٹ ہو جانا تھا جس نے رہائش گاہ پر قبضہ کر رکھا تھا وہ خود اس وقت الجوف قصبے کے قریب ایک کیبن میں موجود تھا تاکہ صورت حال کو موقع پر کنٹرول بھی کر سکے۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر دوبارہ گود میں رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن کی خوشامدانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر وہ مرد اور عورت اس پلازہ سے نکل کر اب اس سڑک کی طرف بڑھ رہے ہیں جو شہر سے باہر جاتی ہے۔ میرا گروپ ان کا تعاقب کر رہا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"احمق آدمی۔ شہر سے تو ہر سمت میں سڑکیں جاتی ہیں کونسی سمت کو وہ جا رہے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر اس سمت میں جہاں سے الجوف کی طرف جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تعاقب جاری رکھو۔ انتہائی احتیاط کے ساتھ۔ اگر تم

نے ذرا سی بھی غفلت دکھائی تو گولی مار دوں گا۔ سمجھے اور جب یہ لوگ اس سڑک پر پہنچیں جہاں سے الجوف کو سڑک نکلتی ہے تو مجھے فوراً رپورٹ دینا تاکہ میں کیپٹن رینڈل کو بروقت الرٹ کر سکوں۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے میجر براؤن نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ کیبن سے باہر اس کا ڈرائیور موجود تھا۔

"ہیرسن"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ ہیرسن نے یکلخت اٹن شن ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گاڑی تیار رکھو ہم کسی بھی لمحے روانہ ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ گاڑی تیار ہے سر۔ بالکل او کے ہے سر"۔ ڈرائیور نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر کال آنا شروع ہوگی تو اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا اس بار چونکہ وہ کھڑا تھا اس لئے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر گود میں نہ رکھا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن کی آواز سنائی دی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یس سر۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ان کی کار اس چوک کے قریب سڑک کے کنارے رک گئی ہے شاید انہیں کسی کا انتظار ہے۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا۔

"کس چوک کے کنارے۔ تفصیل سے بتاؤ احمق آدمی۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اس چوک کے قریب جناب جہاں سے الجوف کو سڑک جاتی ہے۔ اوور"---- میجر براؤن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھی وہاں پہنچیں گے تم پوری طرح محتاط رہنا جیسے ہی اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے اس کے بعد میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ ہر لحاظ سے محتاط رہنا سمجھے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹہلنا شروع کر دیا اور پھر ٹہلتے ٹہلتے اچانک وہ چونک کر رکا اور اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے بٹن آن کر کے تیز لہجے میں بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس سر۔ کیپٹن رینڈل اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"---- چند لمحوں بعد کیپٹن رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"تیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی تھوڑی دیر بعد الجوف جانے والی سڑک پر پہنچنے ہی والے ہیں ابھی میجر براؤن کی کال آئی ہے اس نے بتایا ہے کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت ایک کار میں سوار اس چوک کے قریب پہنچ کر رک گئے ہیں جہاں سے سڑک الجوف کو نکلتی ہے یقیناً اب اسے اپنے ساتھیوں کا انتظار ہو گا اس کے ساتھی جیسے ہی آئیں گے وہ الجوف کی طرف روانہ ہو جائیں گے اس وقت میجر براؤن مجھے کال کرے گا اور میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں سر۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ نئی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور اپنے نام کی کال دینی شروع کر دی۔

"یس سر۔ کیپٹن پال اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"---- ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بیحد مودبانہ تھا۔

"پوری طرح ہوشیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی الجوف کی طرف آنے والے ہیں۔ اگر وہ کسی بھی طرح کیپٹن رینڈل گروپ سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بچ نکلے تو پھر تمہیں انہیں سنبھالنا پڑے گا۔ انہیں کسی صورت بھی ڈاکٹر ہارنگ ہاؤس میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ اوور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں۔ اوور"۔۔۔ کیپٹن پال نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں تمہیں مزید اطلاع دوں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں کیبن میں ٹہلنا شروع کر دیا پھر تقریباً دس بارہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر کی کال آنا شروع ہو گئی اور کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے آگے بڑھ کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔ میجر براؤن کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"ایک کار شہر کی طرف سے آ کر ان کے قریب رکی ہے اس کار کے رکتے ہی پہلے والی کار میں موجود مرد اور عورت دونوں کار سے اتر آئے۔ دوسری کار سے تین آدمی اترے ہیں اور وہ سب اس وقت آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ اوور"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"کاروں کے رنگ۔ ماڈل اور نمبر بتاؤ۔ اوور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور میجر براؤن نے بتایا کہ دونوں کاروں کے رنگ

نیلے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ماڈل، کمپنی اور نمبر بھی بتا دیئے۔

"تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔ اوور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"چار آدمی ہیں کرنل۔ اوور"۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"تم سب ایک ہی کار میں ہو۔ اوور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"جب یہ لوگ الجوف کی طرف بڑھیں تو مجھے رپورٹ دینا اور تم نے ان سے کافی پیچھے رہنا ہے۔ اوور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا پھر تقریباً دس منٹ بعد دوبارہ کال آ گئی تو کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔ میجر براؤن کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ دونوں کاریں الجوف کی طرف بڑھ گئی ہیں۔ اوور"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بجلی کی سی تیزی سے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن رینڈل اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"---- دوسرے لمحے کیپٹن رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"ہوشیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی جن کی تعداد عمران سمیت پانچ ہے دو کاروں میں الجوف کی طرف آرہے ہیں۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کاروں کے رنگ، ماڈل اور نمبر بھی بتا دیئے۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ان دونوں کاروں پر اکٹھے میزائل فائر کر دو۔ انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ دو اور کاریں میزائلوں سے اڑا دو۔ اس کے بعد بھی اگر ان میں سے کوئی بچ نکلنے اور بھاگنے کی کوشش کرے تو اسے گولیوں سے اڑا دو پوری احتیاط اور ذمہ داری سے یہ آپریشن مکمل کرنا۔ خبردار انہیں معمولی سا بھی شبہ نہیں پڑنا چاہئے اور جب آپریشن مکمل ہو جائے تو مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اوور"---- دوسری طرف سے کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی تیزی سے دوبارہ اپنی مخصوص

فریکونسی ایڈ جسٹ کر دی۔ اس کے چہرے کے اعصاب جوش اور اضطراب کی وجہ سے تھرتھرا رہے تھے آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ اس کی نظریں اس طرح ٹرانسمیٹر پر جمی ہوئی تھیں جیسے یہ ٹرانسمیٹر ٹی وی سکرین ہو اور اس پر ایکشن سے پر ایڈونچر فلم دکھائی جا رہی ہو۔ وہ تصور ہی تصور میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کو الجوف کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اسے کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی بھی تصور کی آنکھ سے نظر آرہے تھے جو سڑک کے دونوں اطراف میں میزائل گنیں اٹھائے ان کاروں کی تاک میں تھے جبکہ عقب میں میجر براؤن کی کار آرہی تھی۔ تمام تصور اس کے ذہن میں روز روشن کی طرح واضح نظر آرہا تھا۔ پھر اس حالت میں نجانے کتنی دیر ہو گئی کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور کرنل ڈیوڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں میں اچانک خوفناک بم پھٹ پڑا ہو اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن رینڈل کالنگ۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بولو کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بولو۔ مارے گئے یہ شیطان۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ دونوں کاریں ہٹ ہو گئی ہیں دونوں کاروں کے پرخچے اڑ گئے ہیں اور ان میں سوار افراد کے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہیں ان کے جسموں کے ٹکڑے دور دور تک پھیلے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ سب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ختم ہو گئے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"کوئی بچ تو نہیں سکا۔ اوور"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ بچ نکلنے کا کوئی امکان ہی نہ تھا ہم نے دونوں کاروں پر بارہ میزائل اکٹھے فائر کر دیئے تھے۔ اوور"۔۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے اسی طرح پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ نیوز۔ اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آخر کار یہ کارنامہ جی پی فائیو کے حصے میں ہی آیا۔ ویری گڈ۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہوا میں اڑ رہا ہو۔

"جلدی چلو ہیرسن۔ جلدی چلو۔ ہم جیت گئے ہیں۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ جلدی چلو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کار کے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر گھوم کر انتہائی تیزی سے قصبہ الجوف جانے والی سڑک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کرنل ڈیوڈ کا انگ انگ مسرت سے کانپ رہا تھا۔ وہ تصور ہی تصور میں صدر مملکت سے اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ لے رہا تھا مسرت سے اس کی باچھیں اس طرح کھلی ہوئی تھی کہ

پورے چہرے پر دانت اور ہونٹ پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اس وقت اس کی حالت واقعی قابل دید تھی کار انتہائی تیز رفتاری سے کھیتوں کے درمیان کچی سڑک پر دھول اڑاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"جہاں کیپٹن رینڈل موجود ہے وہاں جانا ہے"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار سڑک پر پہنچ کر بائیں طرف مڑ گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد کرنل ڈیوڈ کو دور سے سرچ لائٹوں کی تیز روشنی نظر آنے لگ گئی اور کرنل ڈیوڈ حالانکہ پہلے بھی سیدھا اور اکڑا ہوا بیٹھا تھا لیکن ان روشنیوں کو دیکھ کر وہ اور زیادہ اکڑ کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں کیپٹن رینڈل اور اس کے آدمی موجود تھے درختوں پر اس طرح سرچ لائٹیں نصب کر دی گئی تھیں کہ ہر طرف تیز روشنی پھیل گئی تھی سامنے سڑک سے ہٹ کر کھیتوں میں دو کاروں کے جلے ہوئے اور ٹیڑھے میڑھے ڈھانچے پڑے ہوئے تھے۔ دور دور تک کاروں کے پرزے اور انسانی جسموں کے حصے بھی پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ کار رکتے ہی کرنل ڈیوڈ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا تو سامنے کھڑے کیپٹن رینڈل نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔ کیپٹن رینڈل کے چہرے پر بھی مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ویل ڈن کیپٹن رینڈل۔ ویل ڈن۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیا ہے۔ ویل ڈن۔ تمہیں تمہارے اس کارنامے کا یقیناً انعام ملے گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے باقاعدہ آگے بڑھ کر کیپٹن رینڈل کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل کا سینہ خوشی سے پھول گیا۔

"تھینک یو سر۔ یہ سب کچھ آپ کی بہترین پلاننگ اور ہدایات کے مطابق ہی ہوا ہے اصل کریڈٹ تو آپ کا ہے سر"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے کیپٹن رینڈل نے جو کچھ کہا ہے وہ سو فیصد درست ہے۔

"ان کی لاشوں کو اکٹھا کراؤ تاکہ ان کی پہچان ہو سکے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں صرف آپ کے انتظار میں تھا تاکہ آپ پچویشن کو دیکھ سکیں۔ اس لئے میں نے سرچ لائٹیں بھی لگوا دی تھیں"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ لاشوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اکٹھے کر کے سڑک پر رکھے جائیں اور پھر اس کے حکم پر اس کے گروپ کے آدمی تیزی سے آگے بڑھ گئے تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد لاشوں کے دور دور تک بکھرے ہوئے ٹکڑے اکٹھے کئے گئے اور پھر کرنل ڈیوڈ کے حکم پر انہیں اس طرح رکھا گیا کہ کسی حد تک لاشیں نظر آنے لگ جائیں عمران کا آدھا جلا ہوا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا اور کرنل ڈیوڈ کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم شیطان۔ تم آخر کار ہلاک ہو ہی گئے۔ تم ناقابل تسخیر سمجھے جاتے تھے لیکن دیکھو کرنل ڈیوڈ نے آخر کار تمہیں تسخیر کر ہی لیا تم مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ یہودی تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے لیکن دیکھو۔ آج تم کس طرح یہودیوں کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ گئے ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہی عمران ہے جناب"---- کیپٹن رینڈل نے کرنل ڈیوڈ کی بڑبڑاہٹ سن کر قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی عمران ہے جس کی دہشت سے دنیا کانپتی رہتی تھی جس کی ذہانت کا کوئی جواب نہ تھا اور جو ہمیشہ کامیاب رہتا تھا لیکن دیکھو آج یہ کیسے بے بس پڑا ہوا ہے کہاں گئی اس کی ذہانت۔ کہاں گئی اس کی دہشت۔ کرنل ڈیوڈ نے بوٹ سے عمران کے سر کو ہلکی سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ عمران اصل چہرے میں تو نہ ہو گا۔ وہ لازماً میک اپ میں ہو گا۔ مگر یہ تو اصل چہرہ ہے"---- کیپٹن رینڈل نے آہستہ سے ڈرتے ڈرتے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ پھر واقعی۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کرنل ڈیوڈ کے چہرے کا رنگ اور کیفیات کیپٹن رینڈل کا فقرہ سنتے ہی اس قدر تیزی سے بدلی تھیں کہ شاید گرگٹ بھی اس قدر تیزی سے رنگ نہ بدل سکتا ہوگا۔

"لیکن جناب۔ میرا خیال ہے کہ ماسک میک اپ تھا جو جل گیا ہے۔ یہ دیکھیں۔ یہ ماسک کے جلنے کے نشانات"---- کیپٹن رینڈل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے کرنل ڈیوڈ کی کیفیت بدلتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں اسے مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نشان تو ہے لیکن پھر بھی۔ یہ۔ یہ تو گڑبڑ ہو سکتی ہے وہ۔ وہ۔ میجر براؤن کہاں ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ پیچھے پیچھے آ جائے وہ کہاں ہے۔ ابھی تک کیوں نہیں پہنچا۔ کہاں ہے ٹرانسمیٹر"۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت واقعی پہلے سے مختلف ہو گئی تھی پہلے اس کے چہرے پر انتہائی مسرت، کامیابی اور اطمینان کے تاثرات تھے لیکن اب اس کا چہرہ ستا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ذہن پر شک کی گرہ پڑ گئی تھی اور ظاہر ہے اب اس گرہ نے آکاش بیل کی طرح پھیلتے ہی چلے جانا تھا۔

"ادھر جناب۔ ادھر کار میں نصب ہے جناب۔ ادھر وہ کار کھڑی ہے"—— کیپٹن ریندل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر خود بھی وہ کار کی طرف تیزی سے دوڑ پڑا۔ جیسے اس کا ارادہ ہو کر وہ کار چلا کر یہاں کرنل ڈیوڈ کے پاس لے آئے گا لیکن کرنل ڈیوڈ بھی اس کے پیچھے دوڑتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"جلدی کرو۔ میجر براؤن کی فریکونسی ملاؤ"—— کار کا دروازہ کھول کر کرنل ڈیوڈ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن ریندل جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا اور پھر ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

"یس سر۔ میجر براؤن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"—— چند لمحوں بعد براؤن کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"کہاں ہو تم۔ تمہیں میں نے کہا تھا کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کے پیچھے یہاں کیپٹن ریندل والے سپاٹ پر آؤ۔ لیکن تم ابھی تک یہاں کیوں نہیں پہنچے۔ جواب دو۔ کیوں نہیں پہنچے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ اوور"—— کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ کار اچانک خراب ہو گئی ہے۔ اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا سر۔ اوور"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"وہ تو مارے جا چکے ہیں لیکن عمران کا آدھا جلا ہوا چہرہ دستیاب ہوا ہے۔ لیکن اس کا باقی آدھی چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں تھا۔ اوور"—— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ سب مقامی میک اپ میں تھے لیکن سر وہ ماسک میک اپ میں تھے۔ میں نے خود چیک کیا تھا۔ اوور"—— میجر براؤن نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے۔ اوور"—— کرنل ڈیوڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اندھیرے میں اچانک روشنی کی کرن نظر آ گئی ہو۔

"یس سر۔ میں نے خود قریب سے دیکھا تھا سر۔ اوور"—— میجر براؤن نے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر کیپٹن رینڈل کی بات درست ہے اس کا ماسک جل گیا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ او کے۔ جلدی کرو کار ٹھیک کر کے آؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کوشش کر رہا ہوں سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی ماسک میک اپ میں تھے اور میزائل کی وجہ سے ماسک جل گیا۔ اس لئے اس کا اصل چہرہ نظر آنے لگ گیا ہے۔ او کے۔ اٹھاؤ ان لاشوں کو اور گاڑی میں ڈالو۔ ہم نے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہے تاکہ وہاں انہیں اچھی طرح جوڑ کر اس کے بعد صدر صاحب کو کال کر کے اس عظیم کامیابی کی اطلاع دوں"۔ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں دوبارہ مسرت عود کر آئی تھی۔

"یس سر۔ یس سر۔ لیکن پھر میجر براؤن کو یہاں بلانے کی کیا ضرورت ہے سر۔ اسے بھی ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا حکم دے دیں اور وہ کیپٹن پال بھی شاید انتظار کر رہا ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ہاں واقعی ٹھیک ہے۔ تم ہدایات کی تکمیل کرو۔ میں انہیں کال کرتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اس بار چونکہ میجر براؤن کی فریکونسی ایڈ جسٹ تھی اس لئے اس نے صرف بٹن آن کیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میجر براؤن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن کے لہجے میں حیرت تھی۔ شاید اتنی جلدی اسے دوبارہ کال آنے پر حیرت ہو رہی تھی۔

"تمہاری کار ٹھیک ہو گئی ہے یا نہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ تقریباً ٹھیک ہو گئی ہے سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ کار ٹھیک کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ ہم سب وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے تیزی سے اس پر کیپٹن پال کی فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ یو اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن پال اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد پال کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن پال۔ ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے اور اس شیطان اور اس کی پوری ٹیم کے جسموں کے ٹکڑے اڑ گئے ہیں۔ اب ہم لاشوں سمیت واپس ہیڈ کوارٹر جا رہے ہیں۔ تم بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہیں پہنچ جاؤ۔ اب تمہارے وہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یس سر۔ کامیابی مبارک ہو سر۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن پال نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیٹر آف کر دیا اور کار سے باہر نکل آیا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے عقب میں کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی اپنی اپنی کاروں اور جیپوں میں آ رہے تھے جبکہ ان کے پیچھے کیپٹن پال اور اس کے ساتھی تھے کیونکہ ان کی روانگی سے پہلے ہی وہ وہاں پہنچ گئے تھے۔ دو جیپوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں رکھی ہوئی تھیں اور یہ قافلہ اس طرح ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جیسے فاتحین کسی بڑی سلطنت کو فتح کرنے کے بعد واپس اپنے ملک جاتے ہیں۔ کرنل ڈیوڈ اپنی کار کی عقبی سیٹ پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے اور پھر صدر کو کال کر کے اپنی اس عظیم کامیابی کی خبر سنائے۔ اسے معلوم تھا کہ اس وقت رات کافی پڑ چکی تھی اور ہو سکتا ہے کہ صدر صاحب اپنی خوابگاہ میں چلے گئے ہوں لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ اتنی بڑی اور دھماکہ خیز خبر ہے کہ صدر صاحب ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ آخر کار یہ قافلہ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے لاشوں کو بڑے ہال میں جوڑ کر رکھنے کے احکامات دیئے اور خود وہ تیزی سے اپنے دفتر کی طرف دوڑ پڑا۔ دفتر پہنچ کر وہ اپنی بڑی سی

دفتری میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا اور اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پرسنل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔ شاید ملٹری سیکرٹری ڈیوٹی ختم کر کے واپس چلا گیا تھا اور اب اس کی جگہ پرسنل سیکرٹری نے لے لی تھی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر صاحب کی پرسنل سیکرٹری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب سے بات کرائیں۔ میں انہیں تاریخ کی سب سے بڑی خوشخبری سنانا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صاحب تو اپنی خوابگاہ میں جا چکے ہیں جناب۔ آپ صبح فون کر لیں"۔ پرسنل سیکرٹری نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق لڑکی۔ تم کیا سمجھ رہی ہو کہ میں بکواس کر رہا ہوں۔ فوراً بات کراؤ میری صدر صاحب سے۔ انہیں کہو کہ کرنل ڈیوڈ پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ جلدی بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یس سر۔ یس سر۔ میں معلوم کرتی ہوں سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کے اس بری طرح چیخنے کی وجہ سے شاید پرسنل سیکرٹری گھبرا گئی تھی۔

"ہیلو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر۔ مبارک ہو سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہو گیا ہے سر۔ ان کی لاشیں اس وقت میرے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں سر۔ آپ انہیں دیکھ سکتے ہیں سر"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تم نے تصدیق کر لی ہے"۔۔۔۔ صدر کے لہجے میں بھی حیرت کے ساتھ ساتھ یقین نہ آنے والی کیفیت نمایاں تھی۔

"یس سر۔ میں نے مکمل تصدیق کر لی سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ سب کیسے ہوا۔ مجھے تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ماریا کے فلیٹ کی نگرانی سے لے کر الجوف میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے چیکنگ کی پوری تفصیل بتائی اور پھر میجر براؤن کی نگرانی اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے کیپٹن رینڈل والے سپاٹ پر پہنچنے کے بعد ان پر میزائل فائرنگ اور پھر ان کی لاشوں کی پہچان سے لے کر ہیڈ کوارٹر تک واپس پہنچنے کے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو تم نے دنیا کا سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم پوری دنیا کے یہودیوں کے ہیرو بن گئے ہو۔ تمہیں اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ۔ میں آرہا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت میں ہیلی کاپٹر میں آرہا ہوں" دوسری طرف سے صدر کے لہجے میں بھی یکلخت بے پناہ مسرت ابھر آئی تھی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچ رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کا ہیلی کاپٹر پہنچے فوراً مجھے اطلاع دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر تیزی سے عقبی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ صدر صاحب کی آمد سے پہلے اپنا لباس تبدیل کر لینا چاہتا تھا کیونکہ اس لباس پر شکنیں بھی پڑ گئی تھیں اور مٹی بھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے کمرے سے باہر آیا تو انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر میں اترنے والا ہے جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے رسیور رکھا اور تیزی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جب ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر پہنچا تو اسی لمحے صدر صاحب کا ہیلی کاپٹر بھی ہیلی پیڈ پر اترا اور پھر صدر صاحب ہیلی کاپٹر سے باہر آئے تو کرنل ڈیوڈ اور اس کے پیچھے موجود اس کے ہیڈ کوارٹر کے افراد نے مل کر فوجی سیلوٹ کیا۔

"ویل ڈن کرنل ڈیوڈ۔ ویل ڈن"۔۔۔ صدر صاحب نے سلام کا جواب دے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ کا کریڈٹ ہے جناب۔ اگر آپ عمران کو قصبہ الجوف کی طرف جانے والے راستے پر ٹریپ کرنے کی انتہائی کامیاب پلاننگ نہ بناتے تو یہ کبھی نہ مارے جا سکتے ہیں جناب"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے باچھیں پھاڑتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو صدر صاحب کے چہرے پر مسرت کے تاثرات مزید بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ صدر صاحب کو ساتھ لے کر اس بڑے ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ ٹکڑے اکٹھے کر رکھے ہیں"۔۔۔ صدر نے غور سے لاشوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میزائلوں سے ان سب کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ یہ دیکھئے صاحب۔ یہ ہے عمران کی لاش اور اس کا جلا ہوا چہرہ"۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن کرنل ڈیوڈ۔ یہ سب مردوں کی لاشیں ہیں جبکہ عمران کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ اس کی لاش نہیں ملی"۔ صدر

نے کہا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"نہیں سر۔ شاید وہ پیچھے رہ گئی ہو گی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس کے ذہن میں اچانک دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے کیونکہ میجر براؤن نے پہلے رپورٹ دیتے ہوئے بھی بتایا تھا کہ عمران جب ماریا سے ملنے گیا تھا تو اس کے ساتھ عورت بھی تھی اور وہ دونوں قصبہ الجوف کی طرف نکلنے والی سڑک کے چوک پر آئے تھے لیکن انہیں واقعی نہ ہی کسی عورت کی لاش ملی تھی اور نہ ہی عورت کی لاش کا کوئی ٹکڑا ملا تھا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ یہ جوتے آپ نے دیکھے ہیں۔ یہ تو جی پی فائیو کے سرکاری جوتے ہیں۔ یہ دیکھیں۔ ان کے تلووں کے نیچے جی پی فائیو کی مخصوص مہر"۔۔۔ صدر نے ایک سالم جوتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ ایک ہی لاش کے پیروں میں سالم جوتے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ یہ تو۔ یہ تو واقعی جی پی فائیو کے سرکاری جوتے ہیں۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی کیونکہ جوتے کے تلووں میں جی پی فائیو کی مہر موجود تھی۔ کرنل ڈیوڈ شروع سے ہی جی پی فائیو کے لئے مخصوص یونیفارم اور جوتے خصوصی طور پر تیار کرا رہا تھا اور ان پر باقاعدہ جی پی فائیو کا مہریں لگی ہوئی تھیں اور اس وقت یہی مہریں اس کی نظروں کے سامنے تھیں۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کرنل ڈیوڈ کہ تمہارے ساتھ دھوکہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں بلکہ یہ تمہارے اپنے آدمیوں کی لاشیں ہیں"۔۔۔۔ صدر صاحب کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ تلخی تھی۔

"میجر براؤن کہاں ہے۔ کہاں ہے میجر براؤن"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیپٹن ریٹڈل کا چہرہ بھی بری طرح لٹکا ہوا تھا۔

"وہ تو نہیں پہنچے جناب"۔۔۔۔ ہیڈکوارٹر انچارج نے کہا۔

"نہیں پہنچے۔ کیا مطلب۔ وہ راستے میں بھی نہیں ملے۔ ان کی کار خراب ہوتی تو وہ راستے میں مل جاتے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"راستے میں تو وہ نہیں تھے جناب اور یہاں بھی نہیں پہنچے"۔ اس بار کیپٹن ریٹڈل نے کہا۔

"پھر یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں کرنل ڈیوڈ۔ بلکہ تمہارے میجر براؤن اور اس کے ساتھیوں کی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً اپنی نگرانی کا علم ہو گیا ہو گا اور انہوں نے تمہارے اس میجر براؤن کو پکڑ کر اس سے سب کچھ اگلوا لیا ہو گا۔ اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہوا ہو گا۔ نانسنس۔ کیا یہ کارنامہ سر انجام دیا ہے تم نے۔ یہ کارنامہ ہے تمہارا کہ اپنے ہی آدمیوں کی لاشوں کی نمائش لگا رکھی ہے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس اپنے ہیلی کاپٹر کی

طرف مڑ گئے۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت اس وقت بھی قابل دید تھی۔ اس کا چہرہ بری طرح لٹکا ہوا تھا اور آنکھوں کے آگے دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور جسم برف کی طرح سرد ہو رہا تھا۔

"تمہارے اس کارنامے کی وجہ سے اب واقعی لانگ برڈ کمپلیکس شدید خطرے میں آگیا ہے۔ اب اس عمران کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ماریا جھوٹ بول رہی ہے اور یہ سب ٹریپ ہے نانسنس۔ احمق آدمی"۔ صدر نے کہا۔ وہ اپنا وقار اور مرتبہ بھول کر باقاعدہ گالیاں دینے پر اتر آئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ خاموش رہا اور پھر صدر تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ ان کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ان کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ ویسے ہی کسی بت کی طرح کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھی بھی دم سادھے خاموش کھڑے تھے۔

"لعنت ہے مجھ پر۔ لعنت ہے تم سب پر۔ کہاں مر گیا ہے وہ میجر براؤن۔ وہ خوشامدی۔ احمق میجر پورا پورا نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ دفتر میں جا کر بلک بلک کر روئے۔ اس قدر بے عزتی اور توہین اس کی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ جس قدر غصہ صدر کو آیا ہوا ہے شاید اب اس کا کورٹ مارشل ہو جائے لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔ چوٹ تو بہرحال ہو ہی گئی تھی۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کاش یہ بات اسے صدر کے آنے سے پہلے سمجھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آجاتی تو وہ اس قدر بے عزت نہ ہوتا۔ اس نے خوشی میں نہ ہی جوتے دیکھے تھے اور نہ ہی اس بات کا خیال کیا تھا کہ ان لاشوں میں کسی عورت کی لاش نہیں ہے اور پھر دفتر میں پہنچتے ہی اسے کیپٹن رینڈل پر غصہ آگیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اس نانسنس۔ احمق کیپٹن رینڈل کو بھیجو میرے پاس۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر اس طرح زور سے پٹخا کہ رسیور اچھل کر میز پر جا گرا۔

"نانسنس۔ احمق"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اسے ایک بار پھر کریڈل پر پٹخ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر خوف نمایاں تھا۔ وہ اندر داخل ہو کر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ۔ آؤ۔ میزائلوں سے کاروں کو اڑانے والے۔ تمہارے گلے میں تو پھولوں کا ہار ہونا چاہئے' تمہارے سینے پر بہادری کا تمغہ ہونا چاہئے۔ تم چیک نہیں کر سکتے تھے کہ کون آ رہا ہے کاروں میں احمق آدمی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں بات کا آغاز کیا اور بات کا اختتام غصے کی شدت سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کیا۔

"جناب۔ یہ غلطی میجر براؤن کی ہے۔ وہ انہی کاروں میں کیوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آ رہا تھا۔ اب اندھیرے میں تو یہی سمجھا جا سکتا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"غلطی تو واقعی اس کی ہے لیکن یہ ہوا کیسے۔ یہ تو پتہ چلے۔ وہ تو آخر تک بات کرتا رہا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا غصہ قدرے کم ہو گیا تھا۔

"اس کی جگہ وہ عمران بات کرتا رہا ہو گا سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ہاں واقعی وہی بات کرتا رہا ہو گا۔ وری سیڈ۔ یہ تو بڑا مسئلہ ہے۔ یہ تو واقعی پرابلم ہے کیسے پہچانا جائے کہ کون بات کر رہا ہے۔ وری سیڈ۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہے۔ لیکن اب کیا ہو گا اب تو وہ شیطان وہاں پہنچ بھی گیا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ الجوف جا کر اس نے جدوجہد تو کرنی ہے۔ اگر ہم پورے الجوف کو گھیر لیں اور فل آپریشن شروع کر دیں تو لازماً وہ پھنس جائے گا"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ وری گڈ۔ یہ تم نے عقل مندی والی بات کی ہے۔ وری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ وری گڈ۔ لیکن وہ تو یقیناً ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ میں داخل ہوا ہو گا اور وہاں ڈومیری نے اسے قابو کر لیا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا لہجہ آخر میں پھر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"جناب۔ اب وہ سمجھ گیا ہو گا کہ اس کے خلاف جال بچھایا گیا ہے۔ اب وہ آسانی سے کسی کے قابو میں نہیں آسکتا ہے۔ اس لئے اسے گھیرا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ واقعی یہ ٹھیک ہے۔ یہاں ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھنے کی بجائے اسے پکڑنا چاہئے اور اب میں نے اسے لازماً پکڑنا ہے۔ اب میں اسے پکڑ کر زندہ صدر صاحب کے سامنے پیش کروں گا زندہ۔ تاکہ صدر صاحب کو معلوم ہو سکے کہ کرنل ڈیوڈ احمق نہیں ہے۔ وقتی طور پر غلطی ہو جانا اور بات ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صدر صاحب اس طرح سب کے سامنے مجھے گالیاں دینا شروع کر دیا۔ مجھے احمق اور نانسنس کہیں۔ میں ان پر ثابت کر دوں گا کہ کرنل ڈیوڈ احمق نہیں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور بات کے آخر میں اس نے زور سے میز پر مکہ مارا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ میز کی سائیڈ سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے میرے ہاتھ سے بچ کر نکلتا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل اطمینان کا ایک طویل سانس لیتا ہوا مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے کرنل ڈیوڈ کی ذہنی رو بدل دی تھی اور یہی بات اس کے لئے باعث اطمینان تھی۔ کیونکہ وہ کرنل ڈیوڈ کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ کرنل ڈیوڈ کی ذہنی رو نہ

بدلتی تو وہ اسے گولی بھی مار سکتا تھا اور اسی وجہ سے اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

ختم شد

Scanned & PDF Copy by RFI
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران سیریز میں لانگ برڈ کمپلیکس کے سلسلے کا انتہائی شاندار اور یادگار ایڈونچر

لانگ برڈ کمپلیکس
سیلڈ پیکس

مصنف ـــــــ مظہر کلیم ایم۔ اے

- لانگ برڈ کمپلیکس کو اس طرح سیلڈ کر دیا گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سیلڈ کمپلیکس میں داخلے کیلئے ٹکریں مارتے رہ گئے لیکن ـــــــ ؟
- عمران اور اس کے ساتھیوں کی مسلسل اور جان توڑ جدوجہد ـــــــ مگر اس جدوجہد کا انجام کیا ہوا ـــــــ ؟
- کرنل ڈیوڈ۔ مادام ڈومیری اور عمران کے درمیان سیلڈ کمپلیکس میں داخلے اور اُسے تباہ کرنے کیلئے ہونے والی خوفناک اور بھیانک جنگ۔ ایک ایسی جنگ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگیاں ہر لمحے موت کے بھیانک جبڑوں میں پھنسی رہیں۔
- کیا عمران اور اس کے ساتھی لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس میں داخل ہونے اور اُسے تباہ کرنے میں کامیاب ہوئے ـــــــ یا ـــــــ آخرکار خود ان پر زندگی کے دروازے سیلڈ کر دیئے گئے۔

بے پناہ مسلسل اور تیز ایکشن۔ خون کو منجمد کر دینے والا سسپنس
انتہائی جان لیوا، تیز اور خوفناک جدوجہد سے بھرپور۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Purpose only